يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

# قرآن اور مسند احمد

## (مسندِ احمد، قرآن کی بارگاہ میں)

## جلد - 12


تحقیق و تدوین

ابوالحارث



قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

# ابتدائیہ

وضعی روایات کی نشاندہی کے سلسلے کی اگلی کڑی ''قرآن اور مسند احمد'' کی بارھویں جلد پیش خدمت ہے۔ بہ شرط زندگی اس کی مزید ایک جلد پیش کی جائے گی، گویا یہ کل تیرہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت عجز کے ساتھ عرض ہے کہ یہ تحریر حرف آخر ہر گز نہیں، احباب سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم دیکھیں تو اس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ درست موقف پیش کیا جاسکے، اللہ کریم سے دعا ہے کہ یہ چند روزہ زندگی اس کے دین کیلئے وقف کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

فہرست


| باب نمبر | تفصیل | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | قتل مرتد | 7 |
| 2 | جو اسلام قبول نہ کرے وہ واجب القتل | 13 |
| 3 | اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے | 21 |
| 4 | انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں | 23 |
| 5 | ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے | 25 |
| 6 | حالت روزہ میں بوس و کنار | 26 |
| 7 | مسح | 29 |
| 8 | جہنم سے جنت ٹرانسفر | 40 |
| 9 | سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے | 45 |
| 10 | بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے | 47 |
| 11 | شہید | 50 |
| 12 | شفاعت یا سفارش | 55 |
| 13 | فرقہ بندی | 60 |
| 14 | ریشم اور سونا | 64 |
| 15 | اجنبی عورت سے جماع کے سوا باقی سب کچھ کرنے کی سزا۔۔۔دو رکعات نماز | 70 |
| 16 | قبلہ تبدیل | 72 |
| 17 | عذاب قبر | 77 |
| 18 | اللہ | 79 |
| 19 | ایک عمل سے جنت | 82 |
| 20 | موسیقی | 85 |
| 21 | گدھا حلال ہے | 103 |
| 22 | جھاڑ پھونک | 108 |
| 23 | جس نے خواب میں مجھے دیکھا | 112 |

| | | |
|---|---|---|
| 113 | خواب نبوت کا حصہ ہے | 24 |
| 117 | سنگسار | 25 |
| 129 | شب قدر کو تلاش کرو | 26 |
| 132 | تقدیر | 27 |
| 137 | عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی | 28 |
| 140 | نحوست | 29 |
| 143 | جونیہ کی حدیث | 30 |
| 145 | حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے کہا کہ میرے لئے ایک منبر بنوادو | 31 |
| 148 | اللہ اور فرشتے صف اول والوں پر درود بھیجتے ہیں | 32 |
| 150 | وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی | 33 |
| 152 | قل العفو | 34 |
| 155 | حضرت عیسیٰ علیہ السلام | 35 |
| 157 | رفع حاجت کے وقت رخ | 36 |
| 164 | فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو | 37 |
| 166 | معجزات | 38 |
| 170 | ایصال ثواب | 39 |
| 175 | حضرت علیؓ | 40 |
| 180 | گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے | 41 |
| 182 | شراب نوشی کی سزا قتل | 42 |
| 184 | بعض صحابہؓ مرتد ہوگئے | 43 |
| 189 | صحابہؓ کا اخلاق | 44 |
| 195 | ایک ہی دن میں تمام ازواج مطہراتؓ کا دورہ | 45 |
| 197 | جہنمی جنت میں | 46 |
| 201 | عورت پر مرد کا حق | 47 |
| 208 | رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 48 |

| | | |
|---|---|---|
| 49 | مد و جزر کیوں ہوتا ہے؟ | 209 |
| 50 | خلاف قرآن حدیث کو بھی درست مانا جائے | 211 |
| 51 | دجال | 213 |
| 52 | اعضائے وضو | 222 |
| 53 | چاشت | 225 |
| 54 | سینگی | 228 |
| 55 | دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا منع ہے | 234 |
| 56 | علیؓ اور مذی | 238 |
| 57 | کچھ لوگ ہونگے جن پر انبیا بھی رشک کریں گے | 241 |
| 58 | آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم | 244 |
| 59 | سب سے پہلے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ | 257 |
| 60 | میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو | 260 |
| 61 | عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے | 262 |
| 62 | کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے | 265 |
| 63 | نیا وضو | 270 |
| 64 | قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے | 272 |
| 65 | جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ | 275 |
| 66 | تمام کتوں کو قتل کر دو | 278 |
| 67 | حضور ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی یا نہیں؟؟؟ | 280 |
| 68 | یہودی کا وارث مسلمان | 282 |
| 69 | ایرانی امام مہدی | 284 |
| 70 | مسخ شدہ امت | 285 |
| 71 | شیطان استاد کے بعد فی میل جن استاد | 289 |
| 72 | سرخ رنگ | 293 |
| 73 | مقتدیوں کے بے وضو ہونے کی بنا کر امام قرات بھول جاتا ہے | 294 |

| | | |
|---|---|---|
| 295 | جولاہے اور درزی سے محبت و نفرت کی وجہ | 74 |
| 296 | جنت کیسے ملتی ہے؟ | 75 |
| 334 | متفرق | 76 |

باب نمبر۔1

# قتل مرتد

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**قرآن :**

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: '' دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر256}

**قرآن :**

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:'' آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سوایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔''

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18آیت نمبر29}

**قرآن :**

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ:'' آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔'' {سورۃ یونس سورہ نمبر10آیت نمبر108}

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

**قرآن :**

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۰ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ
اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ

عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (89-85/3)

ترجمہ :" اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آ گئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ قرآن کے اِن الفاظ " مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی" نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

## قرآن :

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَـهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا

(137/4)

ترجمہ :" بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو " ثُمَّ کَفَرُو" کے بعد " ثُمَّ آمَنُو" کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد " ثُمَّ آمَنُو" اور پھر " ثُمَّ کَفَرُو" کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

## قرآن :

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ (108/12)

ترجمہ :" آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

**قرآن :**

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (14/49)

ترجمہ: ”دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔“

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

**قرآن :**

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (124-123/7)

ترجمہ: ”فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر ایمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

**قرآن :**

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (49/26)

ترجمہ: ”فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔“

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

**قرآن :**

**قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى (71/20)**

ترجمہ: ”فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے ؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔“

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

**قرآن :**

**قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ (88/7)**

ترجمہ: ”ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب ! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

**قرآن :**

**وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (13/14)**

ترجمہ: ”کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آئو۔ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔“

{سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13}

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُر امن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے:

## قرآن :

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (33/5)

ترجمہ: "جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا۔"

## قرآن :

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (34/5)

" مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ سے منسوب کیا جا رہا ہے کہ جو اپنا دین چھوڑ دے اس قتل کر دیا جائے گا، ملاحظہ کیجئے:

مرتد کی سزا قتل ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, أخبرنا مَعْمَرٌ, عَنْ أَيُّوبَ, عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ, عَنْ أَبِي بُرْدَةَ, قَالَ: قَدِمَ عَلَى أَبِي مُوسَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ, فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ, قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ, ثُمَّ تَهَوَّدَ, وَنَحْنُ

نُرِيدُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ, مُنْذُ قَالَ: أَحْسَبُهُ شَهْرَيْنِ, فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَقْعُدُ حَتَّى تَضْرِبُوا عُنُقَهُ, فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ, فَقَالَ: "قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ" أَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ", أَوْ قَالَ: "مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ".

حضرت بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا نظر آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک یہودی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا بعد میں اپنے ناپسندیدہ دین کی طرف لوٹ گیا اور دوبارہ یہودی ہو گیا ہم غالباً دو ماہ سے اسے اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم اسے قتل نہیں کر دیتے چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ جو شخص اپنے دین سے پھر سے جائے اسے قتل کر دو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22015)

# جو اسلام قبول نہ کرے وہ واجب القتل

**قرآن :**

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

**قرآن :**

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

**قرآن :**

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (108/10)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

**قرآن :**

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط (108/12)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علٰی وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

## قرآن :

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ (14/49)

ترجمہ: ” دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔“

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے قتال کیا جائے گا

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ, حَدَّثَنَا شَهْرٌ, حَدَّثَنَا ابْنُ غَنْمٍ, عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قِبَلَ غَزْوَةِ تَبُوكَ, فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلَّى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ, ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوا, فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتْ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ عَلَى أَثَرِ الدُّلْجَةِ, وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو أَثَرَهُ, وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ, تَأْكُلُ وَتَسِيرُ, فَبَيْنَمَا مُعَاذٌ عَلَى أَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَاقَتُهُ تَأْكُلُ مَرَّةً, وَتَسِيرُ أُخْرَى, عَثَرَتْ نَاقَةُ مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزِّمَامِ, فَهَبَّتْ حَتَّى نَفَرَتْ مِنْهَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ قِنَاعَهُ, فَالْتَفَتَ, فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَدْنَى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ, فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ", قَالَ: لَبَّيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ, قَالَ: "ادْنُ دُونَكَ", فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتَاهُمَا إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَانِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ", فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ, نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيرُ, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَأَنَا كُنْتُ نَاعِسًا", فَلَمَّا رَأَى مُعَاذٌ بُشْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَخَلْوَتَهُ لَهُ, قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, ائْذَنْ لِي أَسْأَلْكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِي, وَأَسْقَمَتْنِي, وَأَحْزَنَتْنِي, فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَلْنِي عَمَّ شِئْتَ", قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ, حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ, لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا, قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَخٍ بَخٍ, لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيمٍ ثَلَاثًا, وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ, وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ, وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى

مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ"، فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَعْنِي: أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حِرْصًا لِكَيْ مَا يُتْقِنَهُ عَنْهُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُؤْمِنُ بِاللَّهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوتَ، وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ"، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَعِدْ لِي، فَأَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هَذَا الْأَمْرِ، وَقِوَامِ هَذَا الْأَمْرِ، وَذُرْوَةِ السَّنَامِ"، فَقَالَ مُعَاذٌ: بَلَى بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَدِّثْنِي، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ رَأْسَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنَّ قِوَامَ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَإِنَّ ذُرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَيَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوا وَعَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تُبْتَغَى فِيهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ، كَجِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَا ثَقُلَ مِيزَانُ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تَنْفُقُ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے صبح ہوئی تو لوگوں کو نماز فجر پڑھائی اور لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہونے لگے جب سورج نکل آیا تو لوگ رات بھر چلنے کی وجہ سے اونگھنے لگے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے ہوئے ان کے ساتھ چمٹے رہے جبکہ لوگ اپنی اپنی سواریوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے وہ راستوں میں منتشر ہو گئی تھی اور ادھر ادھر چرتی جارہی تھی اچانک وہ بدک گئی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے لگام سے پکڑ کر کھینچا تو وہ تیزی سے بھاگ پڑی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بھی بدک گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہٹائی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو لشکر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو آواز دے کر پکارا معاذ! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ مزید قریب ہو گئے یہاں تک کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے مل گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! لوگ اونگھ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی سواریاں انہیں لے کر منتشر ہو گئی ہیں اور ادھر ادھر چرتے ہوئے چل رہی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہو سلم نے فرمایا اونگھ تو مجھے بھی آگئی تھی جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور خلوت کا یہ موقع دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ایک سوال پوچھ لوں جس نے مجھے بیمار اور غمزدہ کر دیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہو پوچھ سکتے ہو، عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے؟ اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت خوب (تین مرتبہ) تم نے بہت بڑی بات پوچھی (تین مرتبہ) البتہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرما لے اس کے لئے بہت آسان ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے جو بات بھی فرمائی اسے تین مرتبہ دہرایا ان کی حرص کی وجہ سے اور اس بناء پر کہ انہیں وہ پختہ ہو جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان لاؤ نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حتیٰ کہ اسی حال پر تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس بات کو دوبارہ دہرا دیجئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں اس مذہب کی بنیاد، اسے قائم رکھنے والی چیز اور اس کے کوہانوں کی بلندی کے متعلق بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کو قائم رکھنے والی چیز نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں تاوقتیکہ وہ نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور توحید و رسالت کی گواہی دیں جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنی جان مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا سوائے اس کے کہ اس کلمے کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کسی ایسے عمل میں "سوائے فرض نماز کے" جس سے جنت کے درجات کی خواہش کی جاتی ہو، کسی انسان کا چہرہ نہیں کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے قدم غبار آلود ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتے ہیں اور کسی انسان کا نامہ اعمال اس طرح بھاری نہیں ہوتا جیسے اس جانور سے ہوتا ہے جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے یا کسی کو اس پر اللہ کے راستہ میں سوار کر دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22122)

اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑائی کیلئے تیار ہو جاو

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: "اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادعهم إلى الإسلام، فإن أجابوك إليه فقبل منهم، و كف عنهم، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَاسْتَعِنْ

بِاللَّهِ وَقَاتِلُهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ، فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ، فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ، فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ، أَمْ لَا". قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: هَذَا، أَوْ نَحْوَهُ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آمنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دار المہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23030)

اسلام قبول کرو یا جزیہ دو

## حدیث :

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ، فَقَالَ: "إِنَّمَا كُنْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ، فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا، وَإِنْ أَنْتُمْ أَبَيْتُمْ، فَأَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ"، يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ غَدَا النَّاسُ إِلَيْهَا فَفَتَحُوهَا.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو جزیہ ادا کرو اس حال میں تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23726)

اسلام قبول کرو یا جزیہ دو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، أَنَّ سَلْمَانَ حَاصَرَ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فقال لأصحابه: دَعُونی حتى أفعلَ ما رأيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ " فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي امْرُؤٌ مِنْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ، وَقَدْ تَرَوْنَ طَاعَةَ الْعَرَبِ، فَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَهَاجَرْتُمْ إِلَيْنَا، فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَتِنَا، يَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْنَا، وَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَأَقَمْتُمْ فِي دِيَارِكُمْ، فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَعْرَابِ، يَجْرِي لَكُمْ مَا يَجْرِي لَهُمْ، وَيَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ وَأَقْرَرْتُمْ بِالْجِزْيَةِ، فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْجِزْيَةِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ "، عَرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: انْهَدُوا إِلَيْهِمْ فَفَتَحَهَا.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو جزیہ ادا کرو اس حال میں تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23734)

اسلام قبول کرو یا جزیہ دو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: حَاصَرَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كَانَ يَدْعُوهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَتَاهُمْ فَكَلَّمَهُمْ، قَالَ: " أَنَا رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَنَا مِنْكُمْ، وَالْعَرَبُ يُطِيعُونِي، فَاخْتَارُوا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُسْلِمُوا، وَإِمَّا أَنْ تُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ غَيْرُ مَحْمُودِينَ، وَإِمَّا أَنْ نُنَابِذَكُمْ فَنُقَاتِلَكُمْ "، قَالُوا: لَا نُسْلِمُ، وَلَا نُعْطِي الْجِزْيَةَ، وَلَكِنَّا نُنَابِذُكُمْ، فَرَجَعَ سَلْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ، قَالُوا: أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَقْبَلُوا، فَقَاتَلَهُمْ فَفَتَحَهَا.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو جزیہ ادا کرو اس حال میں تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23739)

کلمہ پڑھو یا جزیہ دو

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ، أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ، وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، وَقَالَ: " اغْزُوا بِسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ، أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَعْلِمْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا، فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ، فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنِ اللهَ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کو اپنے متعلق تقوی کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک

کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آمنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دار المہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22978)

باب نمبر۔3

# اگر تم گناہ نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ اگر تم اس دین پر عمل پیرا نہیں ہوگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا جو دین پر چلنے والے ہوں گے، ملاحظہ فرمائیں:

اگر تم قرآن کے مطابق عمل نہیں کروگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا

**قرآن :**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

اے ایمان والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائے گا کہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر زبردست اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔54)

دوسرے مقام پر حضور ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوایا گیا کہ:

**قرآن :**

فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾

پھر اگر تم منہ پھیروگے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا دیا اور میرا رب تمہاری جگہ اور قوم پیدا کردے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے

(سورۃ ھود 11، آیت نمبر۔57)

**قرآن :**

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿٣٨﴾

خبر دار تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو تو کوئی تم میں سے وہ ہے جو بخل کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے سو وہ اپنی ہی ذات سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم سوائے تمہارے بدل دے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے

(سورۃ محمد 47،آیت نمبر۔38)

لیکن مسند احمد نے قرآن کی درج بالا آیات کے بالکل الٹ موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کرلے گا جو گناہ کرتی ہوگی، ملاحظہ ہو:

اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے

## حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي لَيْثٌ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَاصُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: قَدْ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ، لَخَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوْمًا يُذْنِبُونَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی جواب تک میں نے تم سے چھپا رکھی تھی اور وہ یہ کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ انہیں بخشے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23515)

باب نمبر۔4

# انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔“

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

مسند احمد میں مندرجہ بالا آیات کی تشریح کچھ یوں کی گئی ہے کہ اگر انزال نہ ہو تو آپ خواہ دو گھنٹے تک وظیفۂ زوجیّت ادا کرتے رہیں، اُس سے آپ پر غسل واجب نہیں ہوگا، آرام سے اُٹھیں اور وُضو کر کے نماز پڑھ لیں۔

انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں

**حديث :**

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وجوب غسل خروج منیٰ پر ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23531)

انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں

**حديث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادَ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وجوب غسل خروج منیٰ پر ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23575)

# ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

قرآن میں وضو کا مکمل طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے:

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

وضو کے اس طریقے میں پاؤں دھونا بھی شامل ہے، اور پاؤں میں ایڑیاں بھی شامل ہیں۔ اب جو آدمی پاؤں دھوتا ہی نہیں اس کا تو وضو ہی نہیں۔ اور جو آدمی وضو کرتا ہے اس کیلئے ایڑیوں کا عذاب کیسا؟

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُعَيْقِيبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23611)

# حالت روزہ میں بوس وکنار

خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ بوس وکنار چوما چاٹی کرنا، نفسانی خواہش کے زیر اثر ایک عمل ہے۔ ایک روزہ دار کیلئے یہ عمل یقیناً نامناسب ہے۔ لیکن واضعین حدیث نے حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کو داغدار ثابت کرنے کیلئے ایسی روایات ان پاکباز ہستیوں سے منسوب کر دیں جن میں وہ حالت روزہ میں اپنی بیویوں سے بوس وکنار اور چوما چاٹی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، صحیح بخاری میں تو ان ظالموں نے یہ کام حضور ﷺ سے بھی منسوب کر رکھا ہے، ملاحظہ کیجئے:

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ"، وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَآرِبُ حَاجَةٌ، قَالَ طَاوُسٌ: غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ الْأَحْمَقُ، لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ.

ترجمہ: ”اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے اور اُنہیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا“۔

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الصوم یا حدیث 1798 صفحہ 730، انٹرنیشنل نمبر 1927)

درج ذیل حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بیویوں کے بوسے لیا کرتے تھے :

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ"، ثُمَّ ضَحِكَتْ.

ترجمہ: ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواجِ مطہراتؓ کو بوسہ دے لیا کرتے تھے، پھر ہنس پڑیں۔“

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الصوم حدیث نمبر 1799 صفحہ نمبر 730، انٹرنیشنل نمبر 1928)

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَتْ: "بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ، إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ: مَا لَكِ، أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ، وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ".

ترجمہ: ”ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن ابی عبداللہ نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے، ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی زینب نے اور ان سے ان کی والدہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (لیٹی ہوئی) تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ اس لیے میں چپکے سے نکل آئی اور اپنا حیض کا کپڑا پہن لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کیا حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی چادر میں چلی گئی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنابت) کیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہونے کے باوجود ان کا بوسہ لیتے تھے۔“

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الصوم حدیث نمبر 1800 صفحہ نمبر 730، انٹرنیشنل نمبر 1929)

جو لوگ نبی پر الزام لگانے سے باز نہیں آئے ان کے نزدیک صحابہ کرامؓ کی کا حیثیت کیا ہو گی؟ لہٰذا انہوں نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے لگے ہاتھ صحابہؓ پر بھی اپنا ہاتھ صاف کیا، ملاحظہ فرمائیں:

حالت روزہ میں بوس وکنار

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً أَنَّهُ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَأَمَرَ امْرَأَتَهُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ"، فَأَخْبَرَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخَّصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ، فَارْجِعِي إِلَيْهِ، فَقُولِي لَهُ، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخَّصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ، فَقَالَ: "أَنَا أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِ اللَّهِ".

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عہد نبوت میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا پھر خیال آنے پر اپنی بیوی سے کہا چنانچہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی بھی ایسا کر لیتے ہیں اس عورت نے اپنے شوہر کو بتایا انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے تم واپس جا کر ان سے یہ بات کہو چنانچہ اس نے واپس جا کر عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو

بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23682)

باب نمبر۔7

# مسح

قرآن میں صرف ہاتھ، منہ اور سر کے مسح کا ذکر آتا ہے، فرمان خداوندی ہے:

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو۔“

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۶﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

لیکن مسند احمد نے ایک نیا مسح متعارف کرایا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

موزوں پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ" فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہیں روانہ فرمایا راستے میں سردی کا موسم آگیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے تو سردی کی شدت سے پہنچنے والی تکلیف کی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دے دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22383)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے دوران موزوں پر، اوڑھنی پر اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُتْبَةَ أَبِي أُمَيَّةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْأَسْوَدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ"، يَعْنِي: الْعِمَامَةَ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے دوران موزوں پر، اوڑھنی پر اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22419)

موزوں پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ "رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22478)

موزوں اور عمامہ پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22481)

موزوں اور عمامہ پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22482)

موزوں پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22483)

موزوں پر مسح

**حديث :**

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ " رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22486)

موزوں پر مسح

**حديث :**

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شَيْخٍ لهم، يُقَالُ لَهُ: حُجَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، " فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی شاہ حبشہ نے سیاہ رنگ کے دو سادہ موزے ہدیہ میں پیش کئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22981)

موزوں پر مسح

**حديث :**

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَأَتَيْتُهُ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا جو میں لے کر حاضر ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23241)

موزوں پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:" كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ فَتَنَحَّى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَتَبَاعَدْتُ مِنْهُ، فَأَدْنَانِي حَتَّى صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ عَقِبَيْهِ، فَبَالَ قَائِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی راستے میں تھا چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جسے تم میں سے کوئی کرتا ہے میں پیچھے جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی رہو چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی جانب قریب ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمالیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23414)

موزوں پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ نَزَعَ خُفَّيْهِ، فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا "، وَلَكِنْ حُبِّبَ إِلَيَّ الْوُضُوءُ.

علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران موزے اتارتے ہوئے دیکھا لوگ بھی انہیں تعجب سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ مجھے پاؤں دھونا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23574)

موزوں پر مسح

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَقَالَ سَلْمَانُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ".

ابو مسلم (رح) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23717)

موزوں اور عمامہ پر مسح

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ، فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ، وَقَالَ سَلْمَانُ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ".

ابو مسلم (رح) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23724)

موزوں اور عمامے پر مسح

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: "مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23884)

موزوں اور عمامہ پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: أخبرنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، يَسْأَلُ بِلَالًا: كَيْفَ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: "تَبَرَّزَ، ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ أَيْ إِدَاوَةٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِ الْعِمَامَةِ"، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ بِالْإِدَاوَةِ.

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور عمامہ پر مسح فرماتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23891)

موزوں اور عمامہ پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ، أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23892)

موزوں اور عمامہ پر مسح

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ، عَنْ بِلَالٍ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23893)

## موزوں اور عمامہ پر مسح

### حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ خِمَارٍ أخبره، عَنْ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23896)

## موزوں اور عمامہ پر مسح

### حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23898)

## موزوں اور عمامہ پر مسح

### حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَمَرَّ بِلَالٌ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ، فَيَتَوَضَّأُ، وَيَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ".

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کور عمامہ پر مسح فرماتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23903)

### موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، أخبرنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23904)

### موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خَمَّارٍ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23908)

### موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23911)

موزوں پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23915)

موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أخبرنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23916)

موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْمُوقَيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23917)

موزوں اور عمامہ پر مسح

## حديث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23918)

باب نمبر-8

# جہنم سے جنت ٹرانسفر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جاسکے گا۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

**قرآن :**

**وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (80/2)**

ترجمہ:" اور اُنھوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا،اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

**قرآن :**

**بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)**

ترجمہ:" کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

**قرآن :**

**وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (82/2)**

ترجمہ:" اور جو لوگ اِیمان لائے اور اُنھوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہوگا وہ حتمی ہوگا،اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے،چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃ الفرقان سورہ نمبر25 آیت نمبر69

سورۃ یونس سورہ نمبر10 آیت نمبر52

سورۃ السجدۃ سورہ نمبر32 آیت نمبر14

سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر41 آیت نمبر28

سورۃ محمد سورہ نمبر47 آیت نمبر15

سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر14

سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر9 آیت نمبر63

سورۃ الحشر سورہ نمبر59 آیت نمبر17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5 آیت نمبر80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا،اب آیئے مسند احمد کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے :

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَزِيدُ, حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ, مِثْلُ الْحَيَّيْنِ, أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيعَةَ, وَمُضَرَ", فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, أَوَمَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: "إِنَّمَا أَقُولُ مَا أُقَوَّلُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے "جو نبی نہیں ہوگا" ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22215)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ, حَدَّثَنَا حَرِيزٌ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ, فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22216)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ, حَدَّثَنَا حَرِيزٌ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ", قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, أَوَمَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَ: "إِنَّمَا أَقُولُ مَا أُقَوَّلُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے "جو نبی نہیں ہوگا" ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22250)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ, يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيَّيْنِ, أَوْ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيعَةَ, وَمُضَرَ", فَقَالَ قَائِلٌ: إِنَّمَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ, قَالَ: "إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے "جو نبی نہیں ہوگا" ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22297)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا حَسَنٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَحَشَتْهُمُ النَّارُ، يُقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّونَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں "جہنمی" کہا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23323)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مُنْتِنِينَ قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ"..

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں "جہنمی" کہا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23423)

جہنم سے جنت ٹرانسفر

**حدیث :**

قَالَ حَجَّاجٌ: الْجَهَنَّمِيِّينَ. حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَهُ.

گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23424)

باب نمبر-9

# سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

**قرآن :**

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب و ماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

**قرآن :**

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے....اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

**قرآن :**

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن مسند احمد میں سورج کے متعلق عجیب و غریب باتیں کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ، وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ، فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22245)

سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: "لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نوافل کی ممانعت صرف طلوع آفتاب کے وقت ہوا کرتی تھی کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23887)

باب نمبر۔10

# بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے

بخار ایک جسمانی درجہ حرارت ہے جو معمول سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔زیادہ درجہ حرارت یہ عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا جسم آپ کو انفیکشن سے صحت مند رکھنے کے لیے کام کر رہا ہے۔عام جسمانی درجہ حرارت ہر ایک کے لیے مختلف ہوتا ہے، لیکن وہ 97 سے 99 کے درمیان ہوتا ہے۔100.4 یا اس سے زیادہ درجہ حرارت کو بخار سمجھا جاتا ہے۔

آپ کے دماغ کا ایک حصہ جسے ہائپو تھیلمس کہتے ہیں آپ کے جسم کے درجہ حرارت کو کنڑول کرتا ہے۔انفیکشن، بیماری، یا کسی اور وجہ کے جواب میں، ہائپو تھیلمس جسم کو انفیکشن کو ختم کرنے کیلئے زیادہ درجہ حرارت پر سیٹ کر سکتا ہے۔لہذا جب بخار آتا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں انفیکشن ہے۔

دوسری تحریر:

ہمارا جسم کچھ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ وہ اپنے معمول کے کام 37 ڈگری سنٹی گریڈ (98.4 ڈگری فارن ہائیٹ) پر ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ جسم کو اس درجہ حرارت پر رکھنے کے لیے ہمارے دماغ میں ہائپو تھلمس کی شکل میں ایک تھرموسٹیٹ لگا ہوتا ہے جو قدرتی طور پر اسی درجہ حرارت پر فکس ہوتا ہے۔جب خون اس میں سے گزرتا ہے تو وہ اس کے ٹمپریچر کی سطح کو محسوس کر لیتا ہے۔اگر وہ موزوں سے کم ہو تو ہائپو تھلمس جسم میں کچھ ایسی سرگرمیاں شروع کرتا ہے جن سے خون گرم ہو جاتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

عام حالات میں ہائپو تھلمس ایک خودکار نظام کے تحت جسمانی درجہ حرارت کو موزوں سطح پر ہی رکھتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ عوامل کی وجہ سے ہائپو تھلمس کا تھرموسٹیٹ اس سے زیادہ سطح پر سیٹ ہو جاتا ہے۔اب وہ درجہ حرارت کی نئی سطح کو نارمل سمجھ کر جسم کو اس پر لانے کیلئے کچھ سرگرمیاں شروع کر دیتا ہے۔یوں ہمارا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمیں بخار ہو جاتا ہے ۔اب آیئے مذہبی کتب کے مطابق بخار کی توجیہ، جس میں بتایا جاتا ہے کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، ملاحظہ کیجئے:

بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ هَارُونَ, أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ, عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ, عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْحُمَّى مِنْ كِيرِ جَهَنَّمَ, فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے اگر مسلمان کو (بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے

(مسند احمد، حدیث نمبر:22165)

بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ, أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ اللَّيْثِيُّ, عَنْ أَبِي الْحَصِينِ, عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْحُمَّى كِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ, فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22274)

بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ, وَأَبُو سَعِيدٍ, قَالَا: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ, حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعًا, قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِلَّا تِسْعَ مِرَارٍ, مَا حَدَّثْتُ بِهِ, قَالَ: " إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ, ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ, وَيَدَيْهِ, وَرِجْلَيْهِ ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22275)

بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعَ مِرَارٍ، مَا حَدَّثْتُ بِهِ، قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أُمِرَ، ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ، وَبَصَرِهِ، وَيَدَيْهِ، وَرِجْلَيْهِ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22281)

باب نمبر۔11

# شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

## قرآن :

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: " اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مرِدہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

## قرآن :

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: " جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مرِدہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔"

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ الْمُصَبِّحِ أَوْ أَبِي الْمُصَبِّحِ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ، فَمَا تَحَوَّزَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ، فَقَالَ: "مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي؟" قَالُوا: قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ، قَالَ: "إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ، وَالْغَرَقُ، وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءَ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(مسند احمد، حدیث نمبر:22684)

طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟" قَالُوا: الَّذِي يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ", يَعْنِي: النُّفَسَاءَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کسے سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو اللہ کے راستہ میں لڑے اور مارا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22685)

طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُصَبِّحٍ أَوْ ابْنَ مُصَبِّحٍ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ، قَالَ: فَمَا تَحَوَّزَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ، فَقَالَ: "أَتَدْرِي مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي؟ قَالُوا: قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ, قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْمَرْأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءَ شَهَادَةٌ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری

امت کے شہداء کون ہیں ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22756)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے، سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت نفاس میں مرنے والا عورت شہید ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ، فَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ، قَالَتْ ابْنَتُهُ: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، أَمَا إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ، وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟" قَالُوا: قَتْلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بیٹی کہنے لگی بخدا! مجھے امید ہے کہ آپ شہداء میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کی نیت کے مطابق ان کا اجر طے کر دیا ہے تم لوگ "شہادت" کس چیز کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کے راستہ میں مارے جانے کو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں مارے جانے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں چنانچہ طاعون میں مرنے والا شہید ہے، سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت نفاس میں مرنے والا عورت شہید ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23753)

پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرجانا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعُودُونِي، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ؟" فَسَكَتُوا، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ؟" فَسَكَتُوا، قَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ؟" فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: أَسْنِدِينِي، فَأَسْنَدَتْنِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَسْلَمَ، ثُمَّ هَاجَرَ، ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر خاموش رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے ہجرت کرے پھر اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے تو وہ شہید ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرجانا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22702)

پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرجانا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَنِ الشُّهَدَاءُ مِنْ أُمَّتِي؟" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَسَكَتُوا، فَقَالَ عُبَادَةُ: أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهِيدٌ، يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے ؟ لوگ خاموش رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر خاموش رہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے ہجرت کرے پھر اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے تو وہ شہید ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مر جانا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22784)

باب نمبر۔12

# شفاعت یا سفارش

شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس}۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہو گئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس}۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

**قرآن :**

وَجَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (21/50)

ترجمہ: ” اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہو گا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔“

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا،اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

**قرآن :**

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (255/2)

ترجمہ: ” کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

**قرآن :**

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ نبا 37 تا 38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

### قرآن :

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (86/43)

ترجمہ: ’’ جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے ،اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔‘‘

(سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالٰی کا اِرشاد ہے :

### قرآن :

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (123/48,2/2)

ترجمہ: ’’اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس مسند احمد میں ہے کہ شفاعت کے ذریعے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حضور ﷺ شفاعت کریں گے

### حدیث :

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ, عَنْ عَاصِمٍ, عَنْ أَبِي بُرْدَةَ, عَنْ أَبِي مَلِيحٍ الْهُذَلِيِّ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, وَعَنْ أَبِي مُوسَى, قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ الْمُهَاجِرِينَ, قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا, فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ, قَالَ: فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ, فَنَظَرْنَا قَالَ: فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ, إِذْ سَمِعْنَا هَزِيزًا كَهَزِيزِ الْأَرْحَاءِ, إِذْ أَقْبَلَ, فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرَ, قَالَ: "مَا شَأْنُكُمْ؟", قَالُوا: انْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ, جِئْنَا نَطْلُبُكَ, قَالَ: "أَتَانِي آتٍ

فِي مَنَامِي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ نِصْفُ أُمَّتِي، أَوْ شَفَاعَةً، فَاخْتَرْتُ لَهُمْ الشَّفَاعَةَ"، فَقُلْنَا: فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ، لَمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ، قَالَ: فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِنَا، وَكَثُرَ النَّاسُ، فَقَالَ: "إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا". حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہ آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہو سلم رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور میں رات کو اٹھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تو ہم نے ایسی آواز سنی جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھٹک کر رک گئے اس آواز کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرہے تھے۔ قریب آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھییی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو میری شفاعت میں شامل ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22025)

حضور ﷺ شفاعت کریں گے

## حدیث :

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22026)

سفارش سے تمام امت جنت میں چلی جائے گی

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ زِنْبَاعٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: فَقَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أَصْحَابُهُ، وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْسَطَهُمْ، فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ، فَإِذَا هُمْ بِخَيَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرُوا حِينَ رَأَوْهُ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَكَ أَصْحَابًا غَيْرَنَا! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا، بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَيْقَظَنِي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ، فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ تُعْطَ، فَقُلْتُ: مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: "أَقُولُ: يَا رَبِّ، شَفَاعَتِي الَّتِي اخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: نَعَمْ، فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ، فَيَنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درمیان رکھتے تھے لوگ گھبرا گئے اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمالیا ہے ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطاں وپیچاں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہوئے دکھائی دیئے لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور عرض کیا یارسول اللہ! ہم تو ڈرہی گئے تھے کہ کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمالیا ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا اے محمد! میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا اس نے ایک سوال کیا جو میں نے پورا کر دیا اس لئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی مجھ سے مانگئے آپ کو بھی دیا جائے گا میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ! اس شفاعت کا ثمرہ کیا ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بارگاہ الٰہی میں عرض کروں گا کہ پروردگار! میری وہ سفارش جو میں نے آپ کے پاس محفوظ کروائی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! پھر میرا پروردگار میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22771)

حضور ﷺ سفارش کریں گے

## حدیث :

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ بُرَيْدَةُ: يَا مُعَاوِيَةُ، فَأْذَنْ لِي فِي الْكَلَامِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيَتَكَلَّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخَرُ، فَقَالَ بُرَيْدَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَشْفَعَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدَرَةٍ". قَالَ: أَفَتَرْجُوهَا أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ، وَلَا يَرْجُوهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ؟!.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں ایک آدمی بات کر رہا تھا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ! کیا آپ مجھے بولنے کی اجازت دیتے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں! ان کا خیال یہ تھا کہ وہ بھی پہلے آدمی کی طرح کوئی بات کریں گے لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اتنے لوگوں کی سفارش کروں گا جتنے زمین پر درخت اور مٹی ہے اے معاویہ! تم اس شفاعت کی امید رکھ سکتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی امید نہیں رکھ سکتے؟

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22943)

سفارش سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي، أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ".

حضرت ابن ابی الجدعاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23105)

باب نمبر-13

# فرقہ بندی

اللہ کا فرمان ہے کہ فرقوں میں بٹ جانے والوں کا نبی کریم ﷺ سے کوئی تعلق نہیں:

## قرآن :

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾

جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے (اے نبی) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں اس کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر-159)

## قرآن :

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾

اُس پر اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، اُن لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دِین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ خوش ہے جو کچھ اُس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر-32)

## قرآن :

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾

اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر-46)

قرآن کی درج بالا آیات سے واضح ہے کہ اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے لیکن مسند احمد نے فرقہ بندی کا جواز پیش کیا ہے تاکہ کل کو مسلمان جب فرقہ بندی کو اختیار کریں تو ان کے پاس بطور ثبوت ایسی روایات موجود ہوں جن کی رو سے کہا جا سکے کہ یہ تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اس لئے ایسا تو ہونا ہی تھا:

### مسلمان فرقوں میں ضرور تقسیم ہوں گے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ, حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ, عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُهُ, فَقِيلَ لِي: خَرَجَ قَبْلُ, قَالَ: فَجَعَلْتُ لَا أَمُرُّ بِأَحَدٍ إِلَّا قَالَ: مَرَّ قَبْلُ, حَتَّى مَرَرْتُ, فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي, قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ خَلْفَهُ, قَالَ: فَأَطَالَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ, قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً طَوِيلَةً, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ, سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا, فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً, سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي غَرَقًا, فَأَعْطَانِيهَا, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا لَيْسَ مِنْهُمْ, فَأَعْطَانِيهَا, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا مجھے بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہیں جس کے پاس سے بھی گذرتا وہ یہی کہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی ابھی گذرے ہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں ایک جگہ کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پالیا میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو لمبی پڑھتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز سے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آج رات تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب وترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22082)

## مسلمان فرقوں میں تقسیم ہوں گے

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ, حَدَّثَنَا شَرِيكٌ, عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَبْدِ الْمَلِكِ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى, عَنْ مُعَاذٍ, قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً, فَأَحْسَنَ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ, فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ, فَقَالَ: "هَذِهِ صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ, سَأَلْتُ رَبِّي فِيهَا ثَلَاثًا, فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ, وَلَمْ يُعْطِنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِسَنَةِ جُوعٍ فَيَهْلَكُوا فَأَعْطَانِي, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِي, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِي".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22108)

مسلمان فرقوں میں ضرور تقسیم ہوں گے

حدیث :

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ, عَنْ زَائِدَةَ, عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى, عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً, فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ, وَالْخُشُوعَ, وَالرُّكُوعَ, وَالسُّجُودَ, قَالَ: "إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبٍ وَرَهَبٍ, سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا, فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ, وَزَوَى عَنِّي وَاحِدَةً, سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَى أُمَّتِي عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَجْتَاحَهُمْ, فَأَعْطَانِيهِ, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا, فَأَعْطَانِيهِ, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ, فَرَدَّهَا عَلَيَّ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22125)

مسلمان فرقوں میں تقسیم ہوں گے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ, حَدَّثَنِي أَبِي, حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ, عَنْ أَيُّوبَ, عَنْ أَبِي قِلَابَةَ, أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ, فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنَّ هَذَا الرِّجْزَ قَدْ وَقَعَ, فَفِرُّوا مِنْهُ فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ, فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا, فَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِالَّذِي قَالَ, فَقَالَ: بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ, وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُعَاذًا, وَأَهْلَهُ نَصِيبَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ, قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَعَرَفْتُ الشَّهَادَةَ, وَعَرَفْتُ الرَّحْمَةَ, وَلَمْ أَدْرِ مَا دَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ حَتَّى أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, بَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي إِذْ قَالَ فِي دُعَائِهِ: "فَحُمَّى إِذًا أَوْ طَاعُونٌ, فَحُمَّى إِذًا أَوْ طَاعُونٌ", ثَلَاثَ مَرَّاتٍ, فَلَمَّا أَصْبَحَ, قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَهْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, لَقَدْ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ تَدْعُو بِدُعَاءٍ, قَالَ: "وَسَمِعْتَهُ؟", قَالَ: نَعَمْ, قَالَ: "إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ, فَأَعْطَانِيهَا, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ, فَأَعْطَانِيهَا, وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ, فَأَبَى عَلَيَّ, أَوْ قَالَ: فَمَنَعَنِيهَا, فَقُلْتُ: حُمَّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا, حُمَّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا, حُمَّى إِذًا أَوْ طَاعُونًا", ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ شام میں طاعون کی وباء پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہو گیا ہے اس سے بچنے کے لئے گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی اور فرمایا کہ بلکہ یہ تو شہادت اور رحمت اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے اے اللہ! معاذ اور اس کی اہل خانہ کو اپنی رحمت کا حصہ عطاء فرما۔ ابو قلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے شہادت اور رحمت کا مطلب تو سمجھ آ گیا لیکنیہ بات نہیں سمجھ سکا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے کیا مراد ہے؟ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے دعاء کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" پھر بخار یا طاعون" تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا صبح ہوئی تو اہل خانہ میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ سے یہ دعاء کرتے ہوئے سنا تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی تم نے وہ دعاء سنی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی تھی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کر دے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء بھی قبول کر لی پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخار یا طاعون تین مرتبہ فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22136)

باب نمبر-14

# ریشم اور سونا

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سونا یا ریشم کہیں حرام نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ زینت انسانوں کیلیئے پیدا کی گئی ہے اور قیامت کے دن تو یہ بالخصوص مومنین کیلیئے ہو گی:

## قرآن :

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ‌ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ: ’’ (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلیئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلیئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلیئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلیئے۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

## قرآن :

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ(31/7)

ترجمہ: ’’ اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔‘‘

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلیئے زینت کو ظاہر کرنے کیلیئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

## قرآن :

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس مسند احمد میں لکھا ہے :

ریشم اور سونا پہننا منع ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ, حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ, أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ, عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ, فَلَا يَلْبَسْ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا", قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22248)

ریشم اور سونا پہننا منع ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ, أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ, عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنِ الْقَاسِمِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ, فَلَا يَلْبَسْ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22249)

## ریشم پہننا منع ہے

### حديث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَآنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23269)

## ریشم پہننا منع ہے

### حديث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23314)

## ریشم پہننا منع ہے

### حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، وَقَالَ: "هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23437)

سونا پہننا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَخَذَ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا كَفِّي، وَقَالَ: "اطْرَحْهُ"، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَطَرَحْتُهُ، ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ؟"، قَالَ: قُلْتُ: طَرَحْتُهُ، قَالَ: "إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَسْتَمْتِعَ بِهِ وَلَا تَطْرَحَهُ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی لے کر میرے ہاتھ پر ماری اور مجھے حکم دیا کہ اسے اتاروں چنانچہ میں نے اسے باہر جا کر پھینک دیا اور دوبارہ حاضر خدمت ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ انگوٹھی کیا ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس سے کسی اور طرح فائدہ اٹھالو اسے پھینکو مت۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22336)

سونا پہننا عورتوں کیلئے بھی منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، أَنَّ جَدَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، أَنَّ ابْنَةَ هُبَيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ، يُقَالُ لَهَا الْفَتَخُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِعُصَيَّةٍ مَعَهُ، يَقُولُ لَهَا: "يَسُرُّكِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكِ خَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ؟!" فَأَتَتْ فَاطِمَةَ فَشَكَتْ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ خَلْفَ الْبَابِ، وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ، قَالَ: فَقَالَتْ لَهَا فَاطِمَةُ انْظُرِي إِلَى هَذِهِ السِّلْسِلَةِ الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ: وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا فَاطِمَةُ، بِالْعَدْلِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ؟!" ثُمَّ عَذَمَهَا عَذْمًا شَدِيدًا، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَأَمَرَتْ بِالسِّلْسِلَةِ فَبِيعَتْ، فَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا عَبْدًا فَأَعْتَقَتْهُ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ، وَقَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنت ہبیرہ نامی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں جنہیں "فتخ" کہا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاٹھی سے اس کے ہاتھ کی انگوٹھیوں کو ہلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے تو؟ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رویے کی شکایت کی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ادھر میں نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر پہنچ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے "جو کہ اجازت لیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا" اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ اس خاتون سے فرما رہی تھیں یہ چین دیکھو جو مجھے "ابو حسن" نے ہدیئے میں دی ہے ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک چین تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا اے فاطمہ بات انصاف کی ہونی چاہئے تاکہ کل کو لوگ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انگلی نہ اٹھائیں اس لئے تمہارے ہاتھ میں آگ کی یہ چین کیسی؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شدت کے ساتھ ندامت کا احساس دلایا اور وہاں بیٹھے بغیر ہی واپس چلے گئے اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے وہ چین فروخت کرنے کا حکم دے دیا چنانچہ اسے بیچ دیا گیا جس کی قیمت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ کا شکر کہ اس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو آگ سے بچا لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22398)

سونا پہننا منع ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ وَهُوَ أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: " مَا لَكَ وَلِحُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ "، قَالَ: فَجَاءَ وَقَدْ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ صُفْرٍ، فَقَالَ: " أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ أَهْلِ الْأَصْنَامِ "، قَالَ: فَمِمَّ أَتَّخِذُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " مِنْ فِضَّةٍ ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس سے فرمایا کہ تم اہل جنت کا زیور دنیا میں کیوں پہنے ہو؟ اگلی مرتبہ وہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم سے بتوں کے پجاریوں جیسی بو آتی ہے "اس نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23034)

سونا پہننا منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " غَيْرُ الضَّبُعِ عِنْدِي أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الضَّبُعِ، إِنَّ الدُّنْيَا سَتُصَبُّ عَلَيْكُمْ صَبًّا، فَيَا لَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے متعلق قحط سالی سے زیادہ ایک اور چیز خطرناک ہے عنقریب تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی کاش! میرے امتی سونا نہ پہنیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23122)

سونا پہننا عورتوں کیلئے بھی منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ امْرَأَتِهِ، عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ؟ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْكُنَّ مِنَ امْرَأَةٍ تَلْبَسُ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ، إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے گروہ خواتین! کیا تمہارے لئے چاندی کے زیورات کافی نہیں ہو سکتے؟ یاد رکھو! تم میں سے جو عورت نمائش کے لئے سونا پہنے گی اسے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23380)

باب نمبر-15

# اجنبی عورت سے جماع کے سوا باقی سب کچھ کرنے کی سزا۔۔۔دو رکعات نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ :

**قرآن :**

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط (74/8)

" یہ لوگ سچے مومن ہیں۔"

{سورۃ الانفال سورہ نمبر8 آیت نمبر74}

اور مومنوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ :

**قرآن :**

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (37/42)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر42 آیت نمبر37}

**قرآن :**

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ (32/53)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ النجم سورہ نمبر53 آیت نمبر32}

لیکن اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل کیا ہے؟ قرآن میں ہے کہ :

**قرآن :**

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قفص وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (135/3)

ترجمہ :" اگر ان سے کبھی (غلطی سے) کوئی معیوب حرکت (فحش) سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنے آپ پر (یا ایک دوسرے پر) زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر

کے اپنی غلطی کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان طلب کر لیتے ہیں۔اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقدامات کے مضر اثرات سے، قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔"

{مفہوم سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 135}

قرآن کی اس وضاحت کے مقابلے میں مسند احمد میں ہے کہ اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھنا شروع کر دے کیونکہ نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اپنی غلطی پر کیسا ردِ عمل ہونا چاہیے؟

قرآن کے مطابق...یا...درج ذیل حدیث کے مطابق

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔حدیث ملاحظہ کیجیے :

اجنبی عورت سے جماع کے سوا باقی سب کچھ کرنے کی سزا۔۔۔دو رکعات نماز

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ, وَأَبُو سَعِيدٍ, قَالَا: حدثَنَا زَائِدَةُ, عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ, وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً لَا يَعْرِفُهَا, فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَاهُ مِنْهَا, غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ سورة هود آية 114 الْآيَةَ, قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "" تَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ", قَالَ مُعَاذٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً, قَالَ: "بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً

.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی اجنبی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے لیکن مجامعت نہ کرے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کیا کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے؟ یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22112)

# قبلہ تبدیل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

## قرآن :

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (96/3)

ترجمہ : '' بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔''

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے، اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضع احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آ گیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آ رہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعد ازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

**قرآن :**

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔''(مفہوم القرآن)

**قرآن :**

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: '' اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔''(مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کرآئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور یہ جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

**قرآن :**

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (144/2)

ترجمہ: '' ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ وتصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔''(مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصراً ساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل احادیث میں کہا گیا ہے :

## تحویل قبلہ

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ, حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ. وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ, أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ, قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: أُحِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ, وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ, فَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّلَاةِ, فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ, ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ سورة البقرة آية 144, قَالَ: فَوَجَّهَهُ اللَّهُ إِلَى مَكَّةَ, قَالَ: فَهَذَا حَوْلٌ, قَالَ: وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلَاةِ, وَيُؤْذِنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا, حَتَّى نَقَسُوا, أَوْ كَادُوا يَنْقُسُونَ, قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ, أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ, وَلَوْ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ, إِنِّي بَيْنَا أَنَا بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ رَأَيْتُ شَخْصًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ, فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ, فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ, أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, مَثْنَى مَثْنَى, حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْأَذَانِ, ثُمَّ أَمْهَلَ سَاعَةً, قَالَ: ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِي قَالَ, غَيْرَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ, قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ, قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلِّمْهَا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ بِهَا ", فَكَانَ بِلَالٌ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ بِهَا, قَالَ: وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّهُ قَدْ طَافَ بِي مِثْلُ الَّذِي أَطَافَ بِهِ, غَيْرَ أَنَّهُ سَبَقَنِي, فَهَذَانِ حَوْلَانِ, قَالَ: وَكَانُوا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَعْضِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يُشِيرُ إِلَى الرَّجُلِ إِنْ جَاءَ كَمْ صَلَّى, فَيَقُولُ: وَاحِدَةً, أَوْ اثْنَتَيْنِ, فَيُصَلِّيهَا, ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ, قَالَ: فَجَاءَ مُعَاذٌ, فَقَالَ: لَا أَجِدُهُ عَلَى حَالٍ أَبَدًا إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا, ثُمَّ قَضَيْتُ مَا سَبَقَنِي, قَالَ: فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِهَا, قَالَ: فَثَبَتَ مَعَهُ, فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ, قَامَ فَقَضَى, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّهُ قَدْ سَنَّ لَكُمْ مُعَاذٌ, فَهَكَذَا فَاصْنَعُوا ", فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ, وَأَمَّا أَحْوَالُ الصِّيَامِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ, فَجَعَلَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ, وَقَالَ يَزِيدُ: فَصَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ, مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ, وَصَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ, ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصِّيَامَ, فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ سورة البقرة آية 183-184, قَالَ: فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ, وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَأَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُ, قَالَ: ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الْآيَةَ الْأُخْرَى: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سورة البقرة آية 185, قَالَ: فَأَثْبَتَ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيمِ الصَّحِيحِ, وَرَخَّصَ فِيهِ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ, وَثَبَّتَ الْإِطْعَامَ لِلْكَبِيرِ, الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ, فَهَذَانِ حَوْلَانِ, قَالَ: وَكَانُوا يَأْكُلُونَ, وَيَشْرَبُونَ, وَيَأْتُونَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوا, فَإِذَا نَامُوا امْتَنَعُوا, قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: صِرْمَةُ, ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتَّى أَمْسَى, فَجَاءَ إِلَى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ, فَلَمْ يَأْكُلْ, وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى

أَصْبَحَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا, قَالَ: فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَدَ جَهْدًا شَدِيدًا, قَالَ: "مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَهِدْتَ جَهْدًا شَدِيدًا", قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسِ فَجِئْتُ حِينَ جِئْتُ, فَأَلْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ, وَأَصْبَحْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا, قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ, أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ, وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ, فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ سورة البقرة آية 187, وَقَالَ يَزِيدُ: فَصَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گذری ہے اور روزے بھی تین مراحل سے گذرے ہیں، نماز کے احوال تو یہ ہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ تحویل قبلہ کا حکم اللہ تعالی نے نازل فرمادیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف کر دیا، ایک مرحلہ تو یہ ہوا لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور دوسروں کو اطلاع دیتے تھے اور اس کے لئے وہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے پھر ایک انصاری صحابی آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا "" جبکہ میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا "" اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے تھا اس نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دی، اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑا ہو گیا اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سویا ہوا نہیں تھا یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے یہ کلمات سکھا دو چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان دینے والے پہلے آدمی تھے اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے یہ دو مرحلے ہوئے راوی کہتے ہیں کہ پہلے جب کوئی مسجد میں اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے اشارے سے بتا دیا جاتا، وہ پہلے ان رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا بعد میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لوں گا، کیونکہ جس وقت وہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نماز پڑھا چکے تھے چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو یہ تین مرحلے ہو گئے۔ روزوں کے مراحل یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت ہر مہینے تین روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔ سو جو چاہتا وہ روزے رکھ لیتا اور جو چاہتا مسکینوں کو کھانا کھلا دیتا اور یہ بھی

کافی ہو جاتا، پھر اللہ تعالی نے دوسری آیت نازل فرمادی کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ تم میں سے جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہو گئی اور دوسرے کے لئے روزہ رکھنے کا حکم ہوا البتہ وہ عمر رسیدہ آدمی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے حق میں کھانا کھلانے کی اجازت باقی رہی یہ دو مرحلے ہوئے، ابتداء اسلام میں سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہوتی تھی اور سونے کے بعد، دوسرے دن کے روزے کے روزے کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آ گئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کر لیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا ہم تمہارے لئے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالی نے آیت کریمہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث (الایۃ البقرہ، ۱۸۷) نازل فرمادی یعنی روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے "" اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول سے رمضان تک ۱۹ ماہ میں ہر ماہ تین روزے رکھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22124)

# عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراً بعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹروئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

## قرآن :

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔15 تا 16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن مسند احمد میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

عذاب قبر

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْمُقْرِي، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوب، حَدَّثَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَارَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" , قَالَ أَبُو عِيسَى: فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ: أَرَأَيْتَ إِنْ جَمَعَهُمَا إِنْسَانٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پڑوسی خاتون سے مروی ہے کہ وہ طلوع صبح صادق کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنتی تھیں اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22328)

عذاب قبر

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: "يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23539)

## عذاب قبر

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: "يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23555)

باب نمبر۔18

# اللہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**قرآن :**

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ

کوئی چیز اس کی مثل نہیں

(سورۃ الشوریٰ 42،آیت نمبر۔11)

**قرآن :**

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖۤ

اور انہوں نے اللہ کی وہ قدر نہ جانی جیسی قدر جاننا چاہیے تھی،

(سورۃ الانعام **6**،آیت نمبر۔**91**)

**قرآن :**

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ

اور انہوں نے اللہ کی قدر و تعظیم نہیں کی جیسے اُس کی قدر و تعظیم کا حق تھا

(سورۃ الزمر **39**،آیت نمبر۔**67**)

غور فرمایا آپ نے، فرمان خداوندی ہے کہ اللہ کی مثل کوئی نہیں لیکن درج ذیل روایت میں خدا کو نبی ﷺ کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہوا دکھایا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

اللہ نے حضور ﷺ کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اللہ اور حضور ﷺ کی باتیں

**حدیث :**

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ, حَدَّثَنَا جَهْضَمٌ يَعْنِي الْيَمَامِيَّ, حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ, حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَّامٍ, عَنْ أَبِي سَلَّامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ, أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ, عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ, أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ, قَالَ: احْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ, حَتَّى كِدْنَا نَتَرَاءَى قَرْنَ الشَّمْسِ, فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا, فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ, وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ, فَلَمَّا سَلَّمَ, قَالَ: " كَمَا أَنْتُمْ عَلَى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ", ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْنَا, فَقَالَ: " إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ, إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ, فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي, فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ, فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ, فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ, أَتَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي يَا رَبِّ, قَالَ: يَا مُحَمَّدُ, فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ, فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي, فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ, فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ, فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ, قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ: نَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ, وَجُلُوسٌ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ, وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكَرِيهَاتِ, قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ, وَلِينُ الْكَلَامِ, وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ, قَالَ: سَلْ, قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ, وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ, وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ, وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي, وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ, وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ ", وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت تشریف لانے میں اتنی تاخیر کر دی کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے باہر نکلے اور مختصر نماز پڑھائی سلام پھیر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں اپنے تاخیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں آج رات میں تہجد کے لئے کھڑا ہوا اور جتنا اللہ کو منظور ہوا میں نے نماز پڑھی دوران نماز مجھے اونگھ آ گئی میں ہوشیار ہوا تو اچانک میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد! ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان و زمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں اور میں نے انہیں پہچان لیا، اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد! ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، پھر پوچھا کہ "درجات" سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھلانا اور رات کو "جب لوگ سو رہے ہوں" نماز پڑھتے ہے پھر فرمایا اے محمد! سوال کرو میں نے عرض کیا اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطاء فرما دے اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ واقعہ برحق ہے، اسے سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22109)

باب نمبر۔19

# ایک عمل سے جنت

اللہ نے فرمایا ہے:

**قرآن :**

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿102﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿103﴾

جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔ اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنھوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوئے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔ 102 تا 103)

**قرآن :**

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ

قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔ 47)

**قرآن :**

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا، اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔ 49)

قرآن کے مطابق جنت یا جہنم کا فیصلہ کسی ایک عمل کے ذریعے نہیں ہو گا بلکہ فرمایا کہ ہر انسان کے تمام اعمال تولے جائیں گے جس کا جو پلڑہ بھاری نکلا اسی طرف کا فیصلہ کیا جائے گا، یہ تو تھا قرآن کا اصول، جبکہ مسند احمد میں ایک عمل کے نتائج ملاحظہ کیجئے:

## قبر پر سبز ٹہنی رکھنے سے مردے کے عذاب میں کمی ہوتی ہے

## حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ, حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ, قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ, قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ, قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ, وَقَرَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ, فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَهُمْ أَمَامَهُ لِئَلَّا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ, فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ, إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوا فِيهِمَا رَجُلَيْنِ, قَالَ: فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْيَوْمَ؟", قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ, فُلَانٌ وَفُلَانٌ, قَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ الْآنَ, وَيُفْتَنَانِ فِي قَبْرَيْهِمَا", قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ, فِيمَ ذَاكَ؟ قَالَ: "أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَنَزَّهُ مِنَ الْبَوْلِ, وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ" وَأَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا, ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ, قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ, وَلِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: "لِيُخَفَّفَ عَنْهُمَا", قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ, وَحَتَّى مَتَى يُعَذِّبُهُمَا اللَّهُ؟ قَالَ: "غَيْبٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ", قَالَ: "وَلَوْلَا تَمَزُّعُ قُلُوبِكُمْ أَوْ تَزَيُّدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ, لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کی موسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گذرے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جوتیوں کی آواز سنی تو دل میں اس کا خیال پیدا ہوا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور انہیں آگے روانہ کر دیا تاکہ دل میں کسی قسم کی بڑائی کا کوئی خیال نہ آئے، اس کے بعد وہاں سے گذرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے جہاں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے اور پوچھا کہ آج تم نے یہاں کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! فلاں فلاں آدمی کو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت انہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کی آزمائش ہو رہی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کیا کرتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی درخت کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں قبروں پر اسے لگا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! انہیں کب تک عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا؟ نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اگر تمہارے دلوں میں بات خلط ملط نہ ہو جاتی یا تمہارا آپس میں اس پر بحث کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو آوازیں میں سن رہا ہوں وہ تم بھی سنتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22292)

## جو شرک نہ کرے وہ جنتی

### حدیث :

حَدَّثَنَا رَوحٌ, حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ, حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ, عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا, يُصَلِّي الْخَمْسَ, وَيَصُومُ رَمَضَانَ, غُفِرَ لَهُ", قُلْتُ: أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "دَعْهُمْ يَعْمَلُوا".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں عمل کرتے رہنے دو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22028)

## ملک الموت کا سوال؟؟ ایک عمل پر بخشش

### حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ: فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ، وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ، أَوْ فِي النَّقْدِ، فَغُفِرَ لَهُ". فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں اس نے کہا غور کر لو اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا اس میں تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگذر کر لیتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23384)

باب نمبر-20

# موسیقی

قرآن موسیقی کے موضوع پر مکمل خاموش ہے ، جو لوگ لہو الحدیث کو موسیقی کی حرمت میں گھسیڑتے ہیں یہ ان کا ذاتی تقوی اور تاویل ہے جو شریعت نہیں ہو سکتی ،حقیقت یہ ھے کہ موجودہ اسلام میں مقدسوں اور قدسیوں کے ذاتی تقوے اور تاویلوں کی بھرمار ہے جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنے مزاج کے مطابق کی ہیں ،اور جن کو ماننا شریعت کا تقاضا نہیں " تقدس " کا تقاضا ہے، جو ان شخصیات کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے ،، پیر کرم شاہ الازھری صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس کو مباح ہی لکھا ھے اور تمام تاویلوں کو رد کر دیا ہے ،، اس کے ساتھ یہ وضاحت ضرور کی ہے کہ ہر وقت موسیقی کو وطیرہ بنا لینا بھی درست نہیں کیونکہ کسی بھی شغل کو غالب کر لینا اور اس میں افراط مناسب و معقول نہیں ،، ہم لوگ پہلے ایک عقیدہ بناتے ہیں پھر قرآن و حدیث جو کھینچ کھانچ کر اس پر چڑھاتے ہیں ، یعنی اصل میں اپنی ہی رائے کو قرآن و حدیث کا لباس پہنانے کی کوشش کرتے ہیں ،،،، لہو الحدیث گانا ہی کیوں ؟ پوری زندگی بھی لہو و لعب ہے ،، انما الحیوۃ الدنیا لھو و لعب، اولاد اور مال بھی لہو و لعب ہے ،، جو چیز اللہ کی یاد سے غافل اور اس کی حدیں توڑنے پر آمادہ کر دے وہ لہو و لعب ہی ہے ،، پھر اس لہو لعب میں سے گانا برآمد کر لینا بزرگوں کا ہی کمال ہے ، ویسے سچی بات بتاؤں یہ بزرگ اپنے زمانے میں انسان ہی ہوا کرتے تھے پھر ہم نے ان کو دیوتا بنا دیا ، ان کی نجات بھی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں تھی ، وہ کبھی بھی شریعت ساز نہیں تھے ،، ان کے اقوال کے متوازی انہی کے زمانے کے بزرگوں کے اقوال بھی پائے جاتے ہیں ، اس لئے شریعت تاویلوں کا نام نہیں یہ ایک روز روشن کی طرح کی چیز ہے ،جس کا تعارف اللہ کے رسول ﷺ نے ان لازوال الفاظ کے ساتھ فرمایا تھا " ترکتکم علی المحجۃ البیضاء لیلھا کنھارھا "میں تمہیں اس سفید چٹیل گزر گاہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی اتنی ھی روشن ہیں جتنا اس کا دن روشن ہے " یا جو رات میں بھی اتنی ہی روشن ہے جتنی دن میں روشن ہوتی ہے ،،

رہ گئ بیہودہ اور فحاشی پر مبنی موسیقی تو یہ "ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشہ فی الذین امنوا،، کے تحت حرام سے بھی آگے کی چیز ہے اور اس کی حمایت کوئی بھی ذی شعور اور صاحب ایمان نہیں کر سکتا۔موسیقی میں جائز اور ناجائز کا سوال ضرور ہے کہ کونسی جائز ہے اور کونسی ناجائز۔

حرام حرام کی رَٹ لگانے والوں سے گزارش ھے کہ قاسم بن محمد بن ابوبکر سے جب پوچھا گیا تھا کہ کیا موسیقی حرام ھے ، تو آپ نے تین بار سوال کرنے والے سے منہ موڑ لیا تھا اور چوتھی دفعہ سوال کرنے کے بعد انتہائی غصے سے فرمایا تھا کہ " حرام وہی ھے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کے لفظ کے ساتھ حرام کہا ہے " اس کے بعد جائز ، ناجائز ، مکروہ باقی رہ جاتا ہے ،،،،،

ہر بندہ اپنے تقوے کو دوسرے پر لادنے کے لئے تیار بیٹھا ہوتا ہے ،، نتیجہ یہ ہے کہ فاسقوں کی تعداد مساجد کی تعداد کی نسبت دگنی رفتار سے بڑھ رھی ہے ،، میں نے ریاض الجنہ میں لوگوں سے گانے کی ٹون سنی ہے ،، مسجدِ نبوی میں امام کے بالکل پیچھے کھڑے لوگوں کے موبائل پہ بج رہی ہوتی ہے ،، طواف اور سعی میں بج رہی ہوتی ھے ،، ایک وبا کی طرح پھیلی ہوئی چیز کو فتوؤں سے نہیں روکا جا سکتا ، پہلا اس کی کلاسیفیکیشن کرنی ہو گی ،، کیا بارش میں سڑکوں پر بہتا گٹر کا پانی بھی کپڑے پلید نہیں کرتا اور لوگوں کی بے بسی کے مدنظر اس چھوٹ کو اختیار کیا گیا ھے ،، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اب سڑکوں پر بہتا بارش کا پانی پینا بھی شروع کر دیا جائے ۔

کتاب الکبائر ،، علامہ دمشقی صاحب کی ایسی کتاب ہے جس میں ساٹھ سے اوپر کبائر گنوائے گئے ہیں ،، مگر عجیب بات یہ ہے کہ کبائر کی فہرست میں موسیقی کا ذکر نہیں ہے ،،،،،،، کوئی اس کو قرآن کی سورہ لقمان کی آیت سے نکال کر لے آتا ہے ،، وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ( 6)

حالانکہ اس میں موسیقی سرے سے زیرِ بحث نہیں ہے ،،مروجہ موسیقی کو بنیاد بنا کر تمام موسیقی کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا اسی طرح ہے جس طرح موجودہ مسلمانوں کو دیکھ کر تمام مسلمانوں کے قتل کا فتوی دے دینا ،، جتنی احادیث موسیقی کی مخالفت میں پیش کی جاتی ہیں ، اس سے دگنی حدیثیں موسیقی کے جواز کی بھی موجود ہیں ،، جو چیز نبی ﷺ کی موجودگی میں بجائی گئ ، نبی ﷺ کے حجرے میں بجائی گئ ، نبئ کریم ﷺ نے سکون سے اسے سنا اور ابوبکر صدیقؓ کے منع کرنے پر ان کو شاباش نہیں دی کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا بلکہ فرمایا کہ ان کو گانے دو ان کی عید کا دن ہے ، فتوے لگانے والے پہلے اپنے فتوؤں کا رخ نبئ کریم ﷺ کے حجرے کی طرف کریں اور جواب دیں کہ وہ کونسا حرام ہے جو عید والے دن حلال ہو جاتا ھے , اُس زمانے کی موسیقی کو حلال کہہ کر موجودہ زمانے کی موسیقی کو حرام کہنا ایسا ھی ہے جیسے موجودہ زمانے میں جی ٹو اور جی تھری سے زیرِ ناف بال صاف کرنے کو حرام قرار دے دیا جائے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں یہ استعمال نہیں ہوتے تھے ، بلکہ صرف استرا استعمال ھوتا تھا ،،، اب رہ گئ بات احادیث کی تو منظور الحسن صاحب کا یہ مضمون ان احادیث کا احاطہ کرتا ھے کہ جن میں موسیقی زیرِ بحث آئی ہے ،،

## احادیث اورموسیقی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیقی عرب معاشرت کا حصہ تھی۔عبادت، خوشی، غم ، جنگ اور تفریح جیسے مختلف مواقع پر موسیقی اور آلات موسیقی کا استعمال عام تھا۔حدیثوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف موسیقی کو پسند فرمایا، بلکہ بعض موقعوں پر اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی۔ثقہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گانا سنا؛ شادی کےموقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی ترغیب دی؛ہجرت کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے توعورتوں نے دف بجا کر گیت گائے اور آپ نے انھیں پسند فرمایا؛ ماہر فن مغنیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپناگانا

سنانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہ کو اس کا گانا سنوایا؛ سیدہ عائشہ حضور کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں؛ سفروں میں آپ نے صحرائی نغموں کی معروف قسم حدی خوانی کو نہ صرف پسند فرمایا، بلکہ اپنے اونٹوں کے لیے ایک خوش آواز حدی خوان بھی مقرر کیا اور اعلان نکاح کے لیے آپ نے آلۂ موسیقی دف بجانے کی تاکید فرمائی۔ان موضوعات پر متعدد روایتیں حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔چند نمائندہ روایتیں حسب ذیل ہیں:

## عید پر موسیقی

عن عائشة قالت: دخل علی رسول اللّٰهصلی الله علیه وسلم و عندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحول وجهه ودخل ابوبکر فانتهرنی وقال مزمارة الشیطان عند النبی فاقبل علیه رسول اللّٰه علیه السلام فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا وکان یوم عید.(بخاری، رقم ۹۰۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقع پر دو(مغنیہ ) لونڈیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔آپ بستر پر دراز ہو گئے او ر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔(اسی اثنا میں) حضرت ابو بکر گھر میں داخل ہوئے۔(گانے والیوں کو دیکھ کر ) انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شیطانی ساز(کیوں)؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھیں (گانا بجانا)کرنے دو۔پھر جب حضرت ابو بکر دوسرے کام میں مشغول ہو گئے تو میں نے ان( گانے والیوں کو چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔یہ عید کا دن تھا۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ عید کے روز گیت سن رہی تھیں۔o

یہ گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گائے جا رہے تھے۔o

گانے والیاں ماہر فن مغنیات تھیں۔( روایت میں ' جاریتان' (دولونڈیاں)کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس سے بعض لوگوں نے ''بچیاں'' مراد لیاہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ' جاریۃ' کا لفظ ''بچی '' کے معنی میں بھی آتا ہے، مگریہاں لازم ہے کہ اس سے ''لونڈیاں'' ہی مراد لیا جائے اور لونڈیاں بھی وہ جو ماہرفن مغنیات کی حیثیت سے معروف تھیں۔روایت کے اسلوب بیان کے علاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دوسرے طریق میں 'جاریتان' کے بجائے ' قینتان ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔'قینۃ 'کامعلوم و معروف معنی '' پیشہ ور مغنیہ '' ہے۔روایت یہ ہے:

عن عائشة ان ابابکر دخل علیها والنبی صلی الله علیه وسلم عندها یوم فطر او اضحی وعندها قینتان تغنیان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلی الله علیهوسلم دعهما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا هذا الیوم.(بخاری، رقم ۳۷۱۶)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں : ابو بکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز ان کے پاس آئے نبی صلی اللہ وسلم بھی وہاں موجود تھے۔اس وقت دو مغنیہ لونڈیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔سیدنا ابو بکر نے دو مرتبہ کہا: یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ابو بکر سے فرمایا: انھیں گانے دو۔ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے۔اور آج ہماری عید کا دن ہے۔)

گیت کے اشعار حمدیہ یا نعتیہ نہیں تھے۔انصار کی قبل از اسلام جنگ کا ایک قصہ تھاجسے گیت کی صورت میں گایا جا رہا تھا۔ o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بعد بھی سیدہ نے گیت سننے کاسلسلہ جاری رکھا۔o

آپ نے سیدہ عائشہ کو گانا سننے سے منع نہیں فرمایا۔o

آپ نے گانے والیوں کوگانا گانے سے نہیں روکا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گانے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ، تاہم جس طرح آپ نےسیدنا ابو بکر کی آواز سن لی، اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو گانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ o

سیدنا ابو بکر نے اسے دیکھتے ہی 'مزمار الشیطان' یعنی شیطان کا سازکے الفاظ سے تعبیر کیا۔o

سیدنا ابو بکر نے جب گانے کوروک دیناچاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔o

بخاری کی اس روایت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر موسیقی کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے۔ام المومنین سیدہ عائشہ کاآپ کی موجودگی میں گانا سننا ، آپ کااس پرنہ پابندی عائد کرنا اور نہ کسی ناراضی کااظہار فرمانا، بلکہ سیدنا ابو بکر کو بھی مداخلت سے روک دینا، یہ سب باتیں موسیقی کے مباح ہونے ہی کو بیان کر رہی ہیں۔

اسی موضوع کی ایک روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔وہ بیان فرماتی ہیں:

دخلت علینا جاریۃ لحسان بن ثابت یوم فطر ناشرۃ شعرھا معھا دف تغنی فزجرتھا ام سلمۃ فقال النبی (دعیھا یا ام سلمۃ فان لکل قوم عیدا وھذا یوم عیدنا.(رقم ۵۵۸

'' عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس آئی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔بے شک ہرقوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔''

## شادی بیاہ پر موسیقی

عن ابن عباس قال انکحت عائشة ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أهديتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من يغني قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیھو سلم: ان الانصار قوم فیهم غزل فلو بعثتم معها من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا و حیاکم.

(ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۰)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔آپ نے (لوگوں سے )دریافت کیا : کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا : جی ہاں۔آپ نے پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہ نے کہا: جی نہیں ۔آپ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔یہ بہتر ہوتا کہ تم اس کے ساتھ کسی گانےوالے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا: (بخاری میں یہی روایت ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے

عن عائشة انها زفت امراة الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ: یا عائشة ما کان معکم لھو، فان الانصار یعجبهم اللهو.(رقم ۴۸۶۷)

عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک خاتون کو ایک انصاری شخص سےبیاہ کر رخصت کر دیا۔(اس موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عائشہ، (کیاوجہ ہے کہ )تم لوگوں کے ساتھ کچھ گانا بجانانہیں تھا، (حالانکہ )انصار توگانےبجانے سے خوش ہوتے ہیں۔“)

ہم تمھارے پاس آئے ہیں،

ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔

ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔“ (محدثین نے اس روایت کو’حسن‘قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بھیجنے کے بارے میں جس انداز سے دریافت فرمایا ، اس سے یہ قیاس o کیا جا سکتا ہے کہ اہل عرب رخصتی کے موقع پر دلہن کے ساتھ بالعموم کسی گانے والے کو بھیجا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ گانے والے کو دلہن کے ہم راہ نہیں بھیجاگیا، خوش گوارتاثر کا اظہار o نہیں فرمایا۔

آپ نے شادی کے موقع پر گانے والے کو دلہن کے ہم راہ بھیجنے کی ترغیب دی۔o

آپ نے گائے بغیر گیت کے بول بھی ادا فرمائے۔o

آپ نے انصارکے گانا پسند کرنے کو بیان فرمایااور اسے باطل قرار نہیں دیا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلمگیتوں کو پسند فرماتے تھے۔اس کے بعض دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللھعلیہ وسلم نے یہ گفتگو اس بنا پر فرمائی کہ آپ کو شادی والے گھر میں گانے کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ابن حبان کی روایت ہے:

عن عائشة قالت كان فی حجری جارية من الانصار فزوجتها قالت فدخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم عرسها فلم يسمع غناء ولا لعبا فقال يا عائشة هل غنيتم عليها او لا تغنون عليها ثم قال ان هذا الحی من الانصار يحبون الغناء.(رقم ۵۸۷۵)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے زیر کفالت ایک انصاری لڑکی رہتی تھی۔میں نے اسکی شادی کر دی۔شادی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقعپر آپ نے نہ کوئی گیت سنا اور نہ کوئی کھیل دیکھا۔(یہ صورت حال دیکھ کر) آپ نےفرمایا: عائشہ، کیا تم لوگوں نے اسے گانا سنایا ہے یا نہیں؟ پھر فرمایا: یہانصار کا " قبیلہ ہے جو گانا پسند کرتے ہیں۔

جشن پر موسیقی

۱۔عن ابن عائشة لما قدم رسول الله صلی الله عليه وسلم المدينه جعل النساء و الصبيان يقلن:

طلع البدر علینا

من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا

ما دعا لله داع

ايها المبعوث فينا

جئت بالامر المطاع

(السیرۃ الحلبیۃ۲/۲۳۵)

۲۔عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم مر ببعض المدينة فاذا هو بجوار يضربن بدفهن و يتغنين و يقلن:

نحن جوار من بنی النجار

يا حبذا محمد من جار

فقال النبی صلی الله عليه وسلم: الله يعلم انی لأحبكن.(ابن ماجه،رقم ۱۸۹۹)

۱۔"ابن عائشہ سے روایت ہے :جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا:

آج ہمارے گھر میں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے۔

ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔

" اے نبی ، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے۔

۲۔"انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :(شہر میں داخل ہونے کے بعد جب )نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے توکچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گا رہی تھیں:

ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں۔( یہاں 'جوار' کا ترجمہ "بچیاں" کرنا درست نہیں ہے ، کیونکہ دوسرے طریق میں اس کے بجائے 'قینات'(مغنیات) آیا ہے: عن انس بن مالك قال النبی علی حی من بنی النجار فاذا جواری یضربن بالدف ویقلن نحن قینات من بنی النجار فحبذا محمد من جار فقال النبی اللہ یعلم ان قلبی یحبکم. (المعجم الصغیر، رقم۸۷)

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاسسے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے۔")

خوشا نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

یہ سن کر)نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سے محبت رکھتا ہوں۔"(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

یہ اس موقع کی روایات ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔ان سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقع پر جشن کا سا سماں تھا۔o

خوشی کے اظہار کے لیے گیت گائے گئے۔o

یہ گیت لونڈیوں نے گائے۔o

گانے کے ساتھ انھوں نے ایک آلۂ موسیقی دف بھی استعمال کیا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے گیت سنے اور ناپسندیدگی کا تاثر نہیں دیا۔o

گانے والی باندیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا۔o

یہ اور اس موضوع کی دوسری روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا۔مدینے میں جشن برپا تھا۔ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کی خوشی میں مسرور

تھا۔اس موقع پر عام عورتوں اوربچوں اور مغنیات نے دف بجا کر استقبالیہ نغمے بھی گائے ، جنھیں نبی صلی اللہ علیہوسلم نے پسند فرمایا۔چنانچہ ان کی بنا پر یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہےکہ جشن یاخوشی کی تقریب کے موقع پر گیت گائے جا سکتے ہیں اور آلات موسیقی کواستعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفر میں موسیقی

عن سلمة بن الاكوع رضی اللہ عنه قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم الی خيبر فسرنا ليلا فقال رجل من القوم لعامر يا عامر الا تسمعنا من هنيهاتك وكان عامر رجلا شاعرا حداء فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لولا انت ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا

وثبت الاقدام ان لاقينا

والقين سكينة علينا

انا اذا صيح بنا ابينا

وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاكواع. قال: يرحمه اللہ.

(بخاری، رقم ۳۹۶۰)

سلمہ بن الاکواع سے روایت ہے کہ ہم رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر سے کہا: تم ہمیں اپنے شعرکیوں نہیں سناتے؟ عامر جو حدی خوان شاعر تھے،(لوگوں کی فرمایش سن کر) سواری سےاترے اور یہ (اشعار) گانے لگے :

اے پروردگار ، اگر تیری ہدایت ہمیں میسر نہ ہوتی

تو ہم نماز اور زکوۃ ادا نہ کر پاتے۔

ہمارے گناہوں کو بخش دے ، (جو ہم کر چکے ہیں اور) جو ہم سے سرزد ہوں گے ، ہم تیری راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہیں۔

جنگ میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

جب دشمن ہمیں للکارتا ہے تو ہم (خوف زدہ ہونے سے) انکار کر دیتے ہیں۔

وہ پکار پکار کر ہم سے نجات چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر بن الاکواع۔آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔" (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے مقصد سے دوران سفر میں تھے۔o

ایک صحابی کی فرمایش پر دوسرے صحابی نے حدی خوانی شروع کی یعنی ا شعار گا کر پڑھنے لگے۔o

گانے والے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔o

آپ نے پسندیدگی کے ساتھ گانے والے کا نام معلوم کیا۔o

اس کے اچھے اشعار سن کر آپ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔o

حدی خوانی"صحرائی نغمے کی ایک صنف ہے۔قدیم عرب میں ساربان صحراؤں میں سفر کرتےہوئے حدی خوانی " کرتے تھے۔اس کا اصل مقصد تو اونٹوں کو مست کر کے انھیں تیز رفتاری کی طرف مائل کرنا ہوتا تھا، مگر شتر سوار بھی اس سے پوری طرح حظ اٹھایا کرتے تھے۔اس کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں متعدد روایتیں موجود ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہےکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام بھی صحرائی سفروں کے دوران میں حدی خوانی سے محظوظ ہوتے تھے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوش آوازحدی خوان انجشہ کو اپنے سفروں کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ایک سفر کے دوران میں جب اس کے نغمات سے مسرور ہو کر اونٹ بہت تیز چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے محبت سے ڈانٹا کہ وہ اونٹوں پر سوار خواتین کا لحاظ کرے۔ایسا نہ ہو کہ وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے گر جائیں۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان للنبي حاد يقال له انجشة و كان حسن الصوت فقال له النبي رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء. (بخاری، رقم ۵۸۵۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حدی خوان مقرر تھا۔اس کا نام انجشہ تھا۔وہ نہایت خوش آواز تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر کے دوران میں اسے)فرمایا: انجشہ آہستہ، کہیں نازک آبگینوں کو توڑ نہ ڈالنا۔قتادۃ کہتے ہیں: "اس سے نازک عورتیں مراد ہیں۔

یہاں یہ واضح رہے کہ محققین کے نزدیک حدی خوانی عرب کی اصناف موسیقی ہی میں شامل ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام' میں اس کا ذکراسی پہلو سے کیا ہے:

والحدا،ھو من اقدم انواع الغناء عند العرب،یغنی بہ فی الاسفار خاصۃ،ولا زال علی مکانتہ ومقامہ فی البادیۃ حتی الیوم.ویتغنی بہ فی المناسبات المحزنۃ ایضاً لملاءمۃ نغمتہ مع الحزن.وقد کان للرسول حادی ھو (البراء بن مالك بن النضر الانصاری) وکان حداءً للرجال.وکان لہ حداء آخر،یقال لہ (انجشۃ الحادی) وکان جمیل الصوت اسود،وکان یحدو للنساء،نساء النبی،وکان غلاماً للرسول.(۱۱۶/۵)

حدی خوانی عربوں کے گانے کی قدیم ترین قسموں میں سے ہے۔یہ صنف بالعموم سفروں کے ساتھ مخصوص تھی۔ موجودہ زمانے میں بھی صحراؤں میں اس کی یہی حیثیت ہے۔اس کے علاوہ چونکہ اس کے نغمے جذبات غم کے ساتھ کافی ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے غم کے مواقع پر بھی یہ صنف اختیار کی جاتی تھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدی خوان ( البراابن مالک بن نضر) مقرر کر رکھا تھاجو مردوں کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔ایک اور نہایت خوش گلو حدی خوان(انجشہ) تھا۔یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام تھااور آپ کی ازواج مطہرات کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔"

مزید لکھتے ہیں:

والحدا ھو فی الواقع غناء اھلا لبادیۃ،...ھذا النوع من الغناء مما یتناسب مع لحن البوادی ونغمھا الحزینۃ البسیطۃ التی تطرب بھا طبیعۃ البداوۃ نفس الاعراب.(۱۱۷/۵)

حدی خوانی اصل میں اہل بادیہ کا گانا ہے ... گانے کی یہ صنف خانہ بدوشوں کے لحناور ان کے جذبات غم کی تعبیر کرنے والے سادہ اور فطری نغموں سے مناسبت رکھتی ہے جنسے ان خانہ بدوشوں کی بدوی طبیعت مسرور ہوتی ہے۔"

ابن خلدون نے اپنی کتاب "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ حدی خوانی کا مقصد محض قافلے کے شرکا کو محظوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ اسکے ساتھ اونٹوں کو نغموں سے سرشار کر کے ان کی رفتار کو تیز کرنا بھی ہوتا ہے:

' ' مسرور ہونے کی) یہ کیفیت انسان تو انسان بے زبان جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔چنانچہ اونٹ ساربانوں ) کی حدی خوانی سے اور گھوڑے سیٹی اور چیخ سے متاثر ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اگر نغمات (متناسب اور فن موسیقی کے موافق ہوں توان سے جانور مست ہو جاتے ہیں۔" (۲/ ۸۰

## آلات موسیقی

## حدیث :

عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علیا لنبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك منی وجویریاتی ضربن بالدف ویندبن من قتل من اباءھن یوم بدر حتی قالت جاریۃ وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ھکذا وقولی ما کنت تقولین.(بخاری،رقم ۳۷۷۹)

ربیع بنت معوذبیان کرتی ہیں: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔اس وقت ہماری (گانے والی ) باندیاں دف پر بدر میں

قتل ہونے والے اپنے آبا کا نوحہ (اشعار کی صورت میں) گا رہی تھیں۔ان میں سے ایک باندی نے (گاتے ہوئے)کہا : اس وقت ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہیں جنھیں آنے والے دنوں کی باتیں بھی معلوم ہیں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مصرع) نہ کہو ، وہی کہوجو پہلے کہہ رہی تھی۔"( محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

ے

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی کسی تقریب میں گئے تو باندیاں گیت گا رہی تھیں۔o

آپ کی آمد کے باوجود گانے کا سلسلہ جاری رہا۔o

گانے والیاں گانے میں دف استعمال کر رہی تھیں۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے گانا سن رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے انھیں بعض اشعارپڑھنے سے منع o فرمایا۔

چند اشعار سے منع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔o

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کثرت سے استعمال ہونے والے آلۂ موسیقی دف پر کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی تھی۔درج بالا دیگر روایتیں بھی اگر پیش نظر رہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خوشی کی تقریبات میں گیتوں کے ساتھ اس کا استعمال عام تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے مختلف موقعوں پربجایا گیا اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔بعض روایتیں اس کے جواز سے آگے بڑھ کرنکاح کے موقع پر :اس کے لزوم کو بھی بیان کرتی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیھوسلم : فصل بین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح.(ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(نکاح کے) حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ دف بجایا جائے اور بلند آواز " سے اعلان کیا جائے۔" (شریعت کی رو سے خفیہ نکاح باطل قرار پاتا ہے۔چنانچہ نکاح کا اعلان شرائط نکاح میں شامل ہے۔اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کے موقع پر دف بجانے کو ضروری قرار دیا۔بیہقی سنن الکبریٰ کی ایک روایت میں یہی بات تفصیل سے بیان ہوئی ہے: عن علی ابن ابی طالب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر ھو وأصحابہ ببنی زریق فسمعوا غناء ولعبا فقال ما ھذا قالوا نکاح فلان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل دینہ ھذا النکاح لا السفاح ولا النکاح السر حتی یسمع دف أو یری دخان قال حسین وحدثنی عمرو بن یحی المازنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ نکاح السر حتی یضرب بالدف. (بیہقی سنن الکبری، رقم ۱۴۴۷۷)"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہکے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے۔اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آواز سنی۔

آپ نے پوچھا : یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا : یا رسول اللہ ، فلاں شخص کا نکاح ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا : اس کا دین مکمل ہو گیا۔نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے۔نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح۔یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یادھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحیٰی المازنی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اسمیں دف بجایا جائے ۔"نکاح کے موقع پر موسیقی کے استعمال کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے اورتمدن کے لحاظ سے ضروری قرار دیا۔موجودہ زمانے میں عرف اور حالات کے مطابق کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔)

دف کے آلۂ موسیقی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔یہ ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز ہے جوقدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

والدف من آلات الطرب القديمة المشهورة ويستعمل للتعبير عن العواطف في الفرح والسرور...وتنقر به النساء ايضاً.وقد كان شائعاً عند العرب،ينقرون به في افراحهم.ولما وصل الرسول الى يثرب،استقبل بفرح عظيم وبالغناء وبنقر الدفوف.واكثر ما استعمله العرب في المناسبات المفرحة،كالنكاح،ورافقوا الضرب به اصوات الغناء.(تاريخ العرب ص١٠٨)

دف موسیقی کے مشہور اور قدیم آلات میں سے ہے۔یہ سروراور خوشی کے جذبات کے اظہارکے لیے استعمال ہوتا ہے ... عورتیں بھی اسے بجاتی ہیں۔عربوں کے ہاں یہ بالکل عام تھا۔وہ اسے خوشی کے موقعوں پربجاتے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو آپ کانہایت خوشی کے ساتھ گیت گاکر اور دف بجا کر استقبال کیا گیا۔اہل عرب بالعموم اس کا استعمال نکاح جیسے خوشی کے مواقع پر کرتے تھے اور اس کو بجا کر اسکے ساتھ گیت گاتے تھے۔"

بائبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کاذکر آلۂ موسیقی کے طور پر ہوا ہے۔اردو زبان میں بائبل کی قاموس میں" موسیقی کےساز" کے زیر عنوان بیان ہوا ہے:

یہ (دف) غالباً خنجری قسم کا سازتھا جو ہاتھ میں پکڑ کر بجایا جاتا تھا۔یہ گانے اور ناچنے میں تال دینے کے لیےاستعمال ہوتا تھا۔جشن کی محفلوں اور جلوسوں میں یہ رونق پیدا کرتا تھا۔"(قاموس الکتاب، ۹۷۸)

## فن موسیقی

عن السائب بن يزيد ان امراة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال:ياعائشة تعرفين هذه؟قالت: لا يانبي الله.قال:هذه قينة بني فلان تحبين ان تغنيك؟فغنتها.(سنن البيهقي الكبرىٰ،رقم ٨٩٦٠)

سائب بن یزیدبیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی۔آپ نے(سیدہ عائشہ سے) فرمایا: عائشہ کیا تم اس عورت کوجانتی ہو؟ سیدہ نےکہا: جی نہیں، اے اللہ کے نبی۔آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گانے والی ہے۔کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی ؟ چنانچہ اس نے سیدہ کو گانا سنایا۔" (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے۔)

اس روایت کے بنیادی نکات یہ ہیں:

فن موسیقی سے وابستہ ایک عورت (یہاں ’قینۃ‘ کے الفاظاستعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ماہر فن اور پیشہ ور مغنیہ کے ہیں۔)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ o

اس نے آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سیدہ عائشہ کو گانا سنانا چاہتی ہے۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ کراہت کا اظہار فرمایااور نہ اسے سرزنش فرمائی۔o

اس کے برعکس آپ نے سیدہ سے اسے متعارف کرایا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس مغنیہ نے سیدہ کو گانا سنایا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہو تی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فن موسیقی کو اصلاًباطل نہیں سمجھتے تھے۔اگر ایسا ہوتا تو آپ اس پیشہ ور مغنیہ کو ٹوک دیتے یا کم سے کم سیدہ کو اس کا گانا ہر گز نہ سننے دیتے۔بعض دوسری روایتوں سے بھی معلوم ہوتاہے کہ ماہر فن مغنی اور مغنیات اور رقاص اور رقاصائیں عرب میں موجود تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فن سے لطف اندوز ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

ترمذی اور بیہقی کی حسب ذیل روایتوں سے یہی تاثر ملتاہے :

عن عائشة قالت: کان رسول الله جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا حبشیة تزفن والصبیان حولها فقال یا عائشة تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعلت انظر الیها ما بین المنکب الی رأسه فقال لی اما شبعت اما شبعت؟ قالت فجعلت اقول لا لأنظر منزلتی عنده اذ طلع عمر قال فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لأنظر الی شیاطین الانس والجن قد فروا من عمر. (ترمذی، رقم ۳۶۹۱)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم(ہمارے درمیان ) تشریف فرما تھے۔یک بہ یک ہم نے بچوں کا شور سنا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔پھر( ہم نے دیکھا کہ) ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی ۔بچے اس کے ارد گرد موجودتھے۔آپ نے فرمایا : عائشہ ، آ کر دیکھو۔(سیدہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور اپنی ٹھوڑی حضور کے شانے پر رکھ کرآپ کے کندھے اور سر کے مابین خلا میں سے اسے دیکھنے لگی۔حضور نے کئی بار پوچھا : کیا ابھی جی نہیں بھرا ؟ میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آپکو میری خاطرکس قدر مقصود ہے، ہر بار کہتی رہی کہ ابھی نہیں۔اسی اثنا میں عمررضی اللہ عنہ آ گئے۔(انھیں دیکھتے ہی) لوگ منتشر ہو گئے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔“ (بعض لوگ اس روایت کو غنا کی شناعت میں استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں۔اس ضمن میں ان کی بنائے استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ ہے :”عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئےہیں۔“ اس جملے کی بنا پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےموسیقی کو شیطان سے منسوب کر کے اس کی شناعت کا اظہار فرمایا ہے۔ہمارے نزدیک سیاق کلام سے واضح ہے کہ یہ محض تفنن طبع کا جملہ ہے جو آپ نے سیدنا عمر کی طبیعت کی

سختی کو بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا ہوگا۔اگر اس کے لفظی معنوں ہی کو حقیقی سمجھا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ ، سیدنا ابوبکر اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانا سننے کے عمل کو کیا معنی پہنائے جائیں گے ؟)

حدثنا عبدالله بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قدم من بعض مغازيه فأتته جارية سوداء فقالت يا رسول الله انى كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف فقال ان كنت نذرت فاضربي قال فجعلت تضرب فدخل ابوبكر رضى الله عنه وهى تضرب ثم دخل عمر رضى الله عنه فالقت الدف تحتها وقعدت عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان الشيطان يخاف منك يا عمر. (بيهقى سنن الكبرىٰ، رقم ۱۹۸۸)

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس نے کہا: یا رسول اللہ ، میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو سلامتی کے ساتھ واپس لایا تو میں آپکے سامنے دف بجاؤں گی۔آپ نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی ہے تو بجا لو۔اس نے دف بجانا شروع کیا۔(اسی دوران میں)ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔(انھیں دیکھ کر ) اس نے دف کو اپنے نیچے چھپالیا۔(یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: عمر تم سے تو ''شیطان بھی ڈرتاہے۔

ترمذی اور بیہقی کی ان روایتوں میں نوعیت واقعہ سے واضح ہے کہ 'حبشیہ' (حبشی عورت) اور 'جاریۃ سوداء' (سیاہ فام لونڈی) سے مراد 'قینۃ' (مغنیہ لونڈی )ہی ہے۔ظاہر ہے کہ گھریلو عورت کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اس طریقے سے لوگوں کے سامنے فن کا مظاہرہ کرے۔

درج بالا معجم الکبیر کی روایت میں 'قینۃ' سے مراد ماہر فن مغنیہ ہے۔یہ لفظ عربی زبان میں مغنیہ ہی کے لیے خاص ہے۔لسان ا لعرب میں ہے:'والقینۃ: الامۃ المغنیۃ'،''قینہ یعنی مغنیہ لونڈی''۔(اس لفظ کا یہ مصداق اسلام سےپہلے اور اسلام کے بعد ہر لحاظ سے معلوم و معروف رہاہے۔امرؤ القیس کےاشعارہیں:

فان امس مكروب فيا رب قينة

منعمة اعملتها بكران

لها مزهر يعلوا الخميس بصوته

جش اذا ما حركته اليدان

اگرچہ کل غمگیں تھی تو کیا ہوا کتنی ہی نرم و نازک گانے والی لونڈیاں ہیں جن کو میں نے گانا گانے پر مامور کیا۔ان کے پاس ایسا ساز ہے جس کی آواز پورے لشکر پر چھا جاتی ہے اور جب ہاتھ اس کوحرکت دیتے ہیں تو اس سے ایک بھاری اور بھدی آواز نکلتی ہے۔'')

حبشہ کے غلام اور لونڈیاں رقص و موسیقی کے فنون میں مہارت رکھتے تھے۔روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی مردوں اور عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

## رقص

عن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرقصون ویقولون: "محمد عبد صالح" فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مایقولون؟ قالوا یقولون: "محمد عبد صالح". (احمد بن حنبل، رقم ۱۲۵۶۲)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے اور یہ گا رہے تھے : محمد صالح انسان ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ "کہہ رہے ہیں: محمد صالح انسان ہیں۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

حبشہ کے رقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے۔o

ناچنے کے ساتھ وہ آپ کی مدح سرائی بھی کر رہے تھے۔o

آپ نے انھیں ناچنے اور گانے سے منع نہیں فرمایا۔o

اس بات سے آپ کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے گانے کے الفاظ کے بارے ہیںدریافت کیا۔o

روایات میں مذکور ہے کہ حبشہ کے ماہر فن رقاص اہل عرب کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔عرب کے شرفا کے نزدیک ان کے رقص سے محظوظ ہونا معیوب بات نہیں تھی۔چنانچہ وہ انھیں اپنی مختلف تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔"المفصل فی تاریخ العرب" میں ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

وقد عرف الحبش بحبهم للرقص. وکان اهل مکة وغیرهم من اهل الحجاز اذا ارادوا الاحتفال بعرس (اوختان او ایة مناسبة مفرحة اخری احضروا الحبش للرقص والغناء علی طریقتهم الخاصة. (۱۲۲/۵

حبشہ کے لوگوں کی رقص سے محبت مشہور تھی۔اہل مکہ اور ان کے علاوہ اہل حجاز جب شادی، ختنہ یا کوئی اور "خوشی کی محفل منعقد کرتے تو حبشہ کے لوگوں کو ان کے مخصوص ناچ گانے کے لیے بلاتے تھے۔

روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حبشہ کے ان فن کاروں کا رقص دیکھا:

عن عائشة قالت جاء حبش یزفنون فی یوم عید فی المسجد فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعت راسی علی منکبه فجعلت انظر الی لعبهم حتی کنت انا التی انصرف عن النظر الیهم. (مسلم، رقم ۸۹۲)

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ عید کے روز حبشی مسجد میں رقص کامظاہرہ کرنے لگے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا او ر ان کا کرتب دیکھنے لگی۔(کافی وقت گزرنے کے ''باوجودنبی صلی اللہ علیہوسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا)یہاں تک کہ میں خود ہی انھیں (مسلسل) دیکھ کر تھک گئی۔

خوش الحانی کی تحسین

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسیٰ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر آل داؤد.(بخاری، رقم۴۷۶۱)

ابو موسیٰ اشعری سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری تلاوت سنکر)فرمایا: اے ابو موسیٰ، تجھے توقوم داؤد کے سازوں میں سے ایک ساز دیا گیا ہے۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے)

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتیہیں

o نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت میں غنا کو پسند فرمایا۔o

آپ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا۔

آپ نے مثبت انداز سے قوم داؤد کے سازوں کا ذکر فرمایا۔o

اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی کو پسندفرماتے تھے۔روایت کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپ کے تحسین فرمانے کا سبب خوش الحانی ہے۔یہ چیز ظاہر ہے کہ تلاوت کے علاوہ بھی کہیں موجود ہو گی تو لائق تحسین ٹھہرے گی۔یعنی اللہ کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت یا دیگر اچھے مضامین کے اشعار کو اگر خوش الحانی سے پڑھا جائے تو ان سے محظوظ ہونا پسندیدہ ہی قرارپائے گا۔غنا اور موسیقی کا فن اسی خوش الحانی پر مبنی ہے۔تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے لحن کے جو قواعد مرتب کیے گئے ہیں، وہ فن موسیقی کے قواعد سے مختلف ہیں، لیکن یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ آواز کا زیر و بم اور لہجے کی شیرینی و لطافت جیسے غنا کے بنیادی لوازم دونوں فنون میں یکساں طور پر مطلوب ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دونوں فنون ایک نوعیت کا اشتراک بہرحال رکھتے ہیں۔

مزید براں اس روایت میں 'مزامیر آل داؤد' کے الفاظ مثبت انداز سے آئے ہیں۔ان کےاستعمال سے آپ نے گویا سیدنا داؤد علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں بائبل کی ان روایات کی تصدیق فرما دی ہے جن کے مطابق وہ اللہ کی حمد وثنا کے لیے آلات موسیقی استعمال کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ بعض جلیل القدر مفسرین نے قرآن کے ان مقامات کی تفسیر میں جہاں سیدنا داؤد علیہ السلام کی حمد و ثنا کا ذکر ہوا ہے، اسی روایت کو نقل کیا ہے۔ابن کثیر سورۂ انبیا کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وذلك لطيب صوته بتلاوة كتابه الزبور وكان إذا ترنم به تقف الطير في الهواء فتجاوبه وترد عليه الجبال تأويبا ولهذا لما مر النبي صلی اللہ علیہ وسلم على أبي موسى الأشعري وهو يتلو القرآن من الليل وكان له

صوت طيب جدا فوقف واستمع لقراءته وقال: لقد أوتي هذا مزمارا من مزامير آل داود قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت أنك تسمع لحبرتك تحبيرا. وقال أبو عثمان النهدي ما سمعت صوت صنج ولا بربط ولا (مزمار مثل صوت أبي موسىٰ رضي الله عنه. (۱۸۷/۳

اور یہ ان کی اچھی آواز کے ساتھ زبور کی تلاوت کرنے کی وجہ سے تھا۔جب وہ اسے ترنم سے پڑھتے تو پرندے ” ہوا میں رک جاتے اور اس کا جواب دیتے اور پہاڑ اس تسبیح کا جواب دیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے گزرے ، جبکہ وہ تہجد کے وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رک گئے اور انکی قرأت سنی ، کیونکہ ان کی آواز بے حد خوب صورت تھی۔آپ نے فرمایا: بے شک، اسے آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا : اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں آپ کو اور خوش کرتا۔ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے : میں نے کسی ڈھول ، “بانسری اور بربط کی ایسی آواز نہیں سنی جیسی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس روایت کی بنا پر یہ بات بھی بجاطور پر کہی جا سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا داؤد علیہ السلامکی خوش الحانی مسلم تھی۔

اس ساری بحث کے بعد اب ملاحظہ کیجئے مسند احمد کی احادیث:

مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات لہو ولعب اور ان تمام بتوں کو مٹاڈالوں

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ, أَنْبَأَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْصِيُّ, عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ, عَنِ الْقَاسِمِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ, وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَبَارَاتِ يَعْنِي: الْبَرَابِطَ, وَالْمَعَازِفَ, وَالْأَوْثَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ, وَأَقْسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ: لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ, إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ, وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا, إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ, وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي, إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ, وَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ, وَلَا شِرَاؤُهُنَّ, وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ, وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ, وَأَثْمَانُهُنَّ حَرَامٌ لِلْمُغَنِّيَاتِ". قَالَ يَزِيدُ: الْكَبَارَاتِ: الْبَرَابِطُ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لئے باعث رحمت وہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات لہو ولعب اور ان تمام بتوں کو مٹاڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کے بدلے میں اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے اور اگر کسی نابالغ بچے کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں

مبتلار کھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع وشراء انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22218)

موسیقی کے آلات، طبلے، آلات لہو ولعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالو

## حديث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ, حَدَّثَنَا الْفَرَجُ, حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ, عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ, وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ, وَالْمَزَامِيرِ, وَالْأَوْثَانِ, وَالصُّلُبِ, وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ, وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ: لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ, مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا, وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا, وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ, وَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ, وَلَا شِرَاؤُهُنَّ, وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ, وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ" يَعْنِي: الضَّارِبَاتِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جہاں والوں کے لئے باعث رحمت وہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات لہو ولعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اس کے بدلے میں اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلار کھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے اور اگر کسی نابالغ بچے کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع وشراء انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22307)

باب نمبر۔21

# گدھا حلال ہے

قرآن میں ہے کہ احرام کی حالت میں شکار حلال نہیں ہے لیکن درج ذیل روایات میں حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو اس قرآنی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دکھایا جارہا ہے اور شکار بھی کس کا؟ :

## قرآن :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿١﴾

اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔تمہارے لئے چوپائے جانور (یعنی مویشی) حلال کر دیئے گئے (ہیں) سوائے ان (جانوروں) کے جن کا بیان تم پر آئندہ کیا جائے گا (لیکن) جب تم اِحرام کی حالت میں ہو، شکار کو حلال نہ سمجھنا۔بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے،

(سورۃ المائدہ5،آیت1)

مزید آیات ملاحظہ فرمائیں:

(سورۃ المائدہ5،آیت94)

(سورۃ المائدہ5،آیت95)

(سورۃ المائدہ5،آیت96)

گدھا حلال ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ, أَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ يَعْنِي: "وَهُوَ مُحِلٌّ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ, فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر کا شکار کیا جبکہ وہ احرام میں نہیں تھے اور دیگر تمام حضرات محرم تھے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(مسند احمد،حدیث نمبر:22526)

گدھا حلال ہے

**حدیث :**

قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، وَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ، فَأَبَوْا، وَأَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ، فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ"..

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے مکہ مکرمہ کے کسی راستے میں وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود احرام کی حالت میں نہ تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزا مانگا انہوں نے وہ دینے سے بھی انکار کر دیا بالآخر انہوں نے خود ہی نیچے اتر کر اسے پکڑا اور گورخر کی طرف تیزی سے دوڑ پڑے اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھالیا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھانا تو اللہ ہی نے تمہیں کھلایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22567)

گدھا حلال ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُو قَتَادَةَ، قَالَ: وَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي، فَضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَثْبَتُّهُ، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا، وَأَسِيرُ شَأْوًا، وَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ وَهُوَ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا، فَأَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ يُقْرِئُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، وَقَدْ خَشُوا أَنْ

يُتَقَطَّعُوا دُونَكَ، فَانْتَظِرْهُمْ، قَالَ: فَانْتَظَرْهُمْ، قُلْتُ: وَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: "كُلُوا"، وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے اس سفر میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام باندھا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی بتادیا گیا تھا کہ "غیقہ" نامی جگہ میں دشمن سے آمنا سامنا ہو سکتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوگئے میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے جب غور کیا تو مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22569)

گدھا حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ " أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَرَكِبْتُ فَرَسًا، وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ، فَقَتَلْتُهُ، قَالَ: وَفِينَا الْمُحْرِمُ، قَالَ: فَأَكَلُوا مِنْهُ، قَالَ: فَأَشْفَقُوا، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَشَرْتُمْ، أَوْ أَعَنْتُمْ، أَوْ أَصَدْتُمْ؟ قَالَ شُعْبَةُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: أَعَنْتُمْ، أَوْ أَصَدْتُمْ، ثُمَّ قَالُوا: لَا، فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے میں نے ایک گورخر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنا نیزہ پکڑا اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہ نے جو حالت احرام میں تھے " کھالیا بعد میں وہ خوف کا شکار ہو گئے میں نے یا کسی اور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا تعاون کیا تھا؟ یا گھات لگائی تھی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانے کی اجازت دے دی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22574)

گدھا حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَاصْطَدْتُهُ، فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ، وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ؟ "فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے میں بھی ہمراہ تھا لیکن اس سفر میں میں نے احرام نہیں باندھا تھا البتہ میرے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا راستے میں مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخر شکار کیا ہے اور یہ بھی کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا اور یہ کہ میں نے شکار آپ کے لئے کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہو سلم نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود تناول نہیں فرمایا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ شکار میں نے ان کے لئے کیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22590)

گدھا حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَهُ فِي طَلِيعَةٍ قِبَلَ غَيْقَةَ، وَوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَأَبُو قَتَادَةَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، فَطَلَبَ مِنْهُمْ سَوْطًا، فَلَمْ يُنَاوِلُوهُ، فَاخْتَلَسَ سَوْطَ بَعْضِهِمْ، فَصَادَ حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَأَكَلُوهُ، ثُمَّ لَحِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ، قَالُوا: إِنَّا صَنَعْنَا شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ: "أَطْعِمُونَا".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستے کو غیقہ اور ودان کی طرف بھیجا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا اچانک مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا میں نے ان سے کوڑا پکڑانے کی درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اچک کر ان میں سے کسی کا کوڑا پکڑا اور اس گورخر کو شکار کر لیا لوگوں نے اسے کھایا اور جب مقام ابواء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ ہم نے ایسا کام کیا ہے جس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22612)

گدھا حلال ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا، قَالَ سَعْدٌ: كَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَوْلَى يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبَقِيَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟" قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدُ، فَقَالَ: أَبَقِيَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: فَأَكَلَهُ، أَوْ قَالَ: "فَكُلُوهُ". فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ: مَعْنَى قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ: نَعَمْ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک گورخر کا شکار کیا جب وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام تھے انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا یا لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22624)

باب نمبر۔22

# جھاڑ پھونک

## جھاڑ پھونک کی اجازت

اللہ کریم نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا(سورۃ البقرۃ2،آیت۔185)،لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے انقلاب آفریں پیغام کو دبانے اوراس سے چند دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی خاطر جنتر منتر کی کتاب بنادیا،قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

**قرآن :**

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ (44/5)

”میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔“

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر44}

**قرآن :**

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز (41/2)

ترجمہ:”میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر41}

ایک جگہ فرمایا :

**قرآن :**

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ صلے ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (174/2)

ترجمہ:”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اوراسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں،یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں،قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا،نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔“(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو" کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کر دو، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی" ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں "قلیل" کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

## قرآن :

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج(77/4)

"آپ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔"

## قرآن :

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ج فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (38/9)

ترجمہ: "کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔" (سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن مسند احمد کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہا ہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

### جھاڑ پھونک جائز ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْأَشْيَاخِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً، وَأَمَرَنِي أَنْ أَرْقِيَ بِهَا مَنْ بَدَا لِي، قَالَ لِي: قُلْ: "رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، اللَّهُمَّ كَمَا أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا فِي الْأَرْضِ، اللَّهُمَّ رَبَّ الطَّيِّبِينَ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا، وَنَزِّلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ، عَلَى مَا بِفُلَانٍ مِنْ شَكْوَى، فَيَبْرَأُ"، قَالَ: "وَقُلْ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَعَوَّذْ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جھاڑ پھونک کا عمل سکھایا اور مجھے اجازت دے دی کہ اس کے ذریعے جسے مناسب سمجھوں جھاڑ سکتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یوں کہا کرو ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم زمین و آسمان میں چلتا ہے اے اللہ! جس طرح تیرا حکم آسمان میں چلتا ہے اسی طرح زمین میں ہم پر اپنی رحمت نازل فرمائے پاکیزہ لوگوں کے رب اللہ! ہماری لغزشات گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما اپنی رحمت نازل فرما اور فلاں آدمی جس تکلیف کا شکار ہے اسے اس سے شفاء عطا فرما کہ وہ تندرست ہو جائے تین مرتبہ یہ کہو پھر تین مرتبہ معوذ تین پڑھو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23957)

جبریلؑ نے حضور ﷺ کو دم کیا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَلْمَانَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، عَنْ جُنَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُودُهُ، وَبِهِ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِشِدَّةٍ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَشِيِّ وَقَدْ بَرَأَ أَحْسَنَ بُرْءٍ، فَقُلْتُ لَهُ: دَخَلْتُ عَلَيْكَ غُدْوَةً وَبِكَ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِشِدَّةٍ! وَدَخَلْتُ عَلَيْكَ الْعَشِيَّةَ وَقَدْ بَرِئْتَ! فَقَالَ: "يَا ابْنَ الصَّامِتِ، إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام رَقَانِي بِرُقْيَةٍ بَرِئْتُ، أَلَا أُعَلِّمُكَهَا؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ، بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت اللہ ہی بہتر جانتا ہے جب شام کو دوبارہ حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہو چکے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ پر تکلیف کا اتنا غلبہ تھا جس کی شدت اللہ ہی جانتا ہے اور اب اس وقت حاضر ہوا ہوں تو آپ بالکل ٹھیک ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صامت! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک منتر سے دم کیا جس سے میں ٹھیک ہو گیا کیا میں وہ تمہیں بھی سکھا نہ دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا وہ کلمات یہ ہیں اللہ کے نام سے میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذاء پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22759)

جبریلؑ نے حضور ﷺ کو دم کیا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ وَهُوَ يُوعَدُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ، وَاسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ"، حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ اسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں دم کیا "اللہ کے نام سے میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذاء پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22760)

جبریلؑ نے حضور ﷺ کو دم کیا

## حدیث :

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22761)

باب نمبر۔23

# جس نے خواب میں مجھے دیکھا

مسند احمد کی درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے اس نے میری ہی زیارت کی ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ، فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي"، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَآنِي، فَقَدْ رَآنِي الْحَقَّ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا یا یہ کہ اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل وصورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22606)

سوال یہ ہے کہ جس آدمی نے حضور ﷺ کو دیکھا ہی نہیں، اگر شیطان کسی بزرگ کی شکل میں اس کے خواب میں آجاتا ہے تو اسے کیا معلوم کہ یہ کون ہے، یہ حدیث صحابہؓ کیلئے فرض کر لی جائے تو بات سمجھ آتی ہے۔

باب نمبر۔24

# خواب نبوت کا حصہ ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

## قرآن :

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40/33)

ترجمہ:”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔“

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشوائوں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے مجموعہ احادیث میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے :

مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : " رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22697)

مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22698)

مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَجَّاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ"..

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22722)

مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہوتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22723)

خوابِ نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے "۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃ المصابیح۔حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے "۔

مشکوۃ المصابیح۔حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

مسند الشہاب۔حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کا چھبیسواں حصہ ہے "۔

سنن دارمی۔حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔468۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔791۔"نیک سیرت، اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔731۔"اچّھی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون و وقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔1179۔"سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔"

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2894۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔3071۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2698۔"اچھا راستہ، نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔حدیث نمبر۔1046۔مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔حدیث نمبر۔1121۔مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔حدیث نمبر۔49۔"صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیوپیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہوگا۔فرق صرف اتنا ہوگا کہ یہ میٹرک پاس ہومیوپیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہوگا۔(نعوذ باللہ)

باب نمبر۔25

# سنگسار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

## قرآن :

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ”زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔ اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

### زنا کی سزا سو کوڑے اور سنگسار دونوں

## حدیث :

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22666)

### زنا کی سزا سو کوڑے اور سنگسار

حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، وَحُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ "إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لَهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ، وَإِذَا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي ثَلَاثَ مِرَارٍ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرلو مجھ سے یہ بات حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22703)

زنا کی سزا سو کوڑے اور سنگسار

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ، وَالْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى"..

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرلو مجھ سے یہ بات حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22730)

زنا کی سزا سو کوڑے اور سنگسار

حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22731)

زنا کی سزا سو کوڑے اور سنگسار

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي بَنِي رَقَاشٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ كَرَبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ، فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22734)

زنا کی سزا سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ سورة النساء آية 15 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ " وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَعْرَضَ عَنَّا، وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ، وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ، وَ كَرَبَ لِذَلِكَ، فَلَمَّا رُفِعَ عَنْهُ الْوَحْيُ، قَالَ: " خُذُوا عَنِّي "، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ

وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ"، قَالَ الْحَسَنُ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ: "فَإِنْ شَهِدُوا أَنَّهُمَا وُجِدَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُونَ عَلَى جِمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَجُزَّتْ رُءُوسُهُمَا.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں۔۔۔۔۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ہم بھی ان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جاتی اور ہم بھی ہٹ جاتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کا رنگ بدل جاتا اور سخت تکلیف ہوتی تھی، بہرحال! جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرلو مجھ سے یہ بات حاصل کرلو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کردیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22780)

حضور ﷺ نے رجم کیا

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعْ"، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا، فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعْ"، ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُمْ: "مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيِّ؟ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا، أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا؟"، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا، وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا، ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ، فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا أَيْضًا، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ الْمَرَّةَ الْأُولَى: مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا، وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ أَيْضًا، فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُفِرَ لَهُ حُفْرَةٌ، فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ، وَقَالَ بُرَيْدَةُ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، لَمْ يَطْلُبْهُ، وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ماعز بن مالک نامی ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہوگیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس چلے جاؤ اگلے دن وہ دوبارہ حاضر ہوا اور دوبارہ بدکاری کا اعتراف کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ واپس بھیج دیا پھر ایک آدمی کو اس کی قوم میں بھیج کر ان سے پوچھا کہ تم لوگ ماعز بن مالک اسلمی کے متعلق کیا جانتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی نامناسب چیز دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس میں کوئی نامناسب بات نہیں دیکھتے اور اس کی عقل میں کوئی نقص بھی محسوس نہیں کرتے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر بدکاری کا اعتراف کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کی قوم کی طرف ایک آدمی کو وہی سوال دے کر بھیجا تو انہوں نے حسب سابق جواب دہرایا پھر جب اس نے چوتھی مرتبہ اعتراف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا گیا اور اسے سینے تک اس گڑھے میں اتار دیا گیا پھر لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر ماعز تین مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد بھی اپنے گھر میں بیٹھ جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تلاش نہ کرواتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ اعتراف کے بعد ہی انہیں رجم فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22942)

رجم

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا بَشِيرٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعِي"، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا، فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعِي"، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ أَيْضًا، فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، طَهِّرْنِي، فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي"، فَلَمَّا وَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذَا قَدْ وَلَدْتُ، قَالَ: "فَاذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ"، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ، جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذَا قَدْ فَطَمْتُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَدَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ، فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهَا، فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ، فَرَمَى رَأْسَهَا، فَنَضَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْنَةِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا، فَقَالَ: "مَهْلًا يَا خَالِدُ بْنَ الْوَلِيدِ، لَا تَسُبَّهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ"، فَأَمَرَ بِهَا، فَصَلَّى عَلَيْهَا، وَدُفِنَتْ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ "غامد" سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس بھیج دیا اگلے دن وہ پھر آگئی اور دوبارہ اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں واللہ میں تو "امید" سے ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے چنانچہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہو چکا تو وہ بچے کو اٹھائے ہوئے پھر آگئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! یہ بچہ پیدا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ چنانچہ جب اس نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس وقت بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا اور اس عورت کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دے دیا پھر اسے سینے تک اس میں اتار اگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا اس سے خون نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گرا انہوں نے اسے سخت سست کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا رکو خالد! اسے برا بھلا مت کہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس وصولی میں ظلم کرنے والا کر لے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اسے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22949)

حضور ﷺ نے رجم کیا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23174)

رجم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، خَرَجَ فَهَرَبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23211)

زنا کی سزا سو کوڑے اور رجم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَثَّرَ عَلَيْهِ كَرْبٌ لِذَلِكَ، وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: "خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کا رنگ بدل جاتا تھا ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22715)

بدکار کیلئے پتھر ہوں گے

**حدیث :**

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں میں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ کان کنی کرتے ہوئے مارے جانے والے کا خون ضائع گیا کنوئیں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں گیا اور جانور کے زخم سے مر جانے والے کا خون

رائیگاں گیا نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دفینے کے متعلق بیت المال کے لئے خمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ درخت کی کھجوریں پیوندکاری کرنے والے کی ملکیت میں ہوں گی الاّ یہ کہ مشتری (خریدنے والا) شرط لگا دے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ غلام کا مال اسے بیچنے والے آقا کی ملکیت تصور ہوگا۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کیلئے پتھر ہوں گے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور مکانات میں شریک افراد کو حق شفعہ حاصل ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بیوی کی وراثت ملے گی جسے دوسری عورت نے مار دیا تھا۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کے بچے کو مار ڈالنے کی صورت میں قاتل پر ایک غلام یا باندی واجب ہوگی جس کا وارث مقتولہ عورت کا شوہر اور بیٹے ہوں گے حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں دونوں بیویوں سے اولاد تھی تو قاتلہ کے باپ نے جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا "" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بچے کا تاوان کیونکر ادا کروں جو چیخا نہ چلایا "" جس نے کچھ کھایا اور نہ پیا ایسی چیزوں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے (جو مسجع اور مقفی عبارتیں بولتا ہے)

نیز راستے کے درمیان وہ کشادہ حصہ جہاں مالکان اپنی تعمیر بڑھانا چاہتے ہیں اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس میں سے راستے کے لئے سات گز (چوڑائی) کی جگہ چھوڑ دی جائے اور اس راستے کو "" میتاء "" کا نام دیا جائے۔ (مردہ بے آباد') نیز ایک دو یا تین باغات میں جن کے حقوق میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر باغ یا درخت کی شاخیں جہاں تک پہنچتی ہیں وہ جگہ اس باغ میں شامل ہوگی۔

نیز باغات میں پانی کی نالیوں کے متعلق یہ فیصلہ کہ پہلے والا اپنی زمین کو دوسرے والے سے پہلے سیراب کرے گا اور پانی کو ٹخنوں تک آنے دے گا اس کے بعد اپنے ساتھ والے کے لئے پانی چھوڑ دے گا یہاں تک کہ اسی طرح باغات ختم ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دو دادیوں کو میراث میں ایک چھٹا حصہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو ختم کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے پاس مال ہو تو اس پر ضروری ہے کہ اسے مکمل آزادی دلائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی شخص ضرر اٹھائے اور نہ کسی کو ضرر پہنچائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ شہر والے کھجور کے باغات میں کنوئیں کا جمع شدہ پانی لگانے سے نہیں روکے جائیں گے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیہات والوں کو زائد پانی لینے سے نہیں روکا جائے گا کہ اس کے ذریعے زائد گھاس سے روکا جا سکے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت کبری مغلظہ تیس بنت لبون تیس حقوق اور چالیس حاملہ اونٹنیوں پر مشتمل ہوگی۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت صغری تیس بنت لبون تیس حقوق اور بیس بنت مخاض اور بیس مذکر ابن مخاض پر مشتمل ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب اونٹ مہنگے ہوگئے اور درہم ایک معمولی چیز بن کر رہ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیت کے اونٹوں کی قیمت چھ ہزار درہم مقرر فرمادی جس میں ہر اونٹ کے بدلے میں ایک اوقیہ چاندی کا حساب رکھا گیا تھا کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہوگئے اور دراہم مزید کم حیثیت ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر اونٹ کے دو اوقیے حساب سے دو ہزار درہم کا اضافہ کرایا کچھ عرصے بعد مزید مہنگے ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر اونٹ کے تین اوقیے کے حساب سے دیت کی رقم مکمل بارہ ہزار درہم مقرر کردی جس میں ایک تہائی دیت کا اضافہ اشہر حرم میں ہوا اور دوسری تہائی کا اضافہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ہوا اور یوں حرمین کی دیت مکمل بیس ہزار درہم ہوگئی اور کہا جاتا تھا کہ دیہاتیوں سے دیت میں جانور بھی لئے جا سکتے ہیں انہیں سونے اور چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے اسی طرح ہر قوم سے اس کی قیمت کے برابر مالیت کی چیزیں لی جا سکتی ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22778)

بدکار کیلئے پتھر ہوں گے

**حدیث :**

گزشتہ حدیث اس دوسری سند کے اختلافات کے ساتھ مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22779)

بدکار کے لئے پتھر ہیں

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ, حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: " إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ, فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ, وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ, وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ, وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ, أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ, فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ, لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ

زَوْجِهَا" ,فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ, وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: "ذَٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا" ,قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ, وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ, وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ, وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے پھر فرمایا عاریت ادا کی جائے اور ہدیئے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22294)

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

## قرآن :

**اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)**

ترجمہ: ''زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

## قرآن :

**اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)**

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

**قرآن :**

فَاِذَآ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ:" پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ ایک حدیث میں ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

فرمانِ خداوندی ہے :

**قرآن :**

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) حدیث درج بالا کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) حدیث درج بالا میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے ؟۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔تو پھر "لوگوں کا ڈر" چہ معنی دارد۔

**رجم گمراہ قوموں کا عمل :**

☆حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

**قرآن :**

**قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا (46/19)**

ترجمہ: "اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے رُو گردانی کر رہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کر دوں گا ، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔" (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

**قرآن :**

**قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (18/36)**

ترجمہ: "اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔" (سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18)

☆اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

**قرآن :**

**وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ط قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۔ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا (20-19/18)**

ترجمہ: "اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہرگز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔" (سورۃ الکہف 18 آیت نمبر 19 تا 20)

باب نمبر-26

# شب قدر کو تلاش کرو

## قرآن :

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات در حقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہوگی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخرالامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات(تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں(تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی حدیث قابل غور ہے۔

شب قدر کو تلاش کرو

## حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَامِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِي رَمَضَانَ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا فِي وِتْرٍ فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، ثُمَّ وُفِّقَتْ لَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں

۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22713)

شب قدر کو تلاش کرو

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هِيَ فِي رَمَضَانَ، الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ، فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22741)

شب قدر تلاش کرو

## حدیث :

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: "هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں

۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22763)

باب نمبر۔27

# تقدیر

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔ اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے'' {سورۃ الفاطر سورہ نمبر35 آیت نمبر43، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر17 آیت نمبر77، سورۃ الفتح سورہ نمبر48 آیت نمبر23، سورۃ الاحزاب سورہ نمبر33 آیت نمبر38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا: ''آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے'' {سورۃ النحل سورہ نمبر16 آیت نمبر49 تا50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔ اس میں اِنسان کے اِختیار واِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہو گی۔ اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروالوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں ''باعزّت شہری'' ہوتے ہیں اور

جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریہ ٔ زندگی:

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریہ ٔ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریہ ٔ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ ”آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے“۔ {سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52 ، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

**قرآن :**

**وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)**

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکھف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

**قرآن :**

**كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)**

ترجمہ: ” ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآنِ مجید میں قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر سینکڑوں مقامات پر آیا ہے، یہاں تمام آیات کا حوالہ دینا ممکن نہیں البتّہ چند ایک پیشِ خدمت ہیں
:

**قرآن :**

بَلٰی مَنۡ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَتۡ بِہٖ خَطِیۡٓـَٔتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ (81/2)

ترجمہ: ” جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

**قرآن :**

یَوۡمَ تَجِدُ کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَیۡرٍ مُّحۡضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ (30/3)

” جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی یا بُرائی۔“

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 30)

**قرآن :**

وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ (92/16)

” تم سے اس بابت ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے تھے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 92}

**قرآن :**

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۬ؕ (42/14)

ترجمہ: ”تم ہر گز گمان نہ کرنا کہ اللہ اس سے بے خبر ہے جو وہ ظالم کرتے ہیں۔“

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 42)

**قرآن :**

ذٰلِکَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤی اِلَیۡکَ رَبُّکَ مِنَ الۡحِکۡمَۃِ ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰی فِیۡ جَھَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا (39/17)

" رسول بھی شرک کرتا تو۔۔۔۔۔" فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا

{مفہوم سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 39}

**قرآن :**

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (33/29)

" رسول کی بیوی بھی اعمال کے نتائج سے مستثنیٰ نہیں تھیں۔"

{مفہوم سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 33}

**قرآن :**

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (30/33)

" رسول کی بیویوں میں سے اگر کوئی گناہ کا کام کرتی تو اسے دگنی سزا دی جاتی تھی۔"

(مفہوم سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 30)

قرآن کی بات تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ انسان کا فیصلہ، اعمال کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اللہ کے اس واضح قانون کے مقابلے میں ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے :

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ أَتَخَايَلُ فِيهِ الْمَوْتَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ لِي، فَقَالَ: أَجْلِسُونِي فَلَمَّا أَجْلَسُوهُ، قَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، وَلَنْ تَبْلُغْ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدَرِ وَشَرُّهُ؟ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمُ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ، فَجَرَى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"، يَا بُنَيَّ، إِنْ مِتَّ وَلَسْتَ عَلَى ذَلِكَ، دَخَلْتَ النَّارَ.

ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ (اپنے والد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت بیمار تھے اور میں سمجھتا تھا کہ یہ ان کا مرض الوفات ہے میں نے ان سے عرض کیا ابا جان! مجھے چھان پھٹک کر کوئی وصیت کر دیجئے انہوں نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھا دو جب انہیں اٹھا کر بٹھا دیا گیا تو فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور علم باللہ کی حقیقت نہیں جان سکتے جب تک تم اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لاؤ میں نے عرض کیا ابا جان! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تقدیر کا کون سا فیصلہ میرے حق میں اچھا ہے اور کون سا برا؟ فرمایا تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تم سے چوک گئی وہ تمہیں پیش آسکتی تھی اور جو پیش آگئی وہ چوک نہیں سکتی تھی بیٹا! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا بیٹا! اگر تم مرتے وقت اس عقیدے پر نہ ہوئے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22705)

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَوْصَانِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أُوصِيكَ أَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُؤْمِنْ أَدْخَلَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّارَ قَالَ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اكْتُبْ، قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: الْقَدَرَ، قَالَ: فَاكْتُبْ مَا يَكُونُ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ".

ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تم تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22707)

باب نمبر-28

# عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

قرآنِ حکیم نے نکاح کے سلسلے میں مرد اور عورت دونوں کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

مرد کی پسند :

**قرآن :**

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ: " ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

عورت کی پسند :

**قرآن :**

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط (19/4)

"اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19}

دوسری جانب صحیح بخاری میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عورت ایک کٹی پتنگ ہے یا لوٹ کا مال ہے، جس کے بھی ہاتھ آجائے، اس کی اپنی کوئی مرضی یا پسند نہیں ہو سکتی، گویا یہ منڈی کا مال ہے جسے پسند آجائے یا جس کو اس کی ضرورت پیش آئے وہ اسے خرید لے اور استعمال کرے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ, يَقُولُ: أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ، فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى قَامَتْ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ: "عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا, قَالَ: اذْهَبْ فَاطْلُبْ, قَالَ: لَمْ أَجِدْ, قَالَ: فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا

مِنْ حَدِيدٍ, قَالَ: مَا وَجَدْتُ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ, قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا, قَالَ: قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کرا دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے تو وہی لے آؤ وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22798)

## عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

### حدیث :

قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٍ، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟ " فَقَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا, فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا ", فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا, فَقَالَ: الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ, فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ " قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ يُسَمِّيهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کرا دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ اس نے کہا

کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے تو وہی لے آؤ وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22850)

باب نمبر۔29

# نحوست

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے :

**قرآن :**

فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ج وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ط اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (131/7)

ترجمہ: ” سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یادرکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131}

اصحابِ قریہ یعنی ”بستی والوں“ نے رسولوں سے کہا :

**قرآن :**

قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ج لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (18/36)

ترجمہ: ” وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

{سورۃ یٰسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18}

اِس پر رسولوں نے جواب دیا :

قرآن :

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (19/36)

ترجمہ: ” اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔“

{سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19}

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرمادیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا :

قرآن :

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ، اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19-18/54)

ترجمہ: ” عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔“

{سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19}

نیز دیکھیے سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود مسند احمد میں لکھا ہے کہ :

نحوست

حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ, وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ, قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنْ كَانَ، فَفِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَفِي الْمَسْكَنِ", يَعْنِي: الشُّؤْمَ.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہوتی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22836)

نحوست

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ، فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ".

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہوتی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22866)

باب نمبر۔30

# جونیہ کی حدیث

اللہ تعالٰی نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ :

## قرآن :

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔' (سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

مذہبی پیشوائیت، احادیث کو قرآن کی تفسیر قرار دیتی ہے۔ کیا مندرجہ بالا آیتِ قرآنی کی تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ کردار ہے جو درج ذیل حدیث میں پیش کیا جارہا ہے :

جونیہ کی حدیث

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَا: مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابٌ لَهُ، فَخَرَجْنَا حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ مِنْهَا جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اجْلِسُوا"، وَدَخَلَ هُوَ وَأُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَعُزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي النَّخْلِ، أُمَيْمَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ ابْنِ شَرَاحِيلَ، وَمَعَهَا دَايَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَبِي لِي نَفْسَكِ"، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ وَقَالَ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ: امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ، يُقَالُ لَهَا: أُمَيْنَةُ، قَالَتْ: "إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ"، قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا فَارِسِيَّتَيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا".

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ اور سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارے پاس سے گذرے میں بھی ہمراہ ہو گیا حتیٰ کہ چلتے چلتے ہم "سوط" نامی ایک باغ میں پہنچے وہاں ہم بیٹھ گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک طرف بٹھا کر ایک گھر میں داخل ہو گئے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ جون کی ایک خاتون کو لایا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ امیمہ بنت نعمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں خلوت کی، اس خاتون کے ساتھ سواری کا جانور بھی تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس خاتون کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا کہ اپنی ذات کو میرے لئے ھبہ کر دو اس پر (العیاذ باللہ) وہ کہنے لگی کہ کیا ایک ملکہ اپنے آپ کو کسی بازاری آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ میں تم سے اللہ کی

پناہ میں آتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ایسی ذات سے پناہ چاہی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر آگئے اور فرمایا اے ابو اسید! اسے دو جوڑے دے کر اس کے اہل خانہ کے پاس چھوڑ آؤ بعض راویوں نے اس عورت کا نام امینہ بتایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22869)

# حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورت سے کہا کہ میرے لئے ایک منبر بنوا دو

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ :

**قرآن :**

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (36/17)

ترجمہ : " جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اُس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دِل، اِن میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 36}

**قرآن :**

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (62/16)

ترجمہ :" اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ اُن کیلئے بھلائی ہے، لازمی بات ہے کہ اُن کیلئے جہنّم ہے، بے شک وہ (جہنّم میں) آگے بھیجے جائیں گے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 62}

**قرآن :**

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (116/16)

ترجمہ :" کسی چیز کو اپنی زُبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 116}

جھوٹ سے متعلق اِس وقت میرے سامنے قرآنِ کریم کی ایک سو چوالیس آیات موجود ہیں لیکن سمجھدار اور حق کو قبول کر لینے کا ذہن رکھنے والوں کیلئے ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے۔ اِن تمام آیات میں جھوٹ سے بچنے کا درس دیا گیا ہے۔ ذیل میں دو روایات پیش کی جا رہی

ہیں جن میں سے ایک میں کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک عورت سے فرمایا کہ میرے لیے منبر بنوا دو اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ عورت نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی کہ کیا میں آپؐ کیلئے منبر نہ بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھا کریں ؟ان دونوں روایتوں کے راویوں میں سے ایک تو لازماً جھوٹا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حضور ﷺ نے عورت سے کہا کہ میرے لئے ایک منبر بنوا دو

## حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ؟ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ، وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ، وَأَيَّ يَوْمٍ صُنِعَ، وَأَيَّ يَوْمٍ وُضِعَ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ، أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ، فَقَالَ لَهَا: "مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهَا إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ". فَأَمَرَتْهُ فَذَهَبَ إِلَى الْغَابَةِ فَقَطَعَ طَرْفَاءَ فَعَمِلَ الْمِنْبَرَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، فَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي"، فَقِيلَ لِسَهْلٍ: هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِذْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي كَانَ.

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر کس لکڑی کا بنا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! یہ بات سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہوا تھا؟ کس نے اسے بنایا تھا؟ کس دن بنایا گیا تھا؟ کس دن مسجد نبوی میں لا کر رکھا گیا اور جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ اس پر رونق افروز ہوئے وہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ ان تمام باتوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے پاس "جس کا ایک غلام بڑھئی تھا" پیغام بھیجا کر اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں ٹھونک دے تاکہ میں دوران تقریر ان پر بیٹھ سکوں اس عورت نے اپنے غلام کو اس کا حکم دیا تو وہ "غابہ" چلا گیا اور ایک درخت کی لکڑیاں کاٹیں اور تین سیڑھیوں پر مشتمل منبر بنا دیا اس عورت نے وہ منبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی جگہ رکھوا دیا جہاں آج تم اسے دیکھ رہے ہو اور اسی دن پہلی مرتبہ اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس پر تکبیر کہی پھر جھک کر الٹے پاؤں نیچے اترا اور سجدہ ریز ہو گئے لوگوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کر سکو اور میرا طریقہ نماز سیکھ لو' کسی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس تنے کے متعلق لوگوں میں جو بات مشہور ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا جو واقعہ رونما ہوا تھا وہ تو پیش آیا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22871)

انصاری عورت نے کہا کہ کیا میں آپ کیلئے منبر نہ بنوا دوں؟

## حدیث :

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، قَالَ: فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا، أَفَآمُرُهُ أَنْ يَتَّخِذَ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "بَلَى "، قَالَ: فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَأَنَّ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُّ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے ایک انصاری عورت جس کا غلام بڑھئی تھا اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا غلام بڑھائی ہے کیا میں اسے آپ کے لئے منبر بنانے کا حکم نہ دیدوں کہ اس پر خطبہ ارشاد فرمایا: کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں چنانچہ منبر تیار ہو گیا اور جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ دینے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون جس کے ساتھ آپ ٹیک لگایا کرتے تھے بچے کی طرح بلک بلک کر رونے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس لئے رو رہا ہے کہ ذکر الٰہی اس کے پاس سے مفقود ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14206)

باب نمبر۔32

# اللہ اور فرشتے صف اول والوں پر درود بھیجتے ہیں

## درود کا معنی و مفہوم

درود عربی زبان کا لفظ نہیں، قرآن میں صلوۃ کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ صلوۃ جب بھی علیٰ کے صلے میں قرآن میں آتا ہے تو وہاں اس کا معنٰی تائید و نصرت اور تائید و تحسین و آفرین، حوصلہ افزائی، شاباشی دینے اور دعا کے ہوتے ہیں، جب اچھے کاموں پر کسی انسان کی تائید و تحسین کی جاتی ہے تو اسے صلوت بھیجنا کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

قرآن میں ہے:

**قرآن :**

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تائید و نصرت کرتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ کی تائید و نصرت کرو اور نظام کی سلامتی کا باعث بنو۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔56)

درج بالا آیت سے تیرہ آیت قبل اللہ نے مومنوں پر صلوت بھیجتے ہوئے فرمایا:

**قرآن :**

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری (مومن کی) تائید و نصرت کرتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے لائے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔43)

ایک مقام پر اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ مومنوں پر صلوت بھیجیں:

**قرآن :**

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

آپ انہیں پاک و صاف کریں اور ان کی تحسین و آفرین کریں (حوصلہ افزائی کریں) آپکی تحسین ان کیلئے باعث سکون ہے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔ 103)

ایک اور مقام پر مومنین پر صلوٰت کا ذکر کچھ اس طرح آیا ہے:

## قرآن :

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کی تائید و نصرت کی جاتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور رحمت بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔ 157)

درود تسبیح کے دانوں پر پڑھنے والے چند الفاظ کا نام نہیں بلکہ نظام خداوندی کو قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی جہدِ مسلسل کو درود کہتے ہیں، جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اسلام کی دیگر زندگی بخش اصطلاحات کی طرح اس ''صلوٰت'' کو بھی چند الفاظ کا دہرا دینا قرار دے دیا گیا لہٰذا جب اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم حضور ﷺ پر صلوٰت بھیجو مطلب حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام کی تائید بھی کرو اور نصرت بھی، تو مذہبی پیشوائیت کی طرف سے کہا گیا کہ حضور ﷺ پر صلوٰت بھیجنے کا طریقہ یہ کہ ''اللھم صلی علیٰ محمد'' پڑھ لو تو یہ فریضہ ادا ہو جائے گا۔ درج ذیل روایتیں محض آپ کی معلومات کیلئے پیش کی جا رہی ہیں، ملاحظہ کیجئے:

صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں

## حدیث :

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ, حَدَّثَنَا فَرَجٌ, حَدَّثَنَا لُقْمَانُ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ", قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ, وَعَلَى الثَّانِي, قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ", قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ, وَعَلَى الثَّانِي, قَالَ: "وَعَلَى الثَّانِي", قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ, وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ, وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ, وَسُدُّوا الْخَلَلَ, فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ" يَعْنِي: أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صف ثانی کو اس فضیلت میں شامل کرنے کی دو مرتبہ درخواست کی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے پھر تیسری مرتبہ درخواست پر فرمایا اور صف ثانی پر بھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملالیا کرو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان میں خلا پر کر لیا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22263)

# وارث کے لئے وصیت نہیں ہو گی

اللہ تعالٰی نے ہر ایسے مسلمان پر جس کے پاس مال ہو وصیت کرنا فرض کیا ہے:

## قرآن:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

تم پر فرض کیا جاتاہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آپہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے،

(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر۔180)

وصیت کیلئے اللہ کریم نے کوئی شرط یا پابندی نہیں لگائی کہ اتنے حصے کی کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں، اور نہ ہی یہ قدغن ہے کہ فلاں کیلئے کر سکتا ہے اور فلاں کیلئے نہیں لیکن مسند احمد نے قرآن کی مخالفت میں درج ذیل پابندیاں لگائی ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

وارث کے لئے وصیت نہیں ہو گی

## حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ, حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ, فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ, وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ, وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ, وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ, أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ, فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ, لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا", فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: "ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا", قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ, وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ, وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ, وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ".

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالٰی نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہو گی بچہ بستر والے کا ہو گا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے کسی نے پوچھا

یارسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے پھر فرمایا عاریت ادا کی جائے اور ہدیئے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22294)

# قل العفو

## قرآن :

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط

" آپؐ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں،آپؐ فرمادیں کہ تمہاری ضروریات سے جو بھی زائد ہے وہ سارے کا سارا خرچ کردو۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر219}

## قرآن :

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

" جو لوگ سونا چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، سو اُنہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دو۔"

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر9آیت نمبر35}

## قرآن :

كَلَّا ط اِنَّهَا لَظٰى ۔ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۔ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۔ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى

" بے شک بھڑکتی ہوئی آگ ہے، کھال اُدھیڑنے والی، وہ بلاتی ہے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ پھیر لیا اور مال جمع کیا اور اُسے بند رکھا۔"

{سورۃ المعارج سورہ نمبر70آیت نمبر15تا18}

## قرآن :

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۔ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۔ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۔ وَمَا اَدْرٰئكَ مَا الْحُطَمَةُ ۔ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۔

ترجمہ:" خرابی ہے ہر طعنہ زن، عیب جو کیلئے جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا، وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کا مال اُسے ہمیشہ رکھے گا، ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا اور تم کیا سمجھے حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دِلوں تک جا پہنچے گی، وہ اُن پر بند کی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں۔"

{سورۃ الھمزۃ سورہ نمبر104آیت نمبر1تا9}

جو بخل کرتے ہیں اُن کیلئے ذلّت والا عذاب ہے۔

قرآن :

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا

ترجمہ: ” اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سِکھاتے ہیں، اور وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے اُنہیں اپنے فضل سے دیا، اور ہم نے (ان) کافروں کیلئے تیار کر رکھا ہے ذِلّت والا عذاب۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 37}

بخل کروگے تو اللہ دوسری قوم کو لے آئے گا۔

قرآن :

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ج وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ

ترجمہ: ” ہاں! تم ہی وہ لوگ ہو، تمہیں پکارا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرو، پھر تم میں سے کوئی ایسا ہے جو بخل کرتا ہے اور جو بخل کرتا ہے تو اِس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم (خود اس کے) محتاج ہو اور اگر تم رُو گردانی کرو گے تو وہ تمہارے سوا (تمہاری جگہ) کوئی دوسری قوم بدل دے گا اور وہ تمہارے جیسے نہ ہوں گے۔“

{سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 38}

قرآن :

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۙ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى

ترجمہ: ” اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا اور جھٹلایا اچھی بات کو، پس ہم عنقریب اُس کیلئے دُشواری آسان کر دیں گے اور اُس کا مال اُس کو فائدہ نہ دے گا جب وہ نیچے گرے گا۔“

{سورۃ الیل سورہ نمبر 92 آیت نمبر 8 تا 11}

قرآن :

لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ط

” دولت مالداروں کے ہاتھوں میں ہی گردش نہ کرتی رہے۔“

{سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 7}

## مال ودولت، وجہ تقربِ خداوندی نہیں۔

### قرآن :

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ز فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ

ترجمہ: ”اور نہیں تمہارے مال اور اولاد (ایسے) کہ تمہیں درجہ میں ہمارے نزدیک کردیں، مگر جو ایمان لایا اور اُس نے اچھے عمل کیے تو اُن ہی لوگوں کیلئے دوگنی جزا ہے اُس کے بدلے جو اُنہوں نے کیا، اور وہ بالا خانوں میں اِطمینان سے ہوں گے۔“

{سورۃ سبا سورہ نمبر 34 آیت نمبر 37}

قرآن کی اِن آیات کے برعکس مسند احمد کے مطابق صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مالی حالت ملاحظہ کیجیے :

صحابہؓ لاکھوں کے مالک تھے

### حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ"، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا فَيُحَامِلُ فَيَجِيءُ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ شَقِيقٌ: فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ وخیرات کی ترغیب دیتے تو ہم میں سے ایک آدمی جاکر مزدوری کرتا اور ایک مد کما کرلے آتا (اور وہ صدقہ کردیتا) جبکہ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں روپے ہیں، راوی حدیث شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ غالباً اُس سے ان کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22346)

باب نمبر-35

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

## قرآن :

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (34/21)

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں دی، پس اگر آپ انتقال کر گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

{سورۃ الانبیاء سورہ نمبر 21 آیت نمبر 34}

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

## قرآن :

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ

اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ (آل عمران: ۱۴۵)

## قرآن :

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو۔ تو ہی ان پر نگران تھا۔ (مائدہ: ۱۱۸)

لیکن حدیث کی رُو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور دوبارہ نازل ہونگے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوُصَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِی: أَحْرَزَهُمُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَۃٌ تَکُونُ مَعَ عِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَام".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22396)

باب نمبر۔36

# رفع حاجت کے وقت رخ

اللہ کا فرمان ہے کہ وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے:

**قرآن :**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔2)

**قرآن :**

كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں

(سورۃ الصف 61، آیت نمبر۔3)

قارئین کرام! درج ذیل احادیث میں حضور ﷺ پر الزام لگایا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ آپ جس بات کا حکم دیتے تھے اس پر خود عمل نہیں کرتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

## قبلہ کی جانب رخ یا پشت نہ کرو

جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكَرَابِيسِ يَعْنِي الْكُنُفَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ، أَوْ الْبَوْلِ، فَلَا يَسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا

.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ واللہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23514)

جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ أَخِي أَنَسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ: مَا نَدْرِي كَيْفَ نَصْنَعُ بِكَرَابِيسِ مِصْرَ وَقَدْ " نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ وَنَسْتَدْبِرَهُمَا "، وَقَالَ هَمَّامٌ: يَعْنِي الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ واللہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23519)

جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِكُمْ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پائخانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23559)

## قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوب الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ، وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ"، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23524)

جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوب، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلْيُشَرِّقْ وَلْيُغَرِّبْ" قَالَ أَبُو أَيُّوب: فَلَمَّا أَتَيْنَا الشَّامَ، وَجَدْنَا مَقَاعِدَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، فَجَعَلْنَا نَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23536)

جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوب الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلْ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ"، قَالَ أَبُو أَيُّوب: فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ، وَجَدْنَا مَرَاحِيضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23577)

جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا". قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23579)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ: إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةِ! قَالَ سَلْمَانُ: أَجَلْ، "أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23703)

## قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

### حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ حَتَّى إِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ! قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَجَلْ، وَلَوْ سَخِرْتَ "إِنَّهُ لَيُعَلِّمُنَا كَيْفَ يَأْتِي أَحَدُنَا الْغَائِطَ، وَإِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَحَدُنَا الْقِبْلَةَ وَأَنْ يَسْتَدْبِرَهَا، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ، وَأَنْ يَتَمَسَّحَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ وَلَا عَظْمٍ، وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23705)

## قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

### حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ! قَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ، أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ، وَقَالَ: "لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ". حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَكُمْ هَذَا كُلَّ شَيْءٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23708)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

## حدیث :

گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23709)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب رخ نہ کرو

## حدیث :

حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ هَذَا لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى إِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ الْخِرَاءَةَ! قَالَ: قُلْتُ: "لَئِنْ قُلْتُمْ ذَاكَ، لَقَدْ" نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ "الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا، أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، أَوْ يَكْتَفِيَ أَحَدُنَا بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ .

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23713)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ مت کرو

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قِيلَ لِسَلْمَانَ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةِ! قَالَ: أَجَلْ، "نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23719)

# دونوں قبلوں کی جانب رخ نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پائخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ".

ایک نصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پائخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23646)

# حضور ﷺ خود خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے تھے

ابو قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّهُ "رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ"، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ، مِثْلَهُ. قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَتَادَةَ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22560)

# فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو

موضوع کے حوالے سے پہلے متعلقہ احادیث ملاحظہ کریں، اس کے بعد قرآنی دلائل دیے جارہے ہیں:

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو

## حدیث :

حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: احْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: "مَا حَبَسَكَ؟"، قَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کر دی حاضر ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22987)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

## قرآن :

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13/34)

ترجمہ: ”وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ داؤد! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔“

{سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ

تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح انسانی آنکھ کی پیوند کاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

علاوہ ازیں اُوپر بیان کی گئیں احادیث میں بے شمار قابلِ اعتراض نقاط موجود ہیں لیکن اِن سب کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، بطور مثال ایک دو باتیں پیشِ خدمت ہیں :

اوپر چند احادیث میں آپ نے پڑھا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو!

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ : لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ {6/66} "اللہ اِن (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔" {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6} اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤ اور میرے نبی کو پہنچاؤ لیکن فرشتہ تصویریں دیکھ کر واپس چلا جائے۔ کیا ایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

# معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

## قرآن :

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اِس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اِس سے کھاتا۔''(7/25-8)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کردیں۔''(90/17)

(7)آپ ؐکیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپ ؐبہت سی نہریں جاری کردیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں۔''(92/17)

(9)آپ ؐاللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپ ؐکیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔''(93/17)

(11)آپ ؐآسمان پر چڑھ جائیں۔''(93/17)

(12)ہم آپ ؐکے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپ ؐہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔'' (93/17)

## اللہ کا جواب :

''اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''

{26/4}

نیز دیکھیے (11/14) اور (78/40)

لیکن کُفّار کو دَرج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا:

(1) آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔" (93/17)

(2) کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔" (7/13)

(3) انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔" (50/29)

(4) یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔" (25/6) (58/30)

(5) اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مُردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔" (111/6)

(6) اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔" (15-14/15)

(7) معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔" (59/17) (6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس مسند احمد میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

معجزہ۔ کھجور کے پودوں نے ایک سال میں پھل دینا شروع کر دیا

## حدیث :

حَدَّثَنَا زَيْدُ بنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: جَاءَ سَلْمَانُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ؟"، قَالَ: صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ، قَالَ: "ارْفَعْهَا، فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ"، فَرَفَعَهَا، وَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: "مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ؟"، قال: صدقةٌ عليك وعلى أصحابك، قال: "أرفعها، فإنا لا نأكل الصدقة"، فرفعها، فجاء من الغد بمثله، فوضعه بين يديه، ويحمله، فقال: "ما هذا يا سلمان؟"، فقال: هديةٌ لك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه: "ابسُطوا"، فَنَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآمَنَ بِهِ، وَكَانَ

لِلْيَهُودِ، فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَمًا، وَعَلَى أَنْ يَغْرِسَ نَخْلًا، فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيهَا حَتَّى تُطْعِمَ، قَالَ: فَغَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ، فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا، وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا شَأْنُ هَذِهِ؟"، قَالَ عُمَرُ: أَنَا غَرَسْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تر کھجوروں کی ایک طشتری لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ ہم صدقہ نہیں کھاتے وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور اگلے دن اسی طرح کھجوریں لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں (وہی سوال جواب ہوئے اور وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس میں شامل کر لیا۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ""جو پشت مبارک پر تھی"" دیکھی اور ایمان لے آئے چونکہ وہ ایک یہودی کے غلام تھے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے دراہم اور اس شرط پر انہیں خرید لیا کہ مسلمان ایک باغ لگا کر اس میں محنت کریں گے یہاں تک کہ اس میں پھل آجائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ میں پودے اپنے دست مبارک سے لگائے سوائے ایک پودے کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا اور اسی سال درخت پر پھل آگیا سوائے اسی ایک درخت کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے میں نے لگایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکھیڑ کر خود لگایا تو وہ بھی ایک ہی سال میں پھل دینے لگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22997)

## لعاب لگانے سے آنکھیں ٹھیک ہو گئیں

### حدیث :

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: "لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ"، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ، غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: "أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى

رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ".

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر پر فتح عطاء فرمادے گا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا لوگوں کی رات اسی اشتیاق میں گذر گئی کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جھنڈا اسے ملے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو بیمار ہیں چنانچہ انہیں قاصد بھیج کر بلایا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعاء کی تو وہ ٹھیک ہوگئے اور یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئے تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا انہیں دے دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکو جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دو اور انہیں اللہ کے حقوق سے آگاہ کرو، بخدا! تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جانا تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22821)

# ایصال ثواب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

**قرآن :**

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (165/6)

ترجمہ:" کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام 6 آیت 165}

**قرآن :**

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ
**(48/2)**

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ 2 آیت 48}

**قرآن :**

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 123)

**قرآن :**

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

**قرآن :**

**لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط (286/2)**

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔"(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47 ۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں :

ماں پر فرض شدہ حج بیٹی کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ، فَمَاتَتْ أُمِّي وَبَقِيَتِ الْجَارِيَةُ، فَقَالَ: "قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ"، قَالَتْ: فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَتْ: فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: "حُجِّي عَنْ أُمِّكِ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگیا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی کریم صلیاللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے

بغیر ہی فوت ہوگئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کی لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کر لو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23032)

ایصال ثواب

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "سَقْيُ الْمَاءِ"، قَالَ: فَتِلْكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَنْ يَقُولُ تِلْكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ؟ قَالَ الْحَسَنُ.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23845)

والدہ کی منت بیٹی پوری کرے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو دَاوُدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، أَفَيُجْزِءُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ قَالَ: "أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ".

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں انہوں نے منت مان رکھی تھی کیا ان کی طرف سے میرا کسی غلام کو آزاد کرنا کفایت کر جائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتے ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23846)

## مرحومہ والدہ کے روزے بیٹی رکھے

### حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ، فَمَاتَتْ، وَإِنَّهَا رَجَعَتْ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ، قَالَ: "قد آجَرَكِ اللَّهُ، وَرَدَّ عَلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ"، قَالَتْ: فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ، فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَتْ: فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا، قَالَ: "نَعَمْ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آ گئی ہے نبی کریم صلیاللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کی لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی فرض تھے کیا میرا ان کی طرف سے روزے رکھنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22956)

## والدہ کی منت بیٹی پوری کرے

### حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنَةِ كُرْدُمَةَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ثَلَاثَةً مِنْ إِبِلِي، فَقَالَ: "إِنْ كَانَ عَلَى جَمْعٍ مِنْ جَمْعِ الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ عَلَى عِيدٍ مِنْ عِيدِ الْجَاهِلِيَّةِ، أَوْ عَلَى وَثَنٍ، فَلَا، وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، فَاقْضِ نَذْرَكَ"، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلَى أُمِّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ مَشْيًا، أَفَتَمْشِي عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ".

حضرت کروم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منت کا حکم پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے وہ منت کسی بت یا پتھر کے لئے مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ اللہ کے لئے مانی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم نے اللہ کے لئے جو منت مانی تھی اسے پورا کرو بوانہ نامی جگہ پر جانور ذبح کر دو اور اپنی منت پوری کر لو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچی کی والدہ نے پیدل چلنے کی منت مانی تھی کیا یہ بچی اس کی طرف سے چل سکتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(مسند احمد، حدیث نمبر:23196)

# حضرت علیؓ

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی و نسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کا فرمان ہے:

**قرآن :**

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ:" اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔" {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13)

**قرآن :**

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (19/46)

ترجمہ:" اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔" (سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

**قرآن :**

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ:" اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

## علیؓ کا عمل افضل ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِيهَا أَبُو مِجْلَزٍ، وَابْنُ بُرَيْدَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ، قَالَ: أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بُغْضًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ. قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا، قَالَ: فَبُعِثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَصَبْنَا سَبْيًا، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبْيِ، فَخَمَّسَ وَقَسَمَ، فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًّى، فَقُلْنَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ؟ فَإِنِّي قَدْ قَسَمْتُ وَخَمَّسْتُ، فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، وَوَقَعْتُ بِهَا، قَالَ: فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْعَثْنِي، فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ: صَدَقَ، قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ، وَقَالَ: "أَتُبْغِضُ عَلِيًّا"، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "فَلَا تَبْغَضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْدَدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ"، قَالَ: فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ أَبِي بُرَيْدَةَ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی تھی اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا ہم لوگوں نے کچھ قیدی پکڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کرلے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ ان قیدیوں میں "وصیفہ" بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا ہم نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ "وصیفہ" دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے مجامعت کی ہے اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا میں نے اس سے کہا یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لئے بھیج دیا میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط پر سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ "وصیفہ" سے بھی افضل ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22967)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لئے منتخب کر لی

میرے بعد علی تمہارا اولی ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا ابنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبدِ اللَّهِ بنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ، عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: "إِذَا الْتَقَيْتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا، فَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ"، قَالَ: فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ، وَسَبَيْنَا الذُّرِّيَّةَ، فَاصْطَفَى عَلِيٌّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ، قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ مَعِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَفَعْتُ الْكِتَابَ، فَقُرِئَ عَلَيْهِ، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا مَكَانُ الْعَائِذِ، بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُطِيعَهُ، فَفَعَلْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقَعْ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي، وَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگ اکٹھے ہو تو علی سب کے امیر ہوں گے اور جب جدا ہو تو ہر ایک اپنے دستے کا امیر ہو گا چنانچہ ہماری ملاقات اہل یمن میں سے بنو زید سے ہوئی ہم نے ان سے قتال کیا تو مسلمان مشرکین پر غالب آگئے ہم نے لڑنے والوں کو قتل اور بچوں کو قید کر لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لئے منتخب کر لی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں انہیں اس سے مطلع کیا گیا تھا اور وہ خط مجھے دے کر بھیج دیا میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خط پڑھ کر سنایا گیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر غصے کے آثار دیکھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں آپ نے مجھے ایک آدمی کے ساتھ بھیجا تھا اور مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا تھا میں نے اس پیغام پر عمل کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علی کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑنا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا محبوب ہے (یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا)

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23012)

علیؓ کی کرامت، نہایت وزنی دروازہ اٹھا کر جنگ کی

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ، فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَغَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ، فَمَا نَقْلِبُهُ".

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جب علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا تو ہم بھی ان کے ساتھ نکلے تھے جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ کے لوگ باہر آئے اور لڑائی شروع ہوگئی ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ان کے ہاتھ سے گر گئی تھی انہوں نے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر اس سے ڈھال کا کام لیا اور دوران قتال وہ مستقل ان کے ہاتھ میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور جنگ سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا میں نے دیکھا کہ سات آدمیوں کی ایک جماعت نے "جن کے ساتھ آٹھواں میں بھی تھا" اس دروازے کو ہلانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہم اسے ہلا نہیں سکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23858)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک باندی اپنے لئے رکھ لی

حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَلِيٍّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عَلِيٍّ شَيْءٌ، وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ، فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَأَصَبْنَا سَبْيًا، قَالَ: فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ لِنَفْسِهِ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: دُونَكَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا، قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ، فَقَالَ: "مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی ایسی مجلس سے گذرے جہاں پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوجھ تھا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھییہی صورت حال تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھے ایک دستے کے ساتھ روانہ کر دیا جس کے امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ہمیں وہاں قیدی ہاتھ لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک باندی اپنے لئے رکھ لی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو، پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو

میں پیش آمدہ واقعہ بیان کرنے لگا اور کہا کہ علی نے خمس میں سے باندی لی ہے میں نے اس وقت سر جھکا رکھا تھا اچانک سر اٹھا کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہو رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23028)

حضرت علیؑ نے خمس کی لونڈی سے جماع کر لیا

## حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمُسَ، وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ، قَالَ: فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ: أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ؟! قَالَ: وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ: "يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟"، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "فَلَا تُبْغِضْهُ، قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: فَأَحِبَّهُ، فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا۔۔۔۔۔ صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہو کہ علی نے کیا کیا ہے؟ مجھے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ "وصیفہ" سے بھی افضل ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23036)

# گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے

گرمی اور سردی کا موسم کس وجہ سے آتا ہے؟ یہ ایک خالص سائنسی معاملہ ہے۔"ناسا" کی ویب سائیٹ پر اس کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

## What Causes the Seasons?

### The Short Answer:

Earth's tilted axis causes the seasons. Throughout the year, different parts of Earth receive the Sun's most direct rays. So, when the North Pole tilts toward the Sun, it's summer in the Northern Hemisphere. And when the South Pole tilts toward the Sun, it's winter in the Northern Hemisphere.

### It's all about Earth's tilt!

Many people believe that Earth is closer to the sun in the summer and that is why it is hotter. And, likewise, they think Earth is farthest from the sun in the winter.

Although this idea makes sense, it is incorrect.

It is true that Earth's orbit is not a perfect circle. It is a bit lop-sided. During part of the year, Earth is closer to the sun than at other times. However, in the Northern Hemisphere, we are having winter when Earth is closest to the sun and summer when it is farthest away! Compared with how far away the sun is, this change in Earth's distance throughout the year does not make much difference to our weather.

There is a different reason for Earth's seasons.

Earth's axis is an imaginary pole going right through the center of Earth from "top" to "bottom." Earth spins around this pole, making one complete turn each day. That is why we have day and night, and why every part of Earth's surface gets some of each.

Earth has seasons because its axis doesn't stand up straight.

Link:(https://spaceplace.nasa.gov/seasons/en/#:~:text=Earth's%20tilted%20axis%20causes%20the,winter%20in%20the%20Northern%20Hemisphere.)

مختصر جواب:

”زمین کا جھکا ہوا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔سال بھر میں، زمین کے مختلف حصوں میں سورج کی سب سے براہ راست کرنیں پڑتی ہیں۔لہذا، جب شمالی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے۔اور جب جنوبی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم سرما ہوتا ہے۔۔۔۔۔“

لہٰذا ثابت ہوا کہ زمین پر گرمی کا موسم جہنم کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین و سورج کی مخصوص حرکت اور شعاعوں کے خاص اینگل سے زمین پر پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن مسند احمد میں لکھا ہے کہ زمین پر موسم گرما کا ذمہ دار جہنم ہے، ملاحظہ کیجئے:

گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ يَحُجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حَجَّاجٌ: أُرَاهُ عَبْدَ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23119)

باب نمبر۔42

# شراب نوشی کی سزا قتل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قتل کی سزا صرف دو صورتوں میں دی جاسکتی ہے، پہلی یہ کہ کوئی آدمی کسی دوسری انسان کو قتل کردے اور دوسری صورت یہ کہ فساد فی الارض کیا جائے، قرآن میں ہے:

## قرآن :

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کرڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔32)

قرآن کے مقابلے میں درج ذیل روایات میں شراب پینے کی سزا بھی قتل مقرر کر دی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

### شراب نوشی کی سزا قتل

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي كَبْشَةَ يَخْطُبُ بِالشَّامِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْخَمْرِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: "إِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ".

حضرت شرجیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے اسے کوڑے مارو دوسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو تیسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23130)

باب نمبر۔43

# بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جماعت میں مومنین کے ساتھ ساتھ منافقین بھی شامل ہو گئے تھے جو مسلمانوں کیلئے بہت نقصان دہ ثابت ہو رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذمہ لیا کہ وہ خبیث کو طیّب سے الگ کر دے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہی یہ سب منافقین چھٹ کر علیحدہ ہو چکے تھے۔ فرمانِ خداوندی ہے :

**قرآن :**

**مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط(179/3)**

”جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کر دے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 179}

قرآن اس جماعت کے سپرد کیا گیا جس کے متعلق اللہ نے ضمانت دی تھی کہ وہ اس کا انکار (کفر) کرنے والے نہ ہوں گے :

**قرآن :**

**اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ج فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ (89/6)**

ترجمہ: ”یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوّت کا انکار کریں تو ہم نے اس کیلئے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 89}

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

**قرآن :**

**وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (100/9)**

ترجمہ: ” اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدّم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“(سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100)

قرآن :

لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ (18/48)

ترجمہ: ”یقیناًاللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔“

(سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 18)

قرآن :

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا (29/48)

ترجمہ: ” ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔“

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 29}

قرآن :

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَہَاجَرُوۡا وَجٰہَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ (74/8)

ترجمہ: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔“ (سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں آپ نے قرآنِ مجید کی آیات میں پڑھا کہ یہ لوگ سچے مومن تھے، اللہ ان مقدس ہستیوں سے راضی ہو گیا اور یہ مقدس ہستیاں، اللہ سے راضی ہو گئیں، لیکن مسند احمد میں اس کے بالکل اُلٹ لکھا ہے ملاحظہ کیجیے :

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ، فَقَالَ: "أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمِكُمْ هَذَا؟"، قَالَ: قُلْنَا: يَوْمُ النَّحْرِ، قَالَ: "صَدَقْتُمْ، يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ شَهْرُكُمْ هَذَا؟"، قُلْنَا: ذُو الْحِجَّةِ، قَالَ: "صَدَقْتُمْ، شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمُّ، أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ بَلَدُكُمْ هَذَا؟"، قَالَ: قُلْنَا: الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ، قَالَ: "صَدَقْتُمْ، فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَوْ قَالَ: كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، وَشَهْرِكُمْ هَذَا، وَبَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُكُمْ، وَإِنِّي

مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ، فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي، أَلَا وَقَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْ مِنِّي وَسَتُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَلَا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذٌ رِجَالًا أَوْ إِنَاثًا، وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّي آخَرُونَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یوم النحر فرمایا تم نے سچ کہا یہ حج اکبر کا دن ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ فرمایا تم نے سچ کہا یہ شہر اصم ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا مشعر حرام فرمایا تم نے سچ کہا تمہاری جان اور تمہارے مال تمہارے لئے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے آج کے دن کی حرمت ہے یاد رکھو! حوض کوثر پر میں تمہارا انتظار کروں گا اور تمہیں دیکھوں گا اور تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا لہٰذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے گا اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے، یاد رکھو! میں کچھ لوگوں کو چھڑا لوں گا اور بہت سے لوگ مجھ سے چھڑا لئے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23497)

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَقْوَامٌ، فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي، فَأَقُولُ: رَبِّ أَصْحَابِي، رَبِّ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23290)

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَحُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُكُمْ، لَيُرْفَعُ لِي رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ، اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23337)

بعض صحابہؓ مرتد؟

## حديث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَقْوَامٌ، فَإِذَا رَأَيْتُهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَصْحَابِي أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23393)

درج بالا وضعی روایتوں کی رو سے کتنے صحابہؓ تھے جو حالت ایمان میں بچ گئے تھے؟ لگے ہاتھ ان کے متعلق بھی پڑھ لیجئے:

# اللہ ان چار صحابہؓ سے محبت کرتا ہے

اللہ ان چار صحابہؓ سے محبت کرتا ہے

## حديث :

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً، أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ"، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22968)

چار صحابہؓ سے محبت کرو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي أُرَى شَرِيكًا، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ عَلِيٌّ مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَسَلْمَانُ، وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23014)

باب نمبر۔44

# صحابہؓ کا اخلاق

قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں ہے :

**قرآن :**

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (29/48)

”محمد، اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔“

{سورۃ الفتح سورہ نمبر48 آیت نمبر29}

**قرآن :**

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ط اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (63/8)

ترجمہ:” اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں، اگر تم سب کچھ خرچ کر دیتے جو زمین میں ہے ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی، بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔“

(سورۃ الانفال سورہ نمبر8 آیت نمبر63)

**قرآن :**

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ج (103/3)

ترجمہ:” اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر103}

**قرآن :**

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (10/49)

” سب مومن بھائی بھائی ہیں۔“

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 10}

قرآن :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (96/19)

" بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، رحمٰن ان میں محبت پیدا کر دے گا۔"

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 96}

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ یہ آپس میں بڑے رحمدل تھے، ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ اس بات کی گواہی کون دے رہا ہے...... خود خُدا...... لیکن یہ حدیث کیسے صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے جس میں ثابت کیا جا رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں کدورت، بغض اور عناد رکھتے تھے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

پیالہ پانی دینے والے کے منہ پر مارا

حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ بِالْمَدَائِنِ فَجَاءَهُ دِهْقَانُ بِقَدَحٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي نَهَانِي عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَقَالَ: "هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ".

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم ودیبامت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23357)

پیالہ پانی دینے والے کے منہ پر مارا

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى, قَالَ معاذ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى بَعْضِ هَذَا السَّوَادِ فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، قَالَ: فَرَمَاهُ بِهِ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: قُلْنَا: اسْكُتُوا اسْكُتُوا، وَإِنَّا إِنْ سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا، قَالَ: فَسَكَتْنَا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُ بِهِ فِي وَجْهِهِ؟ قَالَ: قُلْنَا: لَا، قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ، قَالَ: فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ، قَالَ مُعَاذٌ: لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ، وَلَا فِي الْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، فَإِنَّهُمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ".

عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا توایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکنیہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہیہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23364)

پیالہ پانی دینے والے کے منہ پر مارا

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ, أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَقَالَ: "هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ".

عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا توایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکنیہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہیہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23374)

پیالہ پانی دینے والے کے منہ پر مارا

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ مِنْ دِهْقَانٍ أَوْ عِلْجٍ، فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِضَّةٍ، فَحَذَفَهُ بِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ اعْتَذَرَ اعْتِذَارًا، وَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِ عَمْدًا، لِأَنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هَذِهِ الْمَرَّةِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ، وَآنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُوَ لَنَا فِي الْآخِرَةِ".

عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکنیہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبامت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23401)

پیالہ پانی دینے والے کے منہ پر مارا

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ، فَرَمَاهُ بِهِ مَا يَأْلُو أَنْ يُصِيبَ بِهِ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، لَمْ أَفْعَلْ بِهِ هَذَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، قَالَ: "هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ". هَذَا آخِرُ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے

پہلے بھی منع کیا تھا (لیکنیہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم ودیبامت پہنا کرو کیونکہیہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23464)

ارے گنجے!

حدیث :

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ، قَالَ: فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ، حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَرَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، قَالَ: وَقَالَ حُذَيْفَةُ: وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ زِرٌّ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَدْ صَلَّى، قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ؟ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ، وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُكَ، قَالَ: قُلْتُ: أَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى؟ قَالَ: قُلْتُ: لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ سورة الإسراء آية 1 قَالَ: وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى؟ لَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَّيْنَا فِيهِ كَمَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ: رَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي رَبَطَ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَوَ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا؟ !.

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے " میں نے کہا کہ اس رات تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھییہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے گنجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے " سبحان الذی اسری بعبدہ " پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے گنجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا بخدا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تاآنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدہ دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آگئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا

لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہودان کے تابع کر دیا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23343)

باب نمبر-45

# ایک ہی دن میں تمام ازواج مطہراتؓ کا دورہ

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دن میں اپنی تمام ازواج مطہراتؓ (نو عدد) سے جماع کر لیتے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے :

**قرآن :**

فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط (222/2)

ترجمہ:

"پس جب وہ (تمہاری بیویاں) پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ، جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔"

{سورۃ البقرہ 2 آیت 222}

اِس سے اگلی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے کہ

**قرآن :**

نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّكُمۡ ص فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ ز (223/2)

ترجمہ:

"تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو"

{سورۃ البقرہ 2 آیت 223}

اِس کے بعد سورۃ النساء آیت 24 اور سورۃ المائدہ آیت 5 میں "محضین غیر مسافحین" کے الفاظ آتے ہیں۔

محضین کے معنی ہیں محفوظ رکھنا اور مسافحین کے معنی ہیں بہا دینا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنسی اِختلاط کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا ہے نہ کہ ہوس رانی یا لذّت حاصل کرنا۔ عام زندگی میں کوئی آدمی خواہ وہ کتنا ہی تہجد گزار کیوں نہ ہو، اگر اُس کے متعلق یہ مشہور ہو جائے کہ وہ شہوت پرست اور عورتوں کا بڑا شوقین ہے تو لوگوں کے دِلوں میں اُس کا وقار گر جاتا ہے لیکن یہ کیسے مسلمان ہیں جو اپنے نبی کو شہوت پرست ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم درج ذیل حدیث پیش کر کے آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أخبرنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ، فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ، وَعِنْدَ هَذِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ: "هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ".

حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہراتؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرما لیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور طہارت والا ہے ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23862)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ جَمَعَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، وَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا؟ فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا أَزْكَى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ".

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرما لیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ، عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23870)

# جہنمی جنت میں

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جاسکے گا۔سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر80 میں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

## قرآن :

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (80/2)

ترجمہ:'' اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا،اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالٰی نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

## قرآن :

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)

ترجمہ:'' کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر81}

## قرآن :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (82/2)

ترجمہ:'' اور جو لوگ اِیمان لائے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہو گا وہ حتمی ہو گا،اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے،چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 69

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52

سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 14

سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 28

سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 15

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 14

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 63

سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا،اب آیئے مسند احمد کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے :

جہنمی جنت میں

**حدیث :**

حَدَّثنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ,قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ,قَالَ: أَنْبَأَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ ,قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ, عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ, أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ, وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ, أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ, وَفَرَغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ, فَيَبْقَى رَجُلَانِ, فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ, فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا, فَيَقُولُ: الْجَبَّارُ تَبَارَكَ اسْمُهُ رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ, فَيُقَالُ لَهُ: لِمَ الْتَفَتَّ؟ يَعْنِي فَيَقُولُ: قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ, قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ, قَالَ: فَيَقُولُ: لَقَدْ أَعْطَانِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَنِّي أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ, مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا ". قَالَا: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہو گا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ چناچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چناچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ کہتا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23964)

## دوزخی جنت میں

## حدیث :

حَدَّثنَا حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ,حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ, أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ, حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ, عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ, أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ, وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ, فَيَبْقَى رَجُلَانِ, فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ, فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا, فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَعَالَى: رُدُّوهُ, فَيَرُدُّوهُ, قَالَ لَهُ: لِمَ الْتَفَتَّ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ, قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ, فَيَقُولُ: لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَنِّي أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا ", قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہو گا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے اللہ

تعالیٰ پوچھے گا کہ تونے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22793)

# عورت پر مرد کا حق

قرآن کی رُو سے خلقی لحاظ سے مرد اور عورت برابر ہیں مثلاً فرمانِ خداوندی ہے :

## بنی آدم (مرد و عورت) سب واجب التکریم ھیں

### قرآن :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی

(سورۃ بنی اسرائیل 17، آیت نمبر۔70)

## امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اھم فریضہ میں عورت اور مرد دونوں شریک ھیں

### قرآن :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے

(سورۃ التوبۃ 9، آیت نمبر۔71)

## جرائم میں یکساں سزائیں

قرآن :

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔ 38)

قرآن :

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

بدکار عورت اور بدکار مرد سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو دُرّے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے۔

(سورۃ النور 24، آیت نمبر۔ 23)

قرآن :

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۔ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۔ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۔ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۔

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں (4) مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور درست ہو گئے تو بے شک اللہ ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (5) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے لیے سوائے اپنے اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بے شک وہ سچا ہے (6) اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے (7) او رعورت کی سزا کو یہ بات دور کر دے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے (8) اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے (9) اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا) (10)

(سورۃالنور24،آیت نمبر۔3تا10)

## جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصّہ اور جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصّہ

### قرآن:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

اور مت ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

(سورۃالنسا4،آیت نمبر۔32)

## جو خصوصیات مَردوں کی ہیں وہی خصوصیات انہی الفاظ میں عورتوں کی بیان کی گئی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں

### قرآن:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزدار عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔35)

## خُدا کسی کام کرنے والے کا آجر ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ ایك دوسرے کا جز ہیں (یعنی اصل کے اعتبار سے ایك ہی ہیں)

قرآن :

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک دوسرے کے جز ہو پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور انہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔195)

قرآن :

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا

اور جو کوئی اچھے کام کرے گا مرد ہے یا عورت درآنحالیکہ وہ ایماندار ہو تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔124)

قرآن :

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے انکے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔97)

**قرآن :**

لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔73)

**قرآن :**

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

جس نے برا کام کیا تو اتنی ہی سزا پائے گا اور جس نے نیک کام کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایماندار بھی ہو سو وہ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی۔

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔40)

**قرآن :**

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جس دن آپ ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہو گا تمہیں آج ایسے باغوں کی خوشخبری ہے کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔12)

## اگر مرد مجرم ھو تو مرد کو سزا ملے گی اور اگر عورت مجرم ھو تو عورت کو سزا ملے گی

**قرآن :**

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اے ایمان والو مقتولوں میں برابری کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد کے اور غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے پس جسے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور کے موافق مطالبہ کرنا چاہیئے اور اسے نیکی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(سورة البقرة 2، آیت نمبر۔178)

اس کے برعکس مسند احمد میں لکھا ہے:

تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو تب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی

## حدیث :

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ مُعَاذًا قَدِمَ عَلَى الْيَمَنِ، فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَوْلَانَ مَعَهَا بَنُونَ لَهَا اثْنَا عَشَرَ، فَتَرَكَتْ أَبَاهُمْ فِي بَيْتِهَا، أَصْغَرُهُمُ الَّذِي قَدِ اجْتَمَعَتْ لِحْيَتُهُ، فَقَامَتْ فَسَلَّمَتْ عَلَى مُعَاذٍ، وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيهَا يُمْسِكَانِ بِضَبْعَيْهَا، فَقَالَتْ: مَنْ أَرْسَلَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ؟ قَالَ لَهَا مُعَاذٌ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ: أَرْسَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَفَلَا تُخْبِرُنِي يَا رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا مُعَاذٌ: سَلِينِي عَمَّا شِئْتِ، قَالَتْ: حَدِّثْنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟ قَالَ لَهَا مُعَاذٌ: "تَتَّقِي اللَّهَ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَتَسْمَعُ، وَتُطِيعُ، قَالَتْ: أُقْسِمُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا حَقُّ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟ قَالَ لَهَا مُعَاذٌ: أَوَمَا رَضِيتِ أَنْ تَسْمَعِي، وَتُطِيعِي، وَتَتَّقِي اللَّهَ، قَالَتْ: بَلَى وَلَكِنْ حَدِّثْنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ؟ فَإِنِّي تَرَكْتُ أَبَا هَؤُلَاءِ شَيْخًا كَبِيرًا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهَا مُعَاذٌ: وَالَّذِي نَفْسُ مُعَاذٍ فِي يَدِهِ، لَوْ أَنَّكِ تَرْجِعِينَ، إِذَا رَجَعْتِ إِلَيْهِ، فَوَجَدْتِ الْجُذَامَ قَدْ خَرَقَ لَحْمَهُ، وَخَرَقَ مَنْخِرَيْهِ، فَوَجَدْتِ مَنْخِرَيْهِ يَسِيلَانِ قَيْحًا وَدَمًا، ثُمَّ أَلْقَمْتِيهِمَا فَاكِ لِكَيْمَا تَبْلُغِي حَقَّهُ مَا بَلَغْتِ ذَلِكَ أَبَدًا".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تو "خولان" قبیلے کی ایک عورت ان سے ملنے کے لئے آئی جس کے ساتھ اس کے بارہ بچے بھی تھے اس نے ان کے باپ کو گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا اس کے بچوں میں سب سے چھوٹا وہ تھا جس کی ڈاڑھی پوری آچکی تھی، وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اس کے دو بیٹوں نے اسے اس کے پہلوؤں سے تھام رکھا تھا اس نے پوچھا اے مرد! تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اس

عورت نے کہا کہ اچھا تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور تم ان کے قاصد ہو تو کیا اے قاصد! تم مجھے کچھ بتاؤ گے نہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جو کچھ پوچھنا چاہتی ہو، پوچھ لو اس نے کہا یہ بتایئے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتی رہے اس کی بات سنتی اور مانتی رہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ آپ ضرور بتایئے اور صحیح بتایئے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس کی بات سنو اور مانو اور اللہ سے ڈرتی رہو؟ اس نے کہ کیوں نہیں لیکن آپ پھر بھی مجھے اس کی تفصیل بتایئے کیونکہ میں ان کا بوڑھا باپ گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں معاذ کی جان ہے جب تم گھر واپس پہنچو اور یہ دیکھو کہ جذام نے اس کے گوشت کو چیر دیا ہے اور اس کے نتھنوں میں سوراخ کر دیئے ہیں جن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو اور تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو تب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22078)

# رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قران حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلیۓ رحمت قرار دیا چنانچہ فرمایا: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (107/21)اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلیۓ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔دوسرے مقام پر فرمایا:☆وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ۔"اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم !آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔"(سورۃ القلم 68آیت 4)۔اس کے بعد قیامت تک کے انسانوں کیلیۓ فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے:لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (21/33)لیکن مسند احمد کی درج ذیل روایت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ملاحظہ فرمائیں :

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے ایک آدمی اپاہج ہو گیا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، حَدَّثَنَا مَوْلًى لِيَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نِمْرَانَ، قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا مُقْعَدًا بِتَبُوكَ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَتَانٍ أَوْ حِمَارٍ، فَقَالَ: "قَطَعَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا، قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ"، فَأُقْعِدَ.

یزید بن نمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک اپاہج آدمی سے ہوئی میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذر گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ہماری نماز توڑی اللہ اس کے پاؤں توڑ دے اس وقت سے میں اپاہج ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23197)

# مد و جزر کیوں ہوتا ہے؟

مد و جزر سائنسی لحاظ سے کیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

مد و جذر جو کہ چاند کی ٹائڈل فورس سے پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دو نقاط کے درمیان فورس کا فرق ہے کیونکہ ایک نقطہ چاند کے قریب ہے اور دوسرا دور۔

گلاس کے اندر پانی کا اوپر والا حصہ نیچے والے حصے کی نسبت کتنا دور ہے؟ نہ ہونے کے برابر۔ یہ فرق صرف پوری زمین پر محسوس کیا جا سکتا ہے، گلاس پانی پر نہیں۔

چاند کا ماس

73476730900000000000000000 kg

گلاس کے اوپری حصے کے پانی کا ماس

0.5 kg

گلاس کے اوپری حصے کا چاند سے فاصلہ

384000000 میٹر

ان کے درمیان چاند کی کشش ثقل

F= 1.6624648525775 N

گلاس کے نچلے حصے کے پانی کا ماس

0.5 kg

گلاس کے نچلے حصے کا چاند سے فاصلہ

384000000.01 meter

ان کے درمیان چاند کی کشش ثقل

F= 1.6624648524909 N

دونوں نقاط کے درمیان فورس کا فرق

F(t) = 1.6624648524909 - 1.6624648525775

F(t) = 0.000000000086 N

یہ فورس ایک نیوٹن سے دس ارب گنا کم ہے۔ اس سے گلاس میں مد ع جذر پیدا نہیں ہو سکتا۔

(اس کیلکیولیشن میں زمین کی گریویٹی اور دیگر فیکٹرز کو نظر انداز کر کے بس چاند پر فوکس کیا گیا ہے۔ گلاس کے اندر ایک کلو گرام پانی ہے، کیونکہ گاؤں کی لسی والا گلاس ہے)

کم مقدار پر زیادہ کیوں اثر انداز ہونا چاہیئے؟ گریویٹی ماس کے بڑھنے کے ساتھ بڑھتی ہے اس لیے زیادہ ماس پر زیادہ اثر انداز ہوگا نا کہ کم۔

جبکہ درج ذیل روایت کے مطابق ملاحظہ کیجئے مد و جزر کیوں ہوتا ہے :

مد و جزر کیوں ہوتا ہے؟

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَبَاحٍ، عَنْ أَشْرَسَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ، فقال: "إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِقَامُوسِ الْبَحْرِ، فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فَاضَتْ، وَإِذَا رَفَعَهَا غَاضَتْ"، وقَالَ عبد الله بن أحمد: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَشْرَسَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

اشرس کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مد و جزر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک فرشتہ سطح سمندر پر مامور ہے جب وہ سمندر میں اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر بہہ پڑتا ہے اور جب وہ اپنا پاؤں باہر نکالتا ہے تو سمندر نیچے چلا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23238)

باب نمبر۔50

# خلاف قرآن حدیث کو بھی درست مانا جائے

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ آپ صرف قرآن سے نصیحت فرمائیں:

**قرآن :**

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (45/50)

پس آپ قرآن سے نصیحت کریں اسے جو میری وعید سے ڈرتا ہے۔

حضور ﷺ کا اعلان کہ میں صرف قرآن کی پیروی کرتا ہوں:

**قرآن :**

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (6/50)(7/203)(10/15)(46/9)

میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔50)

(سورۃ یونس 10، آیت نمبر۔15)

(سورۃ الاحقاف 46، آیت نمبر۔9)

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔203)

**قرآن :**

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ

کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔203)

**قرآن :**

روزِ قیامت حضور ﷺ کی شکایت ہی یہ ہو گی کہ قرآن پر عمل نہیں کیا گیا:

**قرآن :**

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۔(30/25)

رسول فرمائیں گے کہ اے میرے ربّ بیشک میری قوم نے اس قرآن کو مہجور کر کے رکھ دیا تھا(متروک کر دیا تھا)

قرآن کی اس گواہی کے بعد یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور ﷺ قرآن پر غیر قرآنی بات کو تسلیم کرنے کی ترغیب دیتے ہوں گے؟، لیکن ایرانی مصنفین نے نہایت لطیف انداز سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، ملاحظہ کیجئے:

خلاف قرآن حدیث کو بھی درست مانا جائے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، أخبرنا عَبْدُ اللَّهِ، أخبرنا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَأَعْرِفَنَّ مَا يَبْلُغُ أَحَدَكُمْ مِنْ حَدِيثِي شَيْءٌ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ، فَيَقُولُ: مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى".

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23861)

# دجال

### قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہو گی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ, حَدَّثَنِي أَبِي, عَنْ مَكْحُولٍ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ, وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ, وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ, وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ", ثُمَّ ضَرَبَ عَلَى فَخِذِهِ أَوْ عَلَى مَنْكِبِهِ, ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذَا الْحَقُّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ", وَكَانَ مَكْحُولٌ يُحَدِّثُ بِهِ, عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ, عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہو جانا مدینہ منورہ کے بے آباد ہو جانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہو گی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22023)

### جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سب سات ماہ کے اندر ہو جائے گا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, وَأَبُو الْيَمَانِ, قَالَا: حدثنا أَبُو بَكْرٍ, حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ, عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ, عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ, قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى, وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ, وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ, فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سب سات ماہ کے اندر ہو جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22045)

قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہو گی

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ مَكْحُولٍ, عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ, عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ, عَنْ مُعَاذٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ, وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ, وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ, وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ", ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ, أَوْ مَنْكِبِهِ, ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ, كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا", أَوْ "كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ" يَعْنِي مُعَاذًا.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہو جانا مدینہ منورہ کے بے آباد ہو جانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہو گی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22121)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ, وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ, قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ, حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ, عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ, عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ, عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ, عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ, أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: "إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا, إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ, جَعْدٌ أَعْوَرُ, مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ, فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ, قَالَ يَزِيدُ: رَبُّكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ, وَأَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَمُوتُوا", قَالَ يَزِيدُ: "تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں کہ مجھے خطرہ ہے کہیں تم بات سمجھے نہ ہو مسیح دجال ایک ٹھگنے قد کا آدمی ہو گا، اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں غیر معمولی فاصلہ ہو گا اس کے بال گھنگریالے ہوں گے وہ کانا ہو گا اس کی ایک آنکھ پونچھ دی گئی ہو گی، جو ابھری ہو گی اور نہ دھنسی ہوئی اگر تم پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور یہ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو دیکھ نہیں سکتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22764)

دجال

## حديث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا ابنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا سِتَّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، فَقَامَ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ، فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقَالَ: "أَنْذَرْتُكُمُ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: الْيُسْرَى، يَسِيرُ مَعَهُ جِبَالُ الْخُبْزِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ، عَلَامَتُهُ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ، لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكَعْبَةَ، وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ، وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَالطُّورَ، وَمَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ، فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ"، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ: "يُسَلَّطُ عَلَى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ، وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهِ".

مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرادیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کی ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23090)

دجال

## حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23250)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ: أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِنْ أَدْرَكَنَّ وَاحِدٌ مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر ایک موٹا ناخنہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر کاتب و غیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23279)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ نَارًا تُحْرِقُ، وَقَالَ حُسَيْنٌ مَرَّةً: تَحْرُقُ، وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلَكَنَّ بِهِ، لِيُغْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ وَلْيَقَعْ فِي الَّتِي يَرَاهَا نَارًا، فَإِنَّهَا نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23338)

دجال

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا، الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا نَارٌ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهَا مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ". قَالَ حُذَيْفَةُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ مَلَكٌ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ، قِيلَ لَهُ: انْظُرْ، قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَأُجَازِفُهُمْ، فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ". قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، فَلَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا جَزْلًا، ثُمَّ أَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَ إِلَى عَظْمِي فَامْتَحَشَتْ، فَخُذُوهَا فَاذْرُوهَا فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ، وَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ! قَالَ: فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ". قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ، وَكَانَ نَبَّاشًا.

ربعی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عقبہ بن عمرو نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث کیوں نہیں سناتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال جس وقت خروج کرے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گا وہ جلا دینے والی آگ ہوگی تم میں سے جو شخص اسے پائے اسے چاہئے کہ آگ دینے والی چیز میں غوطہ لگائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں اس نے کہا غور کر لو اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا اس میں تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگذر کر لیتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جس دن تیز آندھی چل رہی ہو اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23353)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23365)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: "إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا". قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جس وقت خروج کرے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلا دینے والی آگ ہوگی، لہٰذا تم ہلاک نہ ہو جانا یہ حدیث سن کر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23383)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعِيدُ بْنُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيُّ، حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، مَعَهُ نَهَرَانِ يَجْرِيَانِ: أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ، فَلْيَأْتِ النَّهَرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَفِيهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آرہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر ایک موٹا ناخنہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر کاتب وغیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23439)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ سِتَّ سِنِينَ، فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوا: قَالَ: فَشَدَّدُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أُنْذِرُكُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، أُنْذِرُكُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، وَهُوَ رَجُلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَظُنُّهُ قَالَ: الْيُسْرَى يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، مَعَهُ جِبَالُ خُبْزٍ وَأَنْهَارُ مَاءٍ، يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ، لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ" فَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَالطُّورَ، وَالْمَدِينَةَ" غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ، فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ، لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ". قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظُنُّ فِي حَدِيثِهِ: "يُسَلَّطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهِ".

مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی "اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جا سکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور کوہ طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23683)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ غَيْرِكَ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَنْذَرْتُكُمْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ، فَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ أَوْ أُمَّتَهُ، وَإِنَّهُ آدَمُ جَعْدٌ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، وَإِنَّهُ يُمْطِرُ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرَةَ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا، وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، وَنَهْرٌ مَاءٌ، وَجَبَلُ خُبْزٍ، وَإِنَّ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارَهُ جَنَّةٌ، وَإِنَّهُ يَلْبَثُ فِيكُمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، يَرِدُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ إِلَّا أَرْبَعَ مَسَاجِدَ: مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، وَالطُّورِ، وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَإِنْ شَكَلَ عَلَيْكُمْ أَوْ شُبِّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ".

مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنایئے ہم نے یہ فرمائش کرکے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی "اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جا سکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور کوہ طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کرکے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23684)

دجال

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الدَّجَّالِ، وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ، وَإِنْ كَانَ مُصَدَّقًا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَنْذَرْتُكُمُ الدَّجَّالَ ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ، وَإِنَّهُ فِيكُمْ

أَيُّهَا الْأُمَّةُ، وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَمُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبْزٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ، وَإِنَّهُ يُمْطِرُ الْمَطَرَ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرَ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا وَلَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا، وَإِنَّهُ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، يَبْلُغُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ، وَلَا يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدَ الطُّورِ، وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَمَا يُشَبَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ".

مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرادیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی "اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور کوہ طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23685)

# اعضائے وضو

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

**ایک بار :**

**حدیث :**

”حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔“

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 117 حدیث نمبر 157 صفحہ نمبر 170)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:395)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 42)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 46)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:80)

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 138 صفحہ نمبر 103}

(سنن دارمی، حدیث نمبر:719)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:720)

**دو بار :**

اعضائے وضو کو دو دو دفعہ دھونا سنت ہے

**حدیث :**

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الْمَازِنِيِّ" أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ".

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ بھی دھویا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:16464)

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 118 حدیث نمبر 158 صفحہ نمبر 170)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:396)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 43)

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 136 صفحہ نمبر 102}

## تین بار :

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ, أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ, عَنْ سُمَيْعٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ, فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا, وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا, وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ وضو کیا تو تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22217)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ, حَدَّثَنَا سِنَانٌ أَبُو رَبِيعَةَ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: "وَصَفَ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَذَكَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا, وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ, وَقَالَ: وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ, قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ, وَقَالَ: بِأُصْبُعَيْهِ", وَأَرَانَا حَمَّادٌ وَمَسَحَ مَاقَيْهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا، کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا عدد مجھے یاد نہیں رہا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22223)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ, عَنْ سُمَيْعٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا, وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا, وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کلی کرتے تھے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22224)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ, أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ, عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ, عَنْ شَهْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا, وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا, وَغَسَلَ وَجْهَهُ, وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ, قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً, وَكَانَ يَقُولُ: " الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقے مسلتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22310)

باب نمبر۔53

# چاشت

چاشت کی نماز پڑھنے والے کو عمرے کا ثواب ملتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ, حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ, عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِي, عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهِّرٌ, كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ, وَمَنْ مَشَى إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى, كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ, وَصَلَاةٌ عَلَى إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا, كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ", وقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: الْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے اسے احرام باندھنے والے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے جو شخص چاشت کی نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو علیین میں لکھا جاتا ہے اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صبح وشام ان مساجد کی طرف جانا جہاد فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22304)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحَى ". فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ.

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم، صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں شریک ہو گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23773)

نماز چاشت پڑھو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "فِي الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً"، قَالُوا: فَمَنْ الَّذِي يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ، فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُ عَنْكَ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مسجد میں تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے میں تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22998)

جبکہ مجموعہ احادیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے یہ نماز کبھی نہیں پڑھی، ملاحظہ کیجئے:

چاشت کی نماز کسی نے نہیں پڑھی

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: رَأَى أَبُو بَكْرَةَ نَاسًا يُصَلُّونَ الضُّحَى، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةً مَا صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا عَامَّةُ أَصْحَابِهِ".

عبدالرحمن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ ایسی نماز پڑھ رہے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اور نہ ہی آپ کے اکثر صحابہ نے پڑھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20460)

حدیث :

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔“

{ صحیح بخاری جلد اوّل ابواب التہجد حدیث نمبر 1102 صفحہ نمبر 491}

{ صحیح بخاری جلد اوّل ابواب تقصیر الصلوۃ حدیث نمبر 1056 صفحہ نمبر 477}

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معمولاتِ زندگی سے کون واقف ہوگا اور آپؓ سے بڑھ کر کون حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سُنّت کی پیروی کرنے والا ہو سکتا ہے، آپؓ فرما رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساری زندگی نمازِ چاشت نہیں پڑھی تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپؓ جان بُوجھ کر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سُنّت کی خلاف ورزی کرتی تھیں؟

باب نمبر-54

# سینگی

درج ذیل احادیث میں فرمایا جارہا ہے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

## سینگی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22371)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ ,أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ " أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو رمضان کے مہینے میں سینگی لگوا رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22382)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو جنت البقیع میں سینگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22410)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَرَوْحٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22429)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ بَكْرٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَرَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22430)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، وَرَوْحٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبَقِيعِ فِي رَمَضَانَ رَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو جنت البقیع میں سینگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22432)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَقِيعِ، مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنْ رَمَضَانَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں سینگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22449)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22450)

سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أخبرنا أَبُو الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ".

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23888)

سینگی لگوانا منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا " نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ، وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23071)

سینگی لگوانا منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ،

وَالْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ، إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ، وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ! قَالَ: "إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23084)

# سینگی لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

## حدیث :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زيد الرَّاوِي يضعف فِي الحَدِيث

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنے، قے اور احتلام۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، عبدالرحمٰن بن زید راوی، حدیث میں ضعیف ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:2015)

حضور ﷺ نے روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں پچھنے لگوائے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے، اور آپ احرام کی حالت میں تھے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3081)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے

## حدیث :

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔655)

## ابن عمرؓ روزے کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے

## حدیث :

حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے: وہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔656)

باب نمبر۔55

# دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا منع ہے

انسان کی شرمگاہ بھی انسانی جسم کا ایک حصہ ہے لہٰذا عقلی طور پر بھی یہ بات قابل غور ہے کہ جسم کے کسی حصے کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے، ویسے بھی قرآن نے ایسی کسی بات کا ذکر نہیں کیا۔

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ, أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ, أَوْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ, أَوْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونے سے یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22522)

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ، فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونے سے یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22534)

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22565)

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے مت چھوو

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22634)

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے مت چھوو

## حدیث :

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22638)

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے مت چھوو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ، فَلَا يَسْتَنْجِيَنَّ بِيَمِينِهِ"، وقَالَ أَبُو عَامِرٍ: "وَلَا يَمَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22647)

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے مت چھوو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا بَالَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22655)

جبکہ درج ذیل حدیث کے مطابق شرمگاہ کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں، ملاحظہ کیجئے:

اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو فرض نہیں ہوتا۔

**حدیث :**

حدیث :"قیس بن طلق نے اپنے والد ماجد حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ایک بدوی شخص آکر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر کوئی وضو کرنے کے بعد اپنی

شرمگاہ کو ہاتھ لگا بیٹھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن عیینہ اور حریر رازی، محمد بن جابر نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔"

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 182 صفحہ نمبر 116}

باب نمبر۔56

# علیؓ اور مذی

قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن، حکومت پاکستان کی ویب سائیٹ پر موجود اردو لغت بورڈ کی آن لائن اردو لغت میں مذی کے معنی یہ لکھے ہیں
:

”وہ رطوبت جو شہوت کے جوش میں (انزال سے پہلے) نکلتی ہے۔“

لنک یہ ہے:

[http://udb.gov.pk/result.php?search=%D9%85%D8%B0%DB%8C]

ایک دوسری ویب سائیٹ پر مذی کے یہ معنی لکھے ہیں:

(مَذی۔گھوڑے کو چرنے چھوڑنا)

مذی: وہ مادہ جو عورت کے ساتھ مساس کرنے یا شہوت کے غلبہ سے نکلتا ہے یہ منی سے پتلا ہوتا ہے۔

[https://www.urduinc.com/english-dictionary/%D9%85%D8%B0%DB%8C-meaning-in-urdu]

درج بالا وضاحت کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مذی ہمیشہ شہوت کے غلبے کے وقت نکلتی ہے۔ درج ذیل حدیث میں علیؓ کو مغلوب الشھوہ دکھایا جارہا ہے:

علیؓ کو مذی آتی تھی

حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُلَاعِبُ أَهْلَهُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ، فَلَوْلَا أَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي، لَسَأَلْتُهُ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يُلَاعِبُ أَهْلَهُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ؟ قَالَ: "يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ".

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرلے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23808)

علیؓ کا مذی آتی تھی

## حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أخبرنا مَالِكٌ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْنُو مِنَ امْرَأَتِهِ فَيُمْذِي، قَالَ: "إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أحدُكم، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ" قَالَ: يَعْنِي: يَغْسِلُهُ "وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ".

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا ہے" اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرلے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23819)

علیؓ کو مذی آتی تھی

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ الْبَكْرِيِّ، قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيٌّ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ الْمَذْيَ، فقال علي: إني رجل مذاء، وإني أستحي أن أسأله من أجل ابنته تحتي، فقال لأحدهما لعمار أو للمقداد، قَالَ عَطَاءٌ: سَمَّاهُ لِي عَائِشٌ فَنَسِيتُهُ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: "ذَاكَ الْمَذْيُ، لِيَغْسِلْ ذَاكَ مِنْهُ"، قُلْتُ: مَا ذَاكَ مِنْهُ؟ قَالَ: ذَكَرَهُ "وَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ وَيَنْضَحُ فِي فَرْجِهِ" أَوْ "فَرْجَهُ".

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرلے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23825)

علیؓ کو مذی آتی تھی

## حدیث :

قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا إسحاق، أخبرنا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ" 23124 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ، أخبرنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرلے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23829)

علیؓ کو مذی آتی تھی

**حدیث :**

گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23830)

باب نمبر۔57

# کچھ لوگ ہونگے جن پر انبیا بھی رشک کریں گے

کچھ لوگ ہونگے جن پر انبیا بھی رشک کریں گے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ سورة المائدة آية 101، قَالَ: فَنَحْنُ نَسْأَلُهُ إِذْ قَالَ: "إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی "" یایھا الذین امنوالاتسالوا عن اشیاء "" اس وقت ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22894)

کچھ لوگ ہونگے جن پر انبیا بھی رشک کریں گے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: كَانَ مِنَّا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ رَجُلٌ قَدْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَهُ الْمَشَاهِدَ الْحَسَنَةَ الْجَمِيلَةَ، قَالَ عَوْفٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ يُقَالُ لَهُ: مَالِكٌ، أَوْ أَبُو مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ "لَقَدْ عَلِمْتُ أَقْوَامًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی " یایھا الذین امنوالاتسالوا عن اشیاء " اس وقت ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22897)

## کچھ لوگ ہونگے جن پر انبیا بھی رشک کریں گے

### حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ، أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ، اجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ، أُعَلِّمْكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ، فَاجْتَمَعُوا وَجَمَعُوا نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ، فَتَوَضَّأَ وَأَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ، فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَى أَمَاكِنِهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءُ، وَانْكَسَرَ الظِّلُّ، قَامَ فَأَذَّنَ، فَصَفَّ الرِّجَالَ فِي أَدْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ، فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ يُسِرُّهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"، وَاسْتَوَى قَائِمًا، ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا، فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيرَاتٍ، وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ احْفَظُوا تَكْبِيرِي، وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي، فَإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذِي السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ" ز ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ"، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَأَلْوَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ! انْعَتْهُمْ لَنَا يَعْنِي: صِفْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا، يَضَعُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا وَثِيَابَهُمْ نُورًا، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ".

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعریین! خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تاکہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز سکھادوں" جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا" پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا اور جب سایہ لوٹنا شروع ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں ان کے پیچھے بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی پھر اقامت کہلوائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔ سب سے

پہلے دونوں ہاتھ بلند کئے اور تکبیر کہی پھر سری طور پر سورت فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع وسجود سیکھ لو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑھاتے تھے ایک دن اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا رخ زیب لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا لوگو! سنو سمجھو اور یقین رکھو کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہ ہوں گے لیکن قرب الٰہی اور نشست کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے اس پر سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ایک دیہاتی نے گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں کے اوصاف ہم سے بیان فرما دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دیہاتی کا یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نسب نامہ لوگوں میں معروف ہو گا اور نہ ہی قبیلہ بلکہ اجنبی قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہو گی وہ اللہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے اور صف بندی کرتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا ان کے چہرے نورانی کر دے گا اور ان کے کپڑے نور کے ہوں گے قیامت کے دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے یہ وہی اولیاء اللہ ہوں گے جن پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22906)

# آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

## آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم ہے

جو شخص گوشت کھائے اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے

### حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَرَأَيْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِينَ، وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ".

قاسم "جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ ہیں میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص گوشت کھائے اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22491)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

### حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، وَمُؤَمَّلٌ، المعنى، وهذا لفظ عبد الله، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: "لَا"، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي أَعْطَانِهَا؟ قَالَ: "لَا".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس نے پوچھا کہ بکریوں کے بارے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایاہاں سائل نے پوچھاکہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیاوضو کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں۔اس نے پوچھاکہ اونٹوں کے باڑے میں نمازپڑھ سکتاہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20811)

## اونٹ کا گوشت کھانے سے وضولازم

### حدیث :

حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ:" إِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ، وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ"، قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، قَالَ:" نَعَمْ"، قَالَ: فَقَفَّى ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُصَلِّي فِي مَبَاتِ الْغَنَمِ؟ قَالَ:" نَعَمْ"، قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ:" لَا".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھاکہ کیامیں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ چاہو تو کرلو یا نہ کرو اس نے پوچھاکہ بکریوں کے باڑے میں نمازپڑھ سکتاہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں۔سائل نے پوچھااونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیاوضو کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں۔اس نے کہا کہ میں اونٹوں کے باڑے میں نمازپڑھ سکتاہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20869)

## اونٹ کا گوشت کھانے سے وضولازم

### حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي ثَوْرِ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ،" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: لَا تُصَلِّ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: صَلِّ، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: تَوَضَّأْ مِنْهُ، وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ لَا تَتَوَضَّأْ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھاکہ کیامیں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ چاہو تو کرلو یا نہ کرو اس نے پوچھاکہ بکریوں کے باڑے میں نمازپڑھ سکتاہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں۔سائل نے پوچھااونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیاوضو کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاہاں۔اس نے کہا کہ میں اونٹوں کے باڑے میں نمازپڑھ سکتاہوں آپ نے کہانہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20877)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

## حديث :

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: " أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي عَطَنِ الْإِبِلِ ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کھا گوشت کھا کر وضو کریں اور بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20909)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

## حديث :

حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ " إِنْ شِئْتُمْ فَتَوَضَّئُوا، وَإِنْ شِئْتُمْ لَا تَتَوَضَّئُوا "، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ " نَعَمْ، تَوَضَّئُوا "، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: " نَعَمْ "، قَالُوا: نُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: " لَا ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس نے پوچھا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20925)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

## حديث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرِ بْنَ عِكْرِمَةَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَاتِ الْغَنَمِ؟ فَرَخَّصَ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَاتِ الْإِبِلِ؟ فَنَهَى عَنْهُ، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ: تَوَضَّئُوا، وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس نے پوچھا کہ بکریوں کے بارے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 20955)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، فَقَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُصَلِّي فِي مَرَابِضِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي أَعْطَانِهَا؟ قَالَ: لَا ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اس نے پوچھا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 20956)

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو لازم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: " أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَأَنْ لَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي مَبَاءَةِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ

الْإِبِلِ" حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ الشَّاعِرِ يَسْأَلُ أَبِي، فَقَالَ: أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ، عَمْرٌو النَّاقِدُ، أَوْ .. الْمُعَيْطِيُّ؟ فَقَالَ: كَانَ عَمْرٌو النَّاقِدُ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں بکریوں کے ریوڑ میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:20974)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

## حدیث :

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: "أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي عَطَنِ الْإِبِلِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں بکریوں کے ریوڑ میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21009)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: "إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ مِنْهُ، وَإِنْ شِئْتَ لَا تَوَضَّأْ مِنْهُ". قَالَ: "أَفَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ". قَالَ: فَنُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: أَنُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: "نَعَمْ، صَلِّ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو کر لو چاہو تو نہ کرو اس نے پوچھا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21015)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، فَقَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي مَرَابِضِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَأُصَلِّي فِي أَعْطَانِهَا؟ قَالَ: لَا ".

حضرت جابر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو کر لو چاہو تو نہ کرو اس نے پوچھا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سائل نے پوچھا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نیا وضو کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21044)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي قَاضِيَ الرَّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ذِي الْغُرَّةِ، قَالَ: عَرَضَ أَعْرَابِيٌّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، " تُدْرِكُنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، فَنُصَلِّي فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَقَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَنُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا؟ قَالَ: لَا ".

حضرت ذی الغرہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چہل قدمی کر رہے تھے اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ بعض اوقات ابھی ہم لوگ اونٹوں کے باڑے میں ہوتے ہیں کہ نماز کا وقت آجاتا ہے تو کیا ہم وہیں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس نے پوچھا کہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد ہم نیا وضو کریں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس نے پوچھا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا کہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد ہم نیا وضو کریں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21080)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ".

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21642)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ خَارِجَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " فِي الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ".

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21647)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ".

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21655)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21660)

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21669)

# آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں

**حدیث :**

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأُبَيٌّ، وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا، فأكلنا لحما وخبزا، ثم دعوت بوضوء، فقالا: لم تتوضأ؟ فقلت لهذا الطعام الذي أكلنا، فقالا: أتتوضأ من الطيبات؟! لم يتوضأ منه من هو خير منك.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ وضو کیوں کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے وہ کہنے لگے کہ کیا تم حلال چیزوں سے وضو کرو گے؟ اس ذات نے اس سے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:21180)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

حدیث :

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو) بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ".

جعفر بن عمرو بن امیہ سے مروی ہے کہ ان کے والد سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک بکری کا دستانہ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے، اتنے میں نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے سکین (چھری) چھوڑ دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:750)

حضور ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور بغیر دوبارہ وضو کیے نماز پڑھی

حدیث :

قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صلى ولم يتَوَضَّأ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (207) ومسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:304)

آگ سے پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ".

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 790)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 791)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 792)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 793)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 795)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 797)

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، حدیث نمبر 800)

آگ پر پکی چیز کھانے پینے کے بعد دوبارہ وضو ضروری نہیں ہو جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا، ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا، پھر نیچے بچھے ہوئے چمڑے میں اپنا ہاتھ پونچھا، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے، اور نماز پڑھائی۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔488)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔489)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔490)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔491)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔493)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے یا نہیں؟ خود راویانِ حدیث بھی شش و پنج میں مبتلا:

## حدیث :

922- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ بِأَحَادِيثَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: يَتَوَضَّأُ، وَمِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا يَتَوَضَّأُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: «الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ»، أَبُو سَلَمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ كَتِفَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»، وَقَالَ الْآخَرُ: «أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا، وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»، لَا أَشُكُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا، إِنَّمَا أَشُكُّ لِأَنِّي لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا " قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ «يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

922- سفیان کہتے ہیں: زہری نے مجھے وہ روایات سنائیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے وضو ٹوٹنے کا حکم ثابت ہوتا ہے) ان میں سے کچھ روایات میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا پڑتا ہے اور کچھ میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو نہیں کرنا پڑتا، تو یہ روایات میرے لیے خلط ملط ہو گئیں۔ جن روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہوتا ہے وہ روایات ابوسلمہ، عمر بن عبدالعزیز، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: زہری نے علی بن عبداللہ بن عباس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایک روایت مجھے سنائی اور جعفر بن عمر و بن امیہ ضمری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی مجھے حدیث سنائی۔

راوی بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کو گوشت کاٹا اور اسے تناول کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

دوسرے راوی یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا اور نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زہری نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔ مجھے شک یہ ہے کہ مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون سی روایت کے الفاظ کس سے منقول ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: زہری آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر: 922)

## آگ پر پکی چیز کھا کر وضو کی ضرورت نہیں

## حدیث :

أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عَمَّتِهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)).

سیدنا ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

(مسند اسحاق بن راھویہ، حدیث نمبر:110)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

## حدیث :

جعفر بن عمرو اپنے والد (عمرو بن امیہ ضمری) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کرلی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔69)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

## حدیث :

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَرَّ بِقِدْرٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا عَرْقًا، وَ كَتِفًا، فَأَكَلَهُ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ".

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا یا ہڈی والا گوشت تناول فرمایا، پھر تازہ وضو کئے بغیر سابقہ وضو سے ہی نماز پڑھ لی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:2153)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2188)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2286)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2289)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2339)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2341)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2406)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2467)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2524)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2545)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2939)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3012)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3108)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3287)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3295)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3312)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3352)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3403)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3433)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3453)

(مسند احمد، حدیث نمبر:3463)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2377)

(مسند احمد، حدیث نمبر:2461)

# سب سے پہلے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟

مسند احمد کی درج ذیل حدیث میں بیان کیا جارہا ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، ملاحظہ کیجئے:

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا حَسَنُ بنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بنِ قَيْسٍ، عَنْ يَحْيَى بنِ يَعْمُرَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا، كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ، فَتُكَمِّلُوا بِهَا فَرِيضَتَهُ، ثُمَّ الزَّكَاةُ كَذَلِكَ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ".

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی اگر اس نے اسے مکمل اداء کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23203)

جبکہ دیگر احادیث میں درج بالا حدیث کے خلاف بات کی جارہی ہے، روز قیامت سب سے پہلے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ جس کے ذہن میں جو آیا اس نے حضور ﷺ سے منسوب کر دیا، ملاحظہ کیجئے:

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلے ہوں گے

## حدیث :

212- أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ الشَّاهِدُ، أبنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَامِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُعْبَةُ، ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الْقَزْوِينِيُّ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْفِهْرِيُّ، ثنا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا أَبُو الطَّيِّبِ عُثْمَانُ بْنُ الْمُنْتَابِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ هُوَ ابْنُ

الْحَسَنِ أبنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ»

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلے ہوں گے۔''

(مسند الشہاب، حدیث نمبر:212)

## قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا فیصلہ کیا جائے گا

### حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا، عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ. ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ".

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین والقصاص والدیات، حدیث نمبر 4381)

## قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا

### حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ".

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔2615)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔2617)

## سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ کیا جائے گا

### حدیث :

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ ".

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ کیا جائے گا“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3997)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3998)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3999)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4000)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:4001)

## سب سے پہلے قتل کا حساب لیا جائے گا

## حدیث :

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ".

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔“

(مسند عبداللہ بن مبارک، حدیث نمبر:106)

# میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو

میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي".

عبدالرحمن بن ابی عمرہ (رح) کے چچا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو (کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور کنیت بھی)

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23081)

درج بالا روایتوں میں حضور ﷺ کے نام پر نام رکھنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن کنیت پر کنیت رکھنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ درج ذیل روایتوں میں کوئی اور ہی کہانی ڈالی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

میرے نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھ لو۔

**حدیث :**

" محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا ہاں۔"

{سنن ابو داؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1532 صفحہ نمبر 556}

نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھنے سے کس نے منع کیا ہے؟

**حدیث :**

" صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔"

{سنن ابو داؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1533 صفحہ نمبر 556}

علیؓ نے پوچھا کہ میں اپنے بیٹے کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا: ہاں۔

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: "نَعَمْ".

محمد ابن الحنفیہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت رکھیں) انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں"۔

(الادب المفرد، حدیث نمبر: 843)

باب نمبر-61

# عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے

عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ، قَالَ: "نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ، أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ، وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا".

حمید حمیری (رح) کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اور روزانہ کنگھی (بناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23132)

درج بالا روایت میں عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے سے منع کیا جارہا ہے جبکہ درج ذیل روایتوں میں اجتماعی غسل کو جائز قرار دیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

جائنٹ باتھ

**حدیث :**

صحيح حديث أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ 171

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ میں نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 171)

جائنٹ باتھ

**حدیث :**

صحیح حدیث عَائِشَة، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَق 184

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 184)

حدیث :

سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ بڑے برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میں بھی (آپ کے ساتھ) غسل کرتی تھی۔ میں اور وہ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔11)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔12)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔13)

جائنٹ باتھ

حدیث :

حضرت ابن عباسؓ، سیدہ میمونہؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔14)

جوائنٹ باتھ سنت ہے

حدیث :

311- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ «أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ» ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْإِسْنَادُ كَانَ يُعْجِبُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ، أَخْبَرَنِي، سَمِعْتُ، أَخْبَرَنِي كَأَنَّهُ اشْتَهَى تَوْصِيلَهُ

311- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

سفیان نے یہ بات بیان کی اس سند کو شعبہ بہت پسند کرتے تھے (جس میں یہ الفاظ ہیں) ''میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا، میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا۔'' گویا وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ یہ روایت موصول ہو جائے۔

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر: 311)

باب نمبر۔62

# کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَأَتَيْتُهُ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا جو میں لے کر حاضر ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23241)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا، فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ عَنْهُ، فَقَدَّمَنِي حَتَّى...". قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ: وَسَقَطَتْ عَلَى أَبِي كَلِمَةٌ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں پیچھے ہٹنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آگے رہنے کی تلقین کی یہاں تک کہ ۔۔۔۔۔۔۔امام احمد (رح) کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میرے والد سے ایک کلمہ ساقط ہو گیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23246)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَبُولُ فِي قَارُورَةٍ، وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمْ الْبَوْلُ قَرَضَ مَكَانَهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: وَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا

يُشَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي نَتَمَاشَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى سُبَاطَةٍ، فَقَامَ يَبُولُ كَمَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ، فَذَهَبْتُ أَتَنَحَّى عَنْهُ، فَقَالَ: "ادْنُهْ"، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے میں پیچھے جانے لگا تو نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی رہو چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کی جانب قریب ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23248)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: " كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ فَتَنَحَّى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَتَبَاعَدْتُ مِنْهُ، فَأَدْنَانِي حَتَّى صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ عَقِبَيْهِ، فَبَالَ قَائِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی راستے میں تھا چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جسے تم میں سے کوئی کرتا ہے میں پیچھے جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی رہو چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی جانب قریب ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرما لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23414)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ، قَالَ: كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمْ الْبَوْلُ يُتْبِعُهُ بِالْمِقْرَاضَيْنِ، قَالَ حُذَيْفَةُ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَا يُشَدِّدُ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَتَى، أَوْ قَالَ: مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23422)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نَهِيكٍ السَّلُولِيِّ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ".

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23345)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا "، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيَّ، يَقُولُ: قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ: " أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا "، قَالَ: الرَّجُلُ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنْهَا، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ الْعَرَبِ الْبَوْلُ قَائِمًا، أَلَا تَرَاهُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ، يَقُولُ: " قَعَدَ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ ".

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ا۔ابوالحسن القطان کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن یزید (یعنی: ابن ماجہ) سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے احمد بن عبدالرحمٰن مخزومی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ سفیان ثوری نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث: «أنا رأيته يبول قاعدا» کے بارے میں کہا کہ: مرد اس بات کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جانتے ہیں، (احمد بن عبدالرحمٰن مخزومی کی سفیان ثوری سے ملاقات نہیں)۔احمد بن

عبدالرحمٰن کہتے ہیں: عربوں کی عادت کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی تھی، کیا تم اسے عبدالرحمٰن بن حسنہ کی حدیث میں دیکھتے نہیں ہو؟ اس میں ہے: ”دیکھو! وہ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں“۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:309)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيل بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقْهُ، أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو تم اس کی تصدیق نہ کرو، میں نے دیکھا ہے کہ آپ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:307)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے

**حدیث :**

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قال: أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو تم سے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، تو تم اس کی تصدیق نہ کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:29)

مزید حوالہ جات:

سنن ترمذی، حدیث نمبر۔12

سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔308

سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔346

سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔11

باب نمبر۔63

# نیا وضو

قرآن میں وضو کا درج ذیل طریقہ بیان کیا گیا ہے:

## قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، بس اُس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا، مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے، شاید کہ تم شکر گزار بنو

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔6)

جبکہ حدیث میں درج ذیل اضافہ کیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے

## حدیث :

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ, أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَزَائِدَةُ, عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ"، وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَالَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ".

حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23469)

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کرکے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے

### حدیث :

وقَالَ عَبد اللَّهِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بنِ سُفْيَانَ، أَوْ سُفْيَانَ بنِ الْحَكَمِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ ".

حضرت سفیانیا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کرکے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23472)

# قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے

متن قرآن میں اختلاف کو قانونی حیثیت دے کر پورے قرآن کو مشکوک ثابت کرنے کیلئے اس طرح کی روایتیں گھڑی گئیں:

قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقِيتُ جِبرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ: يَا جِبرِيلُ، إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ: الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالشَّيْخُ الْفَانِي الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبعَةِ أَحْرُفٍ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ "احجار المراء" نامی جگہ پر میری جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبرائیل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23398)

قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ رِبعِيِّ بنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبنِي، قَالَ: وَكَانَ إِذَا قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبنِي، رَأَيْنَا أَنَّهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبرِيلُ بِأَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ: "إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ، فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ، فَلَا يَتَحَوَّلْ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ "احجار المراء" نامی جگہ پر میری جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبرائیل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23410)

## قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے

### حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حِجَارَةِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ: "يَا جِبْرِيلُ، إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ: إِلَى الشَّيْخِ، وَالْعَجُوزِ، وَالْغُلَامِ، وَالْجَارِيَةِ، وَالشَّيْخِ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ. فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ "احجار المراء" نامی جگہ پر میری جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبرائیل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23447)

## قرآن سات حروف پر پڑھا جاسکتا ہے

### حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: "لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ، فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ". قَالَ أَبِي: وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ، فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے آئے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احجار المراء نامی جگہ میں تھے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کے لوگ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں ان میں سے جو شخص کسی خاص قرأت کے مطابق اسے پڑھنا چاہے تو اسی طرح پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہو اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23273)

## قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے

## حديث :

**حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ".**

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23326)

باب نمبر۔65

# جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ: إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ! فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ! فَقَالَ: " أَلَيْسَتْ نَفْسًا ".

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے یہ دونوں کھڑے ہوگئے کسی نے کہا کہ یہ اسی علاقے کے رہنے والوں میں سے تھا انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گذرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23842)

جبکہ مجموعہ احادیث میں یہ بھی شامل ہے:

نبی اکرم ﷺ جنازہ دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے

**حدیث :**

حضرت علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پہلے جنازے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر اس کے بعد (یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ (جنازہ دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔582)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔583)

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی وجہ: کیا یہ روح نہیں ہے؟

**حدیث :**

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: "مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا".

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے۔ ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ لے جایا گیا، تو دونوں کھڑے ہو گئے تو ان سے کہا گیا: یہ تو ذمی ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے، تو آپ سے عرض کیا گیا یہ تو یہودی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ”کیا یہ روح نہیں ہے؟“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1922)

دوسری وجہ

حدیث :

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ. ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا"، اللَّفْظُ لِخَالِدٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ جنازہ (ایک) یہودی عورت کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت ایک قسم کی ہیبت ہے، تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ“، یہ الفاظ خالد کے ہیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1923)

حضور ﷺ صرف ایک دفعہ یہودی عورت کے جنازے کیلئے کھڑے ہوئے تھے، اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے

حدیث :

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَمْرُ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: "إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ".

ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے (اتنے میں) ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابوموسیٰ اشعری کا حکم ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، (پھر) اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1924)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1925)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1926)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1927)

## حضور ﷺ نے ناپسند کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو، اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے

**حدیث :**

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، قال: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ: "إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ".

محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستے میں بیٹھے تھے تو آپ نے ناپسند کیا کہ ایک یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو تو آپ کھڑے ہو گئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1928)

## حضور ﷺ جنازے کیلئے نہیں بلکہ فرشتوں کی تکریم کیلئے کھڑے ہوئے تھے

**حدیث :**

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قال: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قال: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، "أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: "إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے کہا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم فرشتوں (کی تکریم میں) کھڑے ہوئے ہیں، (نہ کہ جنازہ کی)۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1931)

# تمام کتوں کو قتل کردو

درج ذیل کتوں کے متعلق آپس میں متصادم روایات ان کے وضع ہونے کی واضح دلیل ہے:

تمام کتوں کو قتل کردو

## حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي خِدَاشٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، "اقْتُلْ كُلَّ كَلْبٍ بِالْمَدِينَةِ". قَالَ: فَوَجَدْتُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِالصَّوْرَيْنِ مِنَ الْبَقِيعِ لَهُنَّ كَلْبٌ، فَقُلْنَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغْزَى رِجَالَنَا، وَإِنَّ هَذَا الْكَلْبَ يَمْنَعُنَا بَعْدَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَأْتِيَنَا حَتَّى تَقُومَ امْرَأَةٌ مِنَّا فَتَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَاذْكُرْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَهُ أَبُو رَافِعٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَبَا رَافِعٍ، "اقْتُلْهُ، فَإِنَّمَا يَمْنَعُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع! مدینہ میں جتنے کتے پائے جاتے ہیں ان سب کو مار ڈالو، وہ کہتے ہیں کہ میں نے انصار کی کچھ خواتین کے جنت البقیع میں کچھ درخت دیکھے ان خواتین کے پاس بھیکتے تھے وہ کہنے لگیں اے ابورافع! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مردوں کو جہاد کے لئے بھیج دیا اللہ کے بعد اب ہماری حفاظت یہ کتے ہی کرتے ہیں اور واللہ کسی کو ہمارے پاس آنے کی ہمت نہیں ہوتی حتیٰ کے ہم میں سے کوئی عورت اٹھتی ہے تو یہ کتے اس کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں اس لئے آپ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کردو چناچہ انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کردی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابورافع! تم انہیں قتل کردو خواتین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23865)

صرف سیاہ کتوں کو قتل کرو

## حدیث :

عَن عبد الله بنِ مُغفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غنم»

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔“ ابوداؤد، دارمی۔ اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو گھر والے شکاری کتے، کھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتا پالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قراط کم کر دیا جاتا ہے۔“ رواہ ابوداؤد والدارمی والترمذی والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4102)

کالے کتے کو قتل کر دو

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ".

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے، تو میں یقیناً ان کے قتل کا حکم دیتا، پھر بھی خالص کالے کتے کو قتل کر ڈالو، اور جن لوگوں نے جانوروں کی حفاظت یا شکاری یا کھیتی کے علاوہ دوسرے کتے پال رکھے ہیں، ان کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں“ ۱؎۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3205)

باب نمبر۔67

# حضور ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی یا نہیں؟؟؟

حضور ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی یا نہیں؟؟؟ صحابہؓ میں اختلاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ، عَنْ بِلَالٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَّى فِي الْبَيْتِ"، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: "لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر کہی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23919)

دیگر کتب احادیث میں ہے:

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی

**حدیث :**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: «هَذِهِ الْقِبْلَة». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کے تمام اطراف میں دعا فرمائی لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ آپ وہاں سے باہر تشریف لے آئے، پس جب باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ”یہ (کعبہ) قبلہ ہے۔“ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:689)

دیگر حوالہ جات:

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر3237)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر3238)

(صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3239)

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی

حدیث :

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل الْكَعْبَة وَأُسَامَة بن زيد وبلال وَعُثْمَان بن طَلْحَة الحَجبِي فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جعل عمودا عَن يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صلى

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو عثمان نے بیت اللہ کا دروازہ بند کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہرے، اور جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک ستون اپنے بائیں، دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کر لیے، ان دنوں بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 691)

مزید حوالہ جات:

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔ 180)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔ 181)

# یہودی کاوارث مسلمان

یہودی کاوارث مسلمان

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ, عَنْ شُعْبَةَ, حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ, عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ, عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ, قَالَ: أُتِيَ مُعَاذٌ بِيَهُودِيٍّ, وَارِثُهُ مُسْلِمٌ, فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ" فَوَرَّثَهُ.

ابوالاسود دیلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس وقت یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام اضافہ کرتا ہے کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22057)

جبکہ درج ذیل احادیث میں ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، ملاحظہ کیجئے:

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاق بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ".

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا، نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔"

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4140)

**حدیث :**

مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ".

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے بیان کیا، ان سے عمر بن عثمان نے بیان کیا اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر بیٹا مسلمان باپ کا۔“

(صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6764)

مزید حوالہ جات:

صحیح بخاری، حدیث نمبر۔4283

صحیح مسلم، حدیث نمبر۔4140

سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2107

سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔2909

سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔2730

سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔2729

موطا امام مالک، حدیث نمبر۔390

# ایرانی امام مہدی

تاریخ شاہد ہے کہ دین اسلام کی تمام اصطلاحات کو تبدیل کرکے اسے مذہب میں تبدیل کرنے کا سہرا ایرانیوں کے سر ہے۔ صحاح ستہ اور کتب اربعہ کے تمام مصنفین ایرانی ہیں۔ انہوں نے اپنی شکست کا بدلہ بھی خوب لیا اور حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی روایات بھی گڑھیں کہ کوئی ان کا انکار بھی نہ کرسکے، درج ذیل روایات اس کی ایک چھوٹی سی مثال ہے:

امام مہدی کا تعلق خراسان سے ہوگا

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ".

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اس میں خلیفۃ اللہ امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22387)

باب نمبر۔70

# مسخ شدہ امت

گوہ کسی امت کی مسخ شدہ شکل

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِبَابٍ قَدْ احْتَرَشَهَا، قَالَ: فَجَعَلَ يُقَلِّبُ ضَبًّا مِنْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "أُمَّةٌ مُسِخَتْ"، قَالَ: وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ: "مَا أَدْرِي مَا فَعَلَتْ"، قَالَ: "وَمَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا"، وقَالَ شُعْبَةُ: وسَمِعْتُهُ، وقَالَ حُصَيْنٌ: عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: وَذَكَرَ شَيْئًا نَحْوًا مِنْ هَذَا، قَالَ: فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ، وَلَمْ يَنْهَ أَحَدًا.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گوہ شکار کرکے لایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک گوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی تھیں مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23315)

مجموعہ روایات میں کئی چیزوں کو مسخ شدہ قرار دیا گیا ہے، مثلاً:

چوہے مسخ شدہ انسان ہیں۔

**حدیث :**

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔3305)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7496)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7497)

نبی اکرم ﷺ کی امت کے بعض لوگوں کو بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5590)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4062)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4061)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4060)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2153)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2152)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔106)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔116)

سانڈا (گوہ) مسخ شدہ انسان ہے

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5041)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5043)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔3795)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3238)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3240)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4326)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4325)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4327)

انسانوں کو بندر اور سور بنا دیا گیا

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔3061)

دوسری طرف کتب روایات میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جن لوگوں کو مسخ کیا گیا ان کی نسل ختم کر دی گئی تھی، لہٰذا آج کے چوہوں، بندروں، سوروں اور سانڈوں میں ان لوگوں کی خصوصیات کا بیان حیرت کا باعث ہے:

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ "، قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا، وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ.

وکیع نے ہمیں مسعر سے حدیث بیان کی، انہوں نے علقمہ بن مرثد سے، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید فرما! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں اور ان دنوں کا جو گنے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بانٹے جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمہیں آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندروں کے بارے میں بات چیت ہوئی، مسعر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی (ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد، بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے تھے (جو موجودہ ہیں وہ انہی کی نسلیں ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6770)

## حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: " اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ، وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، لَكَانَ خَيْرًا لَكِ "، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ

هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا، فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا، وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ.

عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن مرثد سے خبر دی، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جاچکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جاچکے اور ایسے رزقوں کو جو تقسیم کیے جاچکے۔ نہ ان میں سے کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آسکتی ہے اور نہ آنے کے بعد مؤخر ہوسکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے بچا لے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انہی میں سے ہیں جو مسخ ہوکر بنے تھے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا:) کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان (لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کرکے انہیں آگے چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود (تھے۔" (آگے انہی کی نسلیں چلی ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6772)

# شیطان استاد کے بعد فی میل جن استاد

درج ذیل روایت میں بیان کردہ کہانی میں ''فی میل جن'' کا ذکر کیا گیا ہے، صحیح بخاری نے بالکل یہی کہانی بیان کی ہے لیکن اس نے ''فی میل جن'' کی جگہ شیطان کو منتخب کیا ہے، اس سے واضح ہوا کہ واضعین روایات کہانیوں میں اپنے من پسند کرداروں کو فٹ کر کے بیان کر دیتے تھے، ذیل میں ہم صحیح بخاری کی مذکورہ روایتیں بھی پیش کر رہے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

جن عورت نے رہنمائی کی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوب، أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ، فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ، فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ". قَالَ: فَجَاءَتْ، فَقَالَ لَهَا، فَأَخَذَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: إِنِّي لَا أَعُودُ، فَأَرْسَلَهَا، فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟"، قَالَ: أَخَذْتُهَا، فَقَالَتْ لِي: إِنِّي لَا أَعُودُ، فَأَرْسَلْتُهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا عَائِدَةٌ، فَأَخَذْتُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ تَقُولُ: لَا أَعُودُ، وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: "مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟"، فَيَقُولُ: أَخَذْتُهَا، فَتَقُولُ: لَا أَعُودُ، فَيَقُولُ: إِنَّهَا عَائِدَةٌ، فَأَخَذَهَا، فَقَالَتْ: أَرْسِلْنِي وَأُعَلِّمُكَ شَيْئًا تَقُولُ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْءٌ، آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: "صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوب"..

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے خیمے میں ہوتے تھے ایک جن عورت آتی اور انہیں پکڑ لیتی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جب تم اسے دیکھو تو یوں کہنا "بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ اگلی مرتبہ جب وہ آئی تو انہوں نے اسے یہی کہا اور اسے پکڑ لیا اس نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ آپ کے پاس نہیں آؤں گی انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اسے پکڑ لیا تھا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گی اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پھر آئے گی، چناچہ میں نے اسے دو تین مرتبہ پکڑا اور وہ ہر مرتبہ یہی کہتی تھی کہ آئندہ نہیں آؤں گی بالآخر ایک مرتبہ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک چیز سکھاتی ہوں تم اسے کہہ لیا کرو کوئی چیز تمہارے قریب نہیں آسکے گی اور وہ آیت الکرسی ہے پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بتائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23592)

جن عورت نے رہنمائی کی

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَعْقُوب، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ يَعْنِي: حَدِيثَ الْغُولِ، قَالَ: أَبُو أَيُّوب خَالِدُ بْنُ زَيْد.

گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23593)

صحیح بخاری میں یہی واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا جا رہا ہے:

## حدیث :

وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ، قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سورة البقرة آية 255، حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سورة البقرة آية 255، وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. قَالَ: لَا. قَالَ: "ذَاكَ شَيْطَانٌ".

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے زکوٰۃِ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا...؟ عرض گذار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اُس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا لہٰذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور لے کر جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا...؟ عرض گذار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اُس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اُس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے۔ تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں آپ کو ایسے اِلفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے۔ میں نے کہا کہ وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا...؟ عرض گذار ہوا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں...؟ عرض گذار ہوا کہ اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جبکہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا...؟ عرض گذار ہوا ... نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔''

(صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوکالہ باب نمبر 1438 صفحہ نمبر 848، انٹرنیشنل نمبر 2311)

## حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ". وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ،

فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: "إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ".

ترجمہ: ”ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے حمید بن بلال نے، ان سے ابو صالح نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر تم میں سے نماز پڑھنے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکے، اگر وہ نہ رکے تو پھر روکے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے۔" اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا، کہا ہم سے عوف نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کے غلہ کی حفاظت پر مجھے مقرر کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لپ بھر بھر کر لینے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ پھر انہوں نے آخر تک حدیث بیان کی، اس (چور) نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب صبح تک نہ آسکے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی ہے اگرچہ وہ خود جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب بداء الخلق حدیث نمبر 505 صفحہ نمبر 246، انٹرنیشنل نمبر 3275،3274)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب تفسیر حدیث نمبر 3 صفحہ نمبر 35، انٹرنیشنل نمبر 5009 تا 5010)

غور کیجیے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بار بار انتباہ یعنی "وہ جھوٹا ہے" کے باوجود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چور کو چھوڑ دیتے تھے...؟ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مملکت کا مال اپنی صوابدید پر بانٹ رہے تھے...؟ کیا شیطان، اِنسان کا خیر خواہ ہو سکتا ہے...؟ کیا امانت میں خیانت کرنا نیک کاموں کی حرص ہے...؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیطان سے بچنے کا طریقہ پہلے سے ہی نہیں بتا رکھا تھا... یا اس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خود بھی شیطان سے بچنے کا طریقہ نہیں پتا تھا اگر پتا ہوتا تو دوسرے دن شیطان کیوں آتا۔

باب نمبر۔72

# سرخ رنگ

آپ نے اکثر مولویوں سے سنا ہو گا کہ حضور ﷺ کو سبز اور سفید رنگ پسند تھا اور سرخ اور سیاہ رنگ ناپسند تھا جبکہ درج ذیل حدیث میں کچھ اور ہی بیان کیا جارہا ہے:

حسن وحسین کا لباس سرخ

**حدیث :**

حَدَّثَنَا زَيْدُ بنُ حُبابٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبدُ اللهِ بنُ بُرَيْدَةَ، قال: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبنَا، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سورة التغابن آية 15 نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي، وَرَفَعْتُهُمَا".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہ سرخ رنگ کی قمیضیں پہنے ہوئے لڑکھڑاتے چلتے نظر آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور انہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ تمہارا امال اور تمہاری اولاد آزمائش کا سبب ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر انہیں اٹھا لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22995)

باب نمبر۔73

# مقتدیوں کے بے وضو ہونے کی بنا کر امام قرات بھول جاتا ہے

مقتدیوں کے بے وضو ہونے کی وجہ سے امام قرات بھول جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَقَرَأَ فِيهِمَا، فَالْتُبِسَ عَلَيْهِ فِي الْقِرَاءَةِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: "مَا بَالُ رِجَالٍ يَحْضُرُونَ مَعَنَا الصَّلَاةَ بِغَيْرِ طُهُورٍ! أُولَئِكَ الَّذِينَ يَلْبِسُونَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا، مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ، فَلْيُحْسِنِ الطُّهُورَ".

حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جس میں سورت روم کی تلاوت فرمائی دوران تلاوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ اشتباہ ہو گیا نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قرأت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23072)

مقتدیوں کے بے وضو ہونے کی بنا کر امام قرات بھول جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَبِيبًا أَبَا رَوْحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا فِيهَا.. فَقَالَ: "وَمَا يَمْنَعُنِي"، قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرَ الرُّقَعَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ: إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمُتَنَظِّفِينَ

حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جس میں سورت روم کی تلاوت فرمائی دوران تلاوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ اشتباہ ہو گیا نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قرأت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23125)

# جولاہے اور درزی سے محبت و نفرت کی وجہ

درج ذیل روایت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسے کسی عیسائی نے حضرت مریمؑ کی محبت میں وضع کیا ہے:

جولاہے اور درزی سے محبت و نفرت کی وجہ

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوسَى بنِ أَبِي عِيسى، "أَنَّ مَرْيَمَ فَقَدَتْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامِ، فَدَارَتْ تَطْلَبُهِ، فَلَقِيَتْ حَائِكًا فَلَمْ يُرْشِدْهَا، فَدَعَتْ عَلَيْهِ، فَلَا تَزَالُ تَرَاهُ تَائِهًا، فَلَقِيَتْ خَيَّاطًا فَأَرْشَدَهَا، فَدَعَتْ لَهُ"، فَهُمْ يُؤْنَسُ إِلَيْهِمْ، أَيْ: يُجْلَسُ إِلَيْهِمْ.

موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گم ہوگئے حضرت مریم (علیہا السلام) ان کی تلاش میں نکلیں تو راستے میں ایک جولاہا ملا لیکن وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ نہ بتا سکا حضرت مریم (علیہا السلام) نے اس کے لئے سخت الفاظ کہہ دیئے یہی وجہ ہے کہ تم جولاہے کو ہمیشہ حیران و پریشان دیکھو گے پھر ایک درزی ملا جس نے ان کی رہنمائی کر دی تو حضرت مریم (علیہا السلام) نے اس کے حق میں دعا فرمائی اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23239)

باب نمبر۔75

# جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

### قرآن :

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (177/2)

ترجمہ: ’’نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

### قرآن :

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (134/3)

ترجمہ: ’’جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔‘‘ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

### قرآن :

فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ’’ سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔‘‘

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

’’جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔‘‘

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

’’لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔‘‘

{سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن :

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 4 3 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃالدھر سورہ نمبر76آیت نمبر7تا12

سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت 1تا 11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت 70تا76

یہ توقرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن مسند احمد کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لاالہ الااللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

حدیث :

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ, عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ, عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ, عَنْ هِصَّانَ بْنِ الْكَاهِنِ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ, عَنْ مُعَاذٍ, مِثْلَهُ نَحْوَ قَوْلِهِ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22001)

جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لاالہ الااللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ, حَدَّثَنَا شُعْبَةُ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ أَنَسٍ, عَنْ مُعَاذٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ", قَالَ, شُعْبَةُ: لَمْ أَسْأَلْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لاالہ الااللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22003)

جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی

حدیث :

حَدَّثَنَا بَهْزٌ, حَدَّثَنَا شُعْبَةُ, حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَمْلَةَ يُحَدِّثُ, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ", فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: وَذُو الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: "وَذُو الِاثْنَيْنِ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22008)

جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لاالہ الااللہ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا

## حديث :

حَدَّثَنَا بَهْزٌ, حَدَّثَنَا هَمَّامٌ, حَدَّثَنَا قَتَادَةُ, عَنْ أَنَسٍ, أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ", قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ, وَسَعْدَيْكَ, قَالَ: "لَا يَشْهَدُ عَبْدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ", قَالَ: قُلْتُ: أَفَلَا أُحَدِّثُ النَّاسَ, قَالَ: "لَا, إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلُوا عَلَيْهِ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لاالہ الااللہ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بات نہ بتادوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22009)

دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لاالہ الااللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی

## حديث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ, أخبرنا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ, حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ, عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ: قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَكْتُمُكُمُوهُ, سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ".

کثیرہ بن مرہ کہتے ہیں کہ کہ اپنے مرض الوفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں (اب بیان کر رہا ہوں) میں نے نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لاالہ الااللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22034)

جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: أَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، يَقُولُ: اكْشِفُوا عَنِّي سَجْفَ الْقُبَّةِ أُحَدِّثْكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مَرَّةً: أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ إِلَّا أَنْ تَتَّكِلُوا، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ، لَمْ يَدْخُلْ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ"، وَقَالَ مَرَّةً: "دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں (اب بیان کر رہا ہوں) لہٰذا خیمے کے پردے ہٹا دو اور اب تک میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نہیں بیان کی تھی کہ تم اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22060)

جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَمْلَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ"، فَقَالَ مُعَاذٌ: وَذُو الِاثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَذُو الِاثْنَيْنِ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22069)

جو شرک نہ کرے وہ جنتی

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى, حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ, عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ, عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ, عَنْ مُعَاذٍ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا مُعَاذُ, مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معاذ! جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22083)

جو نماز روزہ اور حج کا اہتمام کرے وہ جنت میں جائے گا

## حدیث :

حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ, عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ, عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ, عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ, وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ, وَصَامَ رَمَضَانَ, وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا؟ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِهِ, أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا", فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, أَفَأُخْبِرُ النَّاسَ, قَالَ: "ذَرِ النَّاسَ يَا مُعَاذُ, فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ, مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ سَنَةٍ, وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا, وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ, فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ".

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پنج گانہ نماز ادا کرتا ہو بیت اللہ کا حج کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اللہ پر حق ہے خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی علاقے میں رہے جہاں وہ پیدا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ! انہیں عمل کرتے رہنے دو جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین درجہ ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اس لئے تم جب اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس ہی کا سوال کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22087)

جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ, حدثَنَا يَحْيَى التَّيْمِيُّ, عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ, عَنْ مُعَاذٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ, إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ

رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا"، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوِ اثْنَانِ، قَالَ: "أَوِ اثْنَانِ"، قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ، قَالَ: "أَوْ وَاحِدٌ"، ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے انہوں نے پوچھا اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، نامکمل حمل بھی اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے اس پر صبر کیا ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22090)

جو شرک نہ کرے وہ جنت میں جائے گا

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ"، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22091)

دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ".

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22127)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ, عَنْ هِشَامٍ, عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ, عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ, عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقَالَ: "اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ", قَالَ: فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا, فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقَالَ: "اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ", قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا ثَالِثًا, فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنِّي أَتَيْتُكَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ, فَسَأَلْتُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَنَا وَيُغَنِّمَنَا, فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, يَا رَسُولَ اللَّهِ, فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقَالَ: "اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ", قَالَ: فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, ثُمَّ أَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, مُرْنِي بِعَمَلٍ, قَالَ: "عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ, فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ", قَالَ: فَمَا رُئِيَ أَبُو أُمَامَةَ, وَلَا امْرَأَتُهُ, وَلَا خَادِمُهُ إِلَّا صُيَّامًا, قَالَ: فَكَانَ إِذَا رُئِيَ فِي دَارِهِمْ دُخَانٌ بِالنَّهَارِ, قِيلَ: اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ, نَزَلَ بِهِمْ نَازِلٌ, قَالَ: فَلَبِثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ, ثُمَّ أَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, أَمَرْتَنَا بِالصِّيَامِ, فَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا فِيهِ, يَا رَسُولَ اللَّهِ, فَمُرْنِي بِعَمَلٍ آخَرَ, قَالَ: "اعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً, وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً"..

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا (جس میں میں بھی تھا) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے لہٰذا یارسول اللہ! اب تو میرے لئے شہادت کی دعا فرما دیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔ اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے کی حالت ہی میں ملے اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطاء فرمائی ہیں اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22140)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ, حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ, حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ, عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا, فَأَتَيْتُهُ, فَذَكَرَ مَعْنَاهُ, إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مُرْنِي بِعَمَلٍ آخُذُهُ عَنْكَ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ, قَالَ: "عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ"..

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22141)

وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ, حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, وَعَبْدِ الْوَهَّابِ, عَنْ هِشَامٍ, وَأَزْهَرَ بْنِ الْقَاسِمِ, حَدَّثَنَا هِشَامٌ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَبُو أُمَامَةَ الْحِمْصِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْوُضُوءُ يُكَفِّرُ مَا قَبْلَهُ, ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً", فَقِيلَ لَهُ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ, غَيْرَ مَرَّةٍ, وَلَا مَرَّتَيْنِ, وَلَا ثَلَاثٍ, وَلَا أَرْبَعٍ, وَلَا خَمْسٍ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا (ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے

(مسند احمد، حدیث نمبر:22162)

وضو کرنے سے اعضائے وضو کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

## حدیث :

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ, حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ, عَنْ شِمْرٍ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ, خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ, وَبَصَرِهِ, وَيَدَيْهِ, وَرِجْلَيْهِ, فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22171)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ, قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هُوَ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نُوحٍ وَهُوَ الْمَضْرُوبُ, حَدَّثَنَا أَبُو خُرَيْمٍ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ, حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ الرَّاسِبِيُّ, أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمْصَ, فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ, فَقَامَ إِلَى وَضُوئِهِ, إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ, فَبِعَدَدِ ذَلِكَ الْقَطْرِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ وُضُوئِهِ, إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ, وَقَامَ إِلَى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ", قَالَ أَبُو غَالِبٍ: قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا, غَيْرَ مَرَّةٍ, وَلَا مَرَّتَيْنِ, وَلَا ثَلَاثٍ, وَلَا أَرْبَعٍ, وَلَا خَمْسٍ, وَلَا سِتٍّ, وَلَا سَبْعٍ, وَلَا ثَمَانٍ, وَلَا تِسْعٍ, وَلَا عَشْرٍ, وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ.

ابو غالب راسبی کہتے ہیں کہ شہر حمص میں ان کی ملاقات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کچھ سوالات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے اسی دوران حضرت ابوامام رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں اور پانی کے ان قطرات کی تعداد کے اعتبار سے جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔ اور غالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعیہ حدیث نبی کریمصلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا تھا ایک دو مرتبہ نہیں دسیوں مرتبہ سنا ہے اور سارے اعداد ذکر کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22188)

ہر سجدے پر ایک گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ, حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ, حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ, عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقَالَ: " اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ ", قَالَ: فَغَزَوْنَا, فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا, فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, قَالَ: " اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ ", قَالَ: فَغَزَوْنَا, فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَالِثًا, فَأَتَيْتُهُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, قَدْ أَتَيْتُكَ تَتْرَى مَرَّتَيْنِ, أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقُلْتَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ, يَا رَسُولَ اللَّهِ, فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ, فَقَالَ: " اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ ", قَالَ: فَغَزَوْنَا, فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا, ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, مُرْنِي بِعَمَلٍ آخُذُهُ عَنْكَ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ, قَالَ: " عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ, فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ ", قَالَ: فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ, وَامْرَأَتُهُ, وَخَادِمُهُ, لَا يُلْفَوْنَ إِلَّا صِيَامًا فَإِذَا رَأَوْا نَارًا, أَوْ دُخَانًا بِالنَّهَارِ فِي مَنْزِلِهِمْ, عَرَفُوا أَنَّهُمْ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ, قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدُ, فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ, وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ, فَمُرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ, قَالَ: " اعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً, إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً, أَوْ حَطَّ, أَوْ قَالَ: وَحَطَّ, شَكَّ مَهْدِيٌّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا (جس میں میں بھی تھا) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آگئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آچکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آگئے لہٰذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لئے شہادت کی دعا فرما دیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آگئے۔ اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے کی حالت ہی میں ملے اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطاء فرمائی ہیں اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22195)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ, أَخْبَرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ, حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ, قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ, يَقُولُ: "إِذَا وَضَعْتَ الطَّهُورَ مَوَاضِعَهُ, قَعَدْتَ مَغْفُورًا لَكَ, فَإِنْ قَامَ يُصَلِّي, كَانَتْ لَهُ فَضِيلَةً وَأَجْرًا, وَإِنْ قَعَدَ, قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ", فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ, أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلَّى تَكُونُ لَهُ نَافِلَةً؟ قَالَ: "لَا, إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, كَيْفَ تَكُونُ لَهُ نَافِلَةً, وَهُوَ يَسْعَى فِي الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا؟! تَكُونُ لَهُ فَضِيلَةً وَأَجْرًا".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اچھی طرح وضو کرو تو جب بیٹھو گے اس وقت تمہارے سارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے اگر اس کے بعد کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو وہ اس کے لئے فضیلت اور باعث اجر بن جاتی ہے وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے ابوامامہ! یہ بتائیے کہ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو وہ اس کے لئے نفل ہو گی؟ انہوں نے فرمایا نہیں، نفل ہونا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، عام آدمی کے لئے کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ گناہوں اور لغزشوں میں بھاگا پھرتا ہے اس کے لئے وہ باعث اجر ہوتی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22196)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ, حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ, عَنْ شِمْرٍ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ, خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ, وَبَصَرِهِ, وَيَدَيْهِ, وَرِجْلَيْهِ, فَإِنْ قَعَدَ, قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22206)

ایک سجدہ کرنے پر ایک گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ "، فَغَزَوْنَا، فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا آخَرَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ: " اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ " فَغَزَوْنَا، فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا آخَرَ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَيْتُكَ تَتْرَى ثَلَاثًا أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقُلْتَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ، فَغَزَوْنَا، فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا، فَمُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، قَالَ: " عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ "، قَالَ: وَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ لَا يَكَادُ يُرَى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ بِالنَّهَارِ، فَإِذَا رُئِيَ الدُّخَانُ بِالنَّهَارِ، عَرَفُوا أَنَّ ضَيْفًا اعْتَرَاهُمْ، مِمَّا كَانَ يَصُومُ هُوَ وَأَهْلُهُ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ، قَالَ: " اعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً، إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا (جس میں میں بھی تھا) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آگئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آچکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آگئے لہٰذا یارسول اللہ! اب تو میرے لئے شہادت کی دعا فرمادیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آگئے۔ اس کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے کی حالت ہی میں ملے اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطاء فرمائی ہیں اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے نبی کریم صلیاللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22220)

نماز پڑھنے سے پچھلی نماز تک کے گناہ معاف

حديث :

حَدَّثَنَا رَوْحٌ, حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ, حَدَّثَنَا أَبُو الرَّصَافَةِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَاهِلَةَ أَعْرَابِيٌّ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ, فَيَقُومُ, فَيَتَوَضَّأُ, فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي, فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ, إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ, ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً, فَيُصَلِّي, فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ, إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ, ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً, فَيُصَلِّي, فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ, إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان آدمی پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر دوسری فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22237)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حديث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ, حَدَّثَنَا سَعِيدٌ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْحِمْصِيِّ, قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْوُضُوءَ يُكَفِّرُ مَا قَبْلَهُ, ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً", قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ, غَيْرَ مَرَّةٍ, وَلَا مَرَّتَيْنِ, وَلَا ثَلَاثٍ, وَلَا أَرْبَعٍ, وَلَا خَمْسٍ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا (ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22253)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حديث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ, عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ, حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ, ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ, نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ, فَإِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ, نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ, فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ, نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ, مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ, فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ, وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ, سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ, وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ", قَالَ: " فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ, رَفَعَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَتَهُ, وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں جب وہ کلی کرتا، ناک میں پانی ڈالتا اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور جب وہ کہنیوں تک ہاتھوں اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے خطرناک گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ ہر گناہ سے اس طرح محفوظ ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے وقت تھا اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22267)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ, حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ, حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ, قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ, وَيَدْفِنُ الْقَمْلَ فِي الْحَصَى, فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ, إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ, فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ, وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ, ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ, غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ, وَقَبَضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ, وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أُذُنَاهُ, وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ, وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوءٍ", قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيهِ.

ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور جوئیں نکال نکال کر کنکریوں میں ڈال رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوامامہ! ایک آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے اپنے سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جن کی طرف وہ اپنے

پاؤں سے چل کر گیا، جنہیں ہاتھ سے پکڑ کر کیا جنہیں اس کے کانوں نے سنا،اس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں ان کا خیال پیدا ہوا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اتنی مرتبہ سنی ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22272)

سورۃ الاخلاص پڑھنے سے جنت واجب

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ, حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ, قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ, عَنِ الْقَاسِمِ, عَنْ أَبِي أُمَامَةَ, قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ, فَقَالَ: " أَوْجَبَ هَذَا " أَوْ " وَجَبَتْ لِهَذَا الْجَنَّةُ ".

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو سورت اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22289)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قِيلَ لِثَوْبَانَ, حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ: تَكْذِبُونَ عَلَيَّ! وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ".

سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرح جھوٹی نسبت کرتے ہو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22370)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ، أَوْ قَالَ: قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ "عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً"، قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي: مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ.

معدان یعمری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے نزدیک پسندیدہ کوئی ایسا عمل بتادیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے جنت میں داخل فرمادے، اس پر وہ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد انہوں نے فرمایا کہ یہی سوال میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کثرت سجدہ کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ تم اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کروگے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔ معدان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22377)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ، قَالَ: قُلْتُ: لِثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً".

معدان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنادیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے نفع عطاء فرمادے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اس کی برکت سے اس کا ایک درجہ بلند کردے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22411)

ایک سجدہ کرنے سے ایک گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: لَتَكْذِبُونَ عَلَيَّ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً".

سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرح جھوٹی نسبت کرتے ہو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22442)

جو شرک نہ کرے وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکار یا چوری ہی کرتا ہو

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ".

حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکار یا چوری ہی کرتا ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22464)

عاشورہ کا روزہ رکھنے سے سابقہ گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ. قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِغَيْلَانَ الْأَنْصَارِيِّ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ: أَيْ نَعَمْ. أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيتُ، أَوْ قَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا. قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ: وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً. قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ صَامَ الْأَبَدَ؟ قَالَ: "لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ"، قَالَ: صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟!" قَالَ: إِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "لَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّانَا لِذَلِكَ"، قَالَ: صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ"، قَالَ: صَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ قَالَ: "ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ"، قَالَ: "صَوْمُ ثَلَاثَةِ

أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ"، قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ"، قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ".

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہیں اور اسی پر ہم نے بیعت کی ہے پھر ایک دوسرے آدمیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے سائل نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22537)

روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ صِيَامَ عَرَفَةَ؟ قَالَ: "أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ".

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بارگاہ الٰہی سے امید ہے کہ اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے سائل نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا مجھے بارگاہ الٰہی سے امید ہے کہ اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22621)

دو روزے رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: "أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةٍ وَمُسْتَقْبَلَةٍ"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: "لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: "ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: "وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ"، قَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: "وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟" قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: "أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَةٍ".

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے سائل نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22650)

جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أُقَيْشٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا

أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَثَلَاثَةٌ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ"، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ".

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب بھیبھی حکم ہے صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھیبھی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہو گا جسے آگ کے لئے اتنا پھیلا یا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہو گا جس کی شفاعت سے مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22665)

زخم لگنے سے گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کردے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22701)

جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلًا لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ مَا حَدِيثٌ

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ، وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حُرِّمَ عَلَى النَّارِ"، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ مِثْلَهُ، قَالَ: "حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ".

صنابحی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات زندگی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا اگر سفارش قبول کی گئی تو میں تمہارے حق میں سفارش کروں گا اور جہاں تک میرے بس میں ہوا تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث بھی سنی ہے اور تمہارے لئے اس میں کوئی خیر ہے بخدا! وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے البتہ ایک حدیث ہے جو آج میں تم سے بیان کر رہا ہوں جبکہ میرا احاطہ کر لیا گیا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22711)

جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے

## حدیث :

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22712)

رمضان میں قیام سے سابقہ گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي، مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ". وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ، كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ، لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرَّ، وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُرْمَى بِهِ فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ، وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں قیام کرے تو اللہ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی عشرہ اخیرہ کے نویں "ساتویں" پانچویں "تیسری یا آخری رات" نیز فرمایا کہ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات روشن اور چمکدار ہوتی ہے اس میں چاند کی روشنی بھی خوب اجلی ہوتی ہے وہ رات پرسکون اور گہری ہوتی ہے اس رات میں صبح تک ستارے توڑ کر نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج روشن ہوتا ہے تو وہ سیدھا برابر نکلتا ہے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لئے سورج کے ساتھ نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22765)

## زخم لگنے سے گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ جُرِحَ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَتَصَدَّقَ بِهَا، كَفَّرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22792)

## زخم لگنے سے گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ، كَفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِ".

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:22794)

یہ پڑھنے سے جنت

## حديث :

حَدَّثَنَا أَبو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ، أَوْ حِينَ يُمْسِي: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ، أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ".

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح شام کے وقت یوں کہہ لیا کرے کہ اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو تجھ سے کئے گئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں میں اپنے گناہوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے اوپر تیرے احسانات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا اور اس دن یا رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23013)

سورۃ الاخلاص پڑھنے سے جنت واجب

## حديث :

حَدَّثَنَا أَبو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ: يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، فَقَالَ: "أَمَّا هَذَا، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الشِّرْكِ"، قَالَ: وَإِذَا آخَرُ يَقْرَأُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ".

ایک شیخ سے "جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے" مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو سورت کافرون کی تلاوت کر رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورت اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی برکت سے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23194)

سورۃ الاخلاص پڑھنے سے بخشش

## حديث :

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُهَاجِرٍ الصَّائِغِ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ: يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، فَقَالَ: "أَمَّا هَذَا، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ"، وَسَمِعَ آخَرَ وَهُوَ يَقْرَأُ: هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَقَالَ: "أَمَّا هَذَا، فَقَدْ غُفِرَ لَهُ".

ایک شیخ سے "جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے" مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی کریم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو سورت کافرون کی تلاوت کر رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورت اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی برکت سے اس کی بخشش ہو گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23206)

هندووانہ تدفین سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيحٍ عَاصِفٍ، قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا، قَالَ: فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَوْفُكَ! قَالَ: فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہوں کے کام کرتا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جس دن تیز آندھی چل رہی ہو اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23253)

لا الہ الا اللہ پر اقرار سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا حَسَنٌ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ، عَنْ نُعَيْمٍ، قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ: ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي، فَقَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ حَسَنٌ: ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا، دَخَلَ الْجَنَّةَ".

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (رضاء الٰہی کے لئے) لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23324)

ہندوانہ تدفین سے جنت

حدیث :

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: حَدِّثْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا، بَلْ حَدِّثْ أَنْتَ، فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، وَصَدَّقَهُ الْآخَرُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُؤْتَى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ: انْظُرُوا فِي عَمَلِهِ، فَيَقُولُ: رَبِّ مَا كُنْتُ أَعْمَلُ خَيْرًا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لِي مَالٌ وَكُنْتُ أُخَالِطُ النَّاسَ، فَمَنْ كَانَ مُوسِرًا يَسَّرْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ مُعْسِرًا أَنْظَرْتُهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَحَقُّ مَنْ يَسَّرَ، فَغَفَرَ لَهُ". فَقَالَ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا. ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ قَدْ قَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ، فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي، ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا بِي رِيحًا عَاصِفًا، فَاذْرُونِي، فَيَجْمَعُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، قَالَ: فَيَغْفِرُ لَهُ". قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ.

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثیں سن رکھی ہیں وہ ہمیں بھی سنائیے چنانچہ ان میں سے ایک نے یہ حدیث سنائی اور دوسرے نے ان کی تصدیق کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے اعمال دیکھو وہ کہے گا کہ پروردگار! میں کوئی نیک کام نہیں کرتا تھا البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے پاس مال تھا اور میں لوگوں سے مل کر تجارت کرتا تھا جس کے پاس کشادگی ہوتی میں اس پر آسانی کر دیتا اور

جو تنگدست ہوتا میں اسے سہولت تک مہلت دے دیتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا سہولت دینے کا میں زیادہ حق دار ہوں چنانچہ اس کی بخشش ہو گئی دوسرے صحابی نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جس دن تیز آندھی چل رہی ہو اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، دوسرے صحابی نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23463)

جو یہ کلمہ پڑھے اس کے دس گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ لِي: " يَا أَبَا أَيُّوبَ، أَلَا أُعَلِّمُكَ؟ "، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَإِلَّا كُنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ مُحَرَّرِينَ، وَإِلَّا كَانَ فِي جُنَّةٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَا قَالَهَا حِينَ يُمْسِي إِلَّا كَذَلِكَ "، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ أَبِي أَيُّوبَ؟ قَالَ: آللَّهِ لَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے یہاں جلوہ افروز ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے ابوایوب! کیا میں تمہیں کچھ تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرمادے گا ورنہ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہہ لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23516)

جو یہ کلمہ پڑھے اس کے دس گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعِيشَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُنَّ كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَمِثْلُ ذَلِكَ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے یہاں جلوہ افروز ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے ابوایوب! کیا میں تمہیں کچھ تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ور نہ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اور شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہہ لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23518)

جو شرک نہ کرے وہ جنتی

حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْجَيْشِ الَّذِي غَزَا فِيهِ أَبُو أَيُّوبَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ: إِذَا مِتُّ فَاقْرَءُوا عَلَى النَّاسِ مِنِّي السَّلَامَ، فَأَخْبِرُوهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ"، وَلْيَنْطَلِقُوا بِي فَلْيَبْعُدُوا بِي فِي أَرْضِ الرُّومِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَحَدَّثَ النَّاسُ لَمَّا مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ، فَاسْتَلْأَمَ النَّاسُ، وَانْطَلَقُوا بِجِنَازَتِهِ.

اہل مکہ میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یزید بن معاویہ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بھی جہاد کے لئے شریک تھے یزید مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتادینا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض

روم میں بڑھتے چلے جاؤ جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو یزید نے لوگوں کو یہ باتیں بتائیں لوگوں نے اسلحہ زیب تن کیا اور ان کا جنازہ لے کر چل پڑے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23523)

جو شرک نہ کرے وہ جنتی

حدیث :

حَدَّثَنَا ابنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظِبْيَانَ، وَيَعْلَى، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ، قَالَ: غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الرُّومَ فَمَرِضَ، فَلَمَّا حُضِرَ، قَالَ: أَنَا إِذَا مِتُّ فَاحْمِلُونِي، فَإِذَا صَافَفْتُمُ الْعَدُوَّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْلَا حَالِي هَذَا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ".

ابوظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے وہ بیمار ہوگئے جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23560)

جو یہ کلمہ پڑھے اس کے دس گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَعِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَحَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَكُنَّ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ، وَكُنَّ لَهُ مَسْلَحَةً مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ، فَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي، فَمِثْلُ ذَلِكَ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات کہہ لے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وہو علی کل شی قدیر" تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا دس درجات بلند کر دے گا اور یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور وہ دن کے آغاز

سے اختتام تک اس کا ہتھیار ہو جائیں گے اور اس دن کوئی شخص ایسا عمل نہیں کر سکے جو اس پر غالب آجائے اور اگر شام کے وقت کہہ لے تب بھی اسی طرح ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23568)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: " جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ ".

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے عمدہ کپڑے پہنے خوشبو یا تیل لگائے پھر جمعہ کے لئے آئے مسجد پہنچ کر وقت ہو تو نماز پڑھے کوئی لغو حرکت نہ کرے کسی کو تکلیف نہ دے جب امام نکل آئے تو خاموش رہے اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23572)

جو شرک نہ کرے وہ جنتی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، قَالَ: غَزَا أَبُو أَيُّوبَ مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَدْخِلُونِي أَرْضَ الْعَدُوِّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ حَيْثُ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ ".

ابوظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے وہ بیمار ہو گئے جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23594)

وضو کر کے نماز پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

**حدیث :**

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَحُجَيْنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ، فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَبَا أَيُّوبَ، فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ، وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَقَالَ حُجَيْنٌ: الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ، فَقَالَ: ابْنَ أَخِي، أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ، وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ، غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ". أَكَذَاكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں وہ شریک تھے اس موقع پر جنگ تو نہیں ہو سکی البتہ مورچہ بندی ضروری ہوئی پھر جب وہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عاصم نے کہا اے ابوایوب! اس سال ہم سے جہاد رہ گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھ لے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے فرمایا بھتیجے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان چیز نہ بتاؤں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور حکم کے مطابق نماز پڑھے تو اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے عقبہ کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23595)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ إِذَا تَكَلَّمَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23710)

نماز پڑھنے سے گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ؟ فَقُلْنَا: أَخْبِرْنَا. فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ، فَقَالَ: "أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ؟" فَقُلْنَا: أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ".

ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23716)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

حدیث :

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟" قُلْتُ: هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ فِيهِ أَبَاكُمْ. قَالَ: "لَكِنِّي أَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، لَا يَتَطَهَّرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طُهُورَهُ، ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُعَةَ، فَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ، إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا اجْتُنِبَتْ الْمَقْتَلَةُ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:23718)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَرُوحُ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23725)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

## حدیث :

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قلت: الله ورسوله أعلم, ثم قال: " أتدري ما يوم الجمعة؟ " قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا أَدْرِي زَعَمَ سَأَلَهُ الرَّابِعَةَ أَمْ لَا قَالَ: قُلْتُ: هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جُمِعَ فِيهِ أَبُوهُ أَوْ أَبُوكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي بَعْدَهَا مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23729)

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَالسُّيُولُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ"، قَالَ: فَمَرَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَتْبَعَهُ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ، فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ: "أَيْنَ تُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ؟" فَأَشَرْتُ لَهُ حَيْثُ أُرِيدُ، قَالَ: ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ، قَالَ: فَسَمِعَ أَهْلُ الْوَادِي يَعْنِي: أَهْلَ الدَّارِ، فَثَابُوا إِلَيْهِ، حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ وَرُبَّمَا قَالَ: مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: ذَاكَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟"، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا نَحْنُ فَنَرَى وَجْهَهُ وَحَدِيثَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا: "لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟"، قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "فَلَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ"، قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ! قَالَ: فَآلَيْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: ثُمَّ نَزَلَتْ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ.

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کرلوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر روک لیا انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آنے لگے سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دخشم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نہ کہو وہ اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جملہ

دہرایا دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لاالہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث جب میں نے ایک جماعت کے سامنے بیان کی جن میں ایوب بھی تھے تو وہ کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو گا میں نے کہا کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عتبان رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں ان سے یہ سوال ضرور کروں گا، چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہ نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اس طرح سنا دی جیسے پہلے سنائی تھی اور یہ بدری صحابی تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23770)

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لاالہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے

## حدیث :

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، فَلَقِيتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي، قَالَ: كَانَ فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ، فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ إِلَى مَنْزِلِي تُصَلِّيَ فِيهِ، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ مِنْ أَصْحَابِهِ، قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ وَيَذْكُرُونَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا يَلْقَوْنَ مِنْهُمْ، وَيُسْنِدُونَ عِظَمَ ذَلِكَ إِلَى مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْشِنِ، وَوَدُّوا أَنْ لَوْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَ شَرًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَيَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَتَطْعَمَهُ النَّارُ، أَوْ تَمَسَّهُ النَّارُ"..

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر روک لیا انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آنے لگے سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دخشم کہاں

ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نہ کہو وہ اللہ کی رضا کے لئے لاالہ الااللہ پڑھتا ہے اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جملہ دہرایا دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لاالہ الااللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23771)

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لاالہ الااللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ: ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ لَنَا صَنَعْنَاهُ لَهُ، فَسَمِعَ بِهِ أَهْلُ الْوَادِي يَعْنِي: أَهْلَ الدَّارِ فَثَابُوا إِلَيْهِ، حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ الدُّخَيْشِنِ.

گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23772)

جو اپنی تین بیٹیوں یا بہنوں سے حسن سلوک کرے، ان کی شادی کرے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ جنت میں جائے گا

حدیث :

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ، اتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ حَتَّى يَبِنَّ أَوْ يَمُتْنَ، كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ".

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23991)

## اعمال جیسے مرضی ہوں اگر بندہ اللہ رسول عیسیٰ اور مریم کی گواہی دے تو وہ جنتی ہے

### حدیث :

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ" ..

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم برحق ہے تو اللہ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22675)

باب نمبر۔76

# متفرق

## خبیب کی لاش گم ہو گئی

**حدیث :**

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ. قال عبد الله: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ، وَقَالَ لَنَا فِيهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَمَّا أَبِي فَحَدَّثَنَاهُ عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيَّ، وَحَدَّثَنَاهُ بِالْكُوفَةِ، جَعَلَهُ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ. أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَهُ وَحْدَهُ عَيْنًا إِلَى قُرَيْشٍ، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى خَشَبَةِ خُبَيْبٍ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ الْعُيُونَ، فَرَقِيتُ فِيهَا، فَحَلَلْتُ خُبَيْبًا، فَوَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ، فَانْتَبَذْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَلَمْ أَرَ خُبَيْبًا، وَلَا كَأَنَّمَا ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ، فَلَمْ يُرَ لِخُبَيْبٍ أَثَرٌ حَتَّى السَّاعَةِ".

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا انہیں قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا (دشمنوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کی نعش کو لکڑی سے ٹانگ رکھا تھا میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی اس لکڑی کے پاس پہنچا مجھے قریش کے جاسوسوں کا خطرہ تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوپر چڑھ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کھولا وہ زمین پر گر پڑے اور میں دور جا گرا جب میں پلٹ کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ نظر نہ آئے ایسا لگتا تھا کہ زمین انہیں نگل گئی ہے یہی وجہ ہے اب تک حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22477)

## قرعہ اندازی کے ذریعے قبوویوب انصاری کے گھر جانا طے ہوا

**حدیث :**

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اقْتَرَعَتْ الْأَنْصَارُ أَيُّهُمْ يُؤْوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَعَهُمْ أَبُو أَيُّوبَ، فَآوَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ أُهْدِيَ لِأَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ يَوْمًا، فَإِذَا قَصْعَةٌ فِيهَا بَصَلٌ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَرْسَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَاطَّلَعَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مَنَعَكَ مِنْ

هَذِهِ الْقَصْعَةِ؟ قَالَ: "رَأَيْتُ فِيهَا بَصَلًا"، قَالَ: وَلَا يَحِلُّ لَنَا الْبَصَلُ؟ قَالَ: "بَلَى، فَكُلُوهُ، وَلَكِنْ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ"، وَقَالَ حَيْوَةُ: "إِنَّهُ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ".

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے اس بات پر قرعہ اندازی کی کہ ان میں سے کس کے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوں گے وہ قرعہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے نام نکل آیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھجوایا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے (جبریل امین اور دیگر فرشتے (علیہم السلام)

(مسند احمد، حدیث نمبر: 23507)